تذکرہ

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندی مجددی

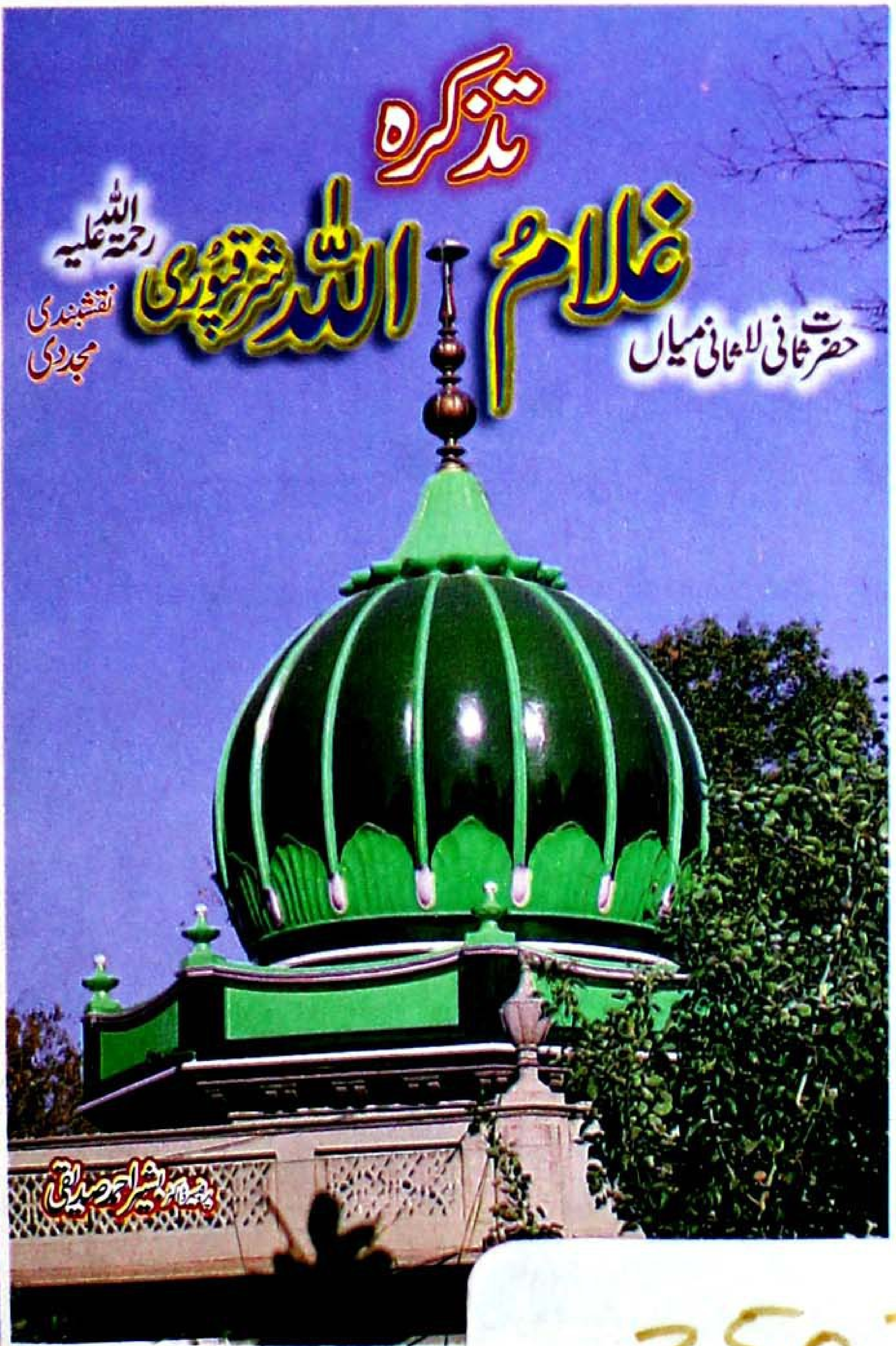

بشیر احمد صدیقی

3507

شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب
آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

Marfat.com

3507

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرقپور شریف میں

سالانہ ختم مبارک

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین، پیر طریقت حامی شریعت
شہباز لامکانی واقف اسرار یزدانی حضرت ثانی لاثانی جناب
میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین برادر حقیقی
شیر ربانی شہباز لامکانی اعلےٰ حضرت **میاں شیر محمد** صاحب شرقپوری
کا سالانہ ختم مبارک ۱۷/۱۸ اکتوبر بمطابق یکم دوم کاتک
شرق پور شریف میں منعقد ہوگا

الداعی الی الخیر **میاں جمیل احمد** شرقپوری شیخوپورہ ضلع

Marfat.com

سوانح صوفیا
3507

تذکرہ

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

از:

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

شعبہ نشر و اشاعت

دار المبلغین حضرت میاں صاحب (رح)

آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ۔ پاکستان

Marfat.com

3507

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

زیرِ سرپرستی: فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

نام کتاب: تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ

مصنف: پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

کمپوزنگ: شیر ربانی کمپیوٹر سنٹر اعوان ٹاؤن لاہور۔

تعداد: (۱۰۰۰) ایک ہزار

طباعت: جنوری ۲۰۰۲ء

صفحات: ۱۶۰

ناشر: دار المبلغین حضرت میاں صاحب آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ
آر۔ زیڈ پیکجز لاہور

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ فون نمبر (0498) 591054

☆ دفتر ماھنامہ نورِ اسلام' کاشانہ شیر ربانی' ۵۔ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ
نزد داتا گنج بخش' لاہور۔ فون نمبر (042) 7313356

☆ صدیقی پبلی کیشنز' شاپ نمبر ۵' باری مارکیٹ' اعوان ٹاؤن
ملتان روڈ ' لاہور۔ فون نمبر (042) 5420501

Marfat.com

ابتدائی فہرست

تقریظ:	فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجدّدی دامت برکاتھم العالیہ	
پیش لفظ:	از مصنف	7
باب اول:	دینی وروحانی تربیت کی ضرورت واہمیت	13
باب دوم:	حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے مختصر حالات زندگی	50
باب سوم:	مشاہدات وتاثرات	60
باب چہارم:	حضور ثانی لاثانیؒ کے معمولات	92
باب پنجم:	آپؒ کے اَوصاف ومَحاسن	110
باب ششم:	آپؒ کی دینی علمی اور ملّی خدمات	129
باب ہفتم:	وصال	144
باب ہشتم:	دعوت فکر وعمل	147

Marfat.com

86705

~~[illegible]~~

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

سیدی مرشدی

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

بحمد اللہ میاں شیر محمد
بفضل اللہ میاں شیر محمدؒ

جمایا دل پہ نقشہ اللہ ھو کا
جز اک اللہ میاں شیر محمدؒ

بحمد اللہ غلام اللہ ثانیؒ
میاں شیر محمدؒ کے ہیں جانی

غلام اللہ کو ثانی بنایا
سخی اللہ میاں شیر محمدؒ

بقا باللہ کی نعمت ملی ہے
ہُوئے اللہ میں وُہ ایسے فانی

بحمد اللہ غُلام اللہ ثانیؒ
میاں شیر محمدؒ کے ہیں جانی

(از مولانا محمد ابراہیم خوشتر، مانچسٹر، یوکے)

پیش کش: بشیر احمد صدیقی عفی عنہ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

آفتاب طریقت، ماہتاب شریعت، گلدستہ افکار روحانی، مظہر اسرار صمدانی اعلیٰ حضرت میاں شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمدؒ بانی ایوانِ ولایت شرقپور شریف کتاب روحانیت کا معتبر حوالہ ہیں۔ آپؒ نے اپنی پوری زندگی قرآن وسنت کی تعلیمات کے سائے میں گزاری اور خلق خدا کو بھی اس طرف راغب کرتے رہے۔ آپؒ کی حیات طیبہ پر چند کتابیں لکھی گئیں لیکن بہت سے پہلوؤں پر تحقیقی کام ابھی تک باقی ہے۔

آپؒ کے برادرِ حقیقی، خلیفہ مجاز، جانشین افخم اور آپؒ کے فیضان کے وارث و قاسم حضرت ثانی لاثانیؒ نے اس نور ونکہت کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔ آپؒ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے اصحاب علم وقلم مختصر مضامین کی صورت میں تو ارمغانِ عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں ایک مستقل کتاب ''تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ'' کے نام سے اسلامیہ کالج لاہور کے سابق پرنسپل پروفیسر منور حسین صاحب نے لکھی۔

یہ کتاب جو اس وقت آپ کی نگاہِ مطالعہ میں ہے اسے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (پاکستان) اور حال مقیم جامعہ الکرم نوٹنگم شائر (یوکے) نے تحریر کیا ہے۔

یہ کتاب اپنی معنویت اور افادیت کے لحاظ سے مزید جامع اور کامل ہوگئی ہے۔ اندازِ تحریر برجستہ اور شائستہ ہے۔ محبتِ صادق اور اُلفتِ حقیقی کے سائے تلے لکھی گئی یہ تحریر طالب ربط کیلئے نہایت اہم ہے۔ بندہ اسے اپنی انتہائی سعادت سمجھتا ہے کہ یہ کتاب ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوا۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجدّدی

Marfat.com

نحمده و نُصلّی و نُسلّمُ علی رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الارشاد حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے خلیفہ مجاز زُبدۃ الاولیاء حضرت میاں غلام اللہ ثانی علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے شیر ربّانیؒ کے لامتناہی فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر تیس برس وابستگان آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شیر ربّانیؒ کی دینی و روحانی تربیت فرمائی یہ انہیں کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہے کہ آج اطراف و اکناف عالم میں لاکھوں عقیدت مندان آستانہ عالیہ سُنّتِ مصطفوی ﷺ پر عمل پیرا ہیں۔

آج سے کوئی پچاس برس پہلے راقم الحروف کو پیر طریقت، رہبر شریعت عارف حقانی حضرت ثانی لاثانیؒ میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت کی سعادت حاصل ہوئی مرشد کامل نے اپنی نگاہ فیض سے بندۂ ناچیز کی کایا پلٹ دی، برسوں اس کے خوشگوار اَثرات رہے لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ دُنیا کے بکھیڑوں اور مشاغل میں کچھ اس قدر مستغرق رہا کہ روحانی کیف و سرور اور جذب و شوق کی کیفیت محو ہوتی چلی گئی۔

قسمت نے پلٹا کھایا اور ریٹائرمنٹ کے کچھ عرصہ بعد جون 1995ء میں حکومت سویڈن کی دعوت پر ایک سیمینار میں شرکت کے لئے سویڈن گیا تو معلوم ہوا کہ یہاں کی ایک یونیورسٹی میں مسلمان سکالرز کے مخطوطے (MANUSCRIPTS) موجود ہیں۔ خوشگوار حیرت ہوئی کہ دنیا کے اس کنارے پر جہاں آگے سمندر ہی سمندر

Marfat.com

ہے مسلمان دانشوروں کی تصانیف، نوجوان فرزندان توحید کو دعوت مطالعہ اور دعوت فکر وعمل دینے کیلئے موجود ہیں اور مجھے علامہ اقبالؒ کے مشہور شعر کا جو انہوں نے یورپ میں اپنے آباء کی کتب دیکھ کر غمناک لہجے میں کہا تھا۔ پہلی بار صحیح اِدراک ہوا۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی

جو دیکھوان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

سیمینار سے واپسی پر ناروے اور ڈنمارک میں کچھ مجالس علمی میں شمولیت کرنے کے بعد پاکستان پہنچا ہی تھا کہ مخدومی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتھم العالیہ کی طرف سے پیغام پہنچا کہ مانچسٹر میں شیر ربانیؒ اسلامک سنٹر میں بچوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دینے کے لئے فوری U.K پہنچ جاؤں چنانچہ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے جولائی 1995 میں مانچسٹر پہنچ گیا۔

یہاں یورپی تہذیب کا جس کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا بچشمِ خود مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ یہاں آکر قرآن حکیم کی بعض آیات، بعض احادیث مُبارکہ، کا صحیح فہم اور علامہ اقبال اور اکبر الہ آبادی کے بعض اشعار کا صحیح شعور وادراک ہوا، اور پتہ چلا کہ انہوں نے مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک کے نیچے دبی ہوئی یورپ کی اصل اقدار کا کتنا گہرا مشاہدہ کیا ہے۔

بخوفِ طوالت، یہاں فقط ایک آیت کریم کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں جس کا صحیح مفہوم اور ادراک مجھے یورپ میں آنے پر ہوا۔

اِعلموا انما الحیوة الدنیا لعب و لهو و زینة و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال والاولاد ــــ الخ (سورة الحدید :۲۰)

Marfat.com

(خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض کھیل، تماشا اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں اِترانا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال اور اولاد حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ سرزمین یورپ پر خود مشاہدہ کیا کہ لوگ لَعِب کے حوالے سے کھیل (SPORTS) کے کِس قدر مشتاق ہیں لَھو' کے حوالے سے جا بجا پَب (PUB) کلب (CLUB) اور کاسینو (CASINO) کثرت سے موجود ہیں۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق صرف لندن میں پانچ ہزار (5000) PUB ہیں جہاں دادِ عیش دی جاتی ہے۔ جواء اور قمار بازی سے قسمت کے پانسے پلٹنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے یورپ میں عائلی زندگی (FAMILY LIFE) بُری طرح درھم برھم ہے۔ دُکھوں میں گھری ہوئی زندگی کے فکر وغم کو بھلانے کیلئے شراب خانہ خراب اور رقص وسرود کی محفلوں میں پناہ لینے کی عادت اب تہذیب کہلانے لگی ہے۔ زینت (DECORATION) کے حوالے سے ہوٹلوں۔ کلبوں اور فیشن کے تجارتی مراکز کی آنکھوں کو خیرہ کرنے والی روشنیاں (DAZZLING LIGHTS) جگمگ اور چمک دمک سے مسحور کُن سماں پیدا کرتی نظر آتی ہیں ایسے مناظر نظر آتے ہیں کہ عام انسان ان کی دلفریبیوں میں کھو کر رہ جائے اور رَب کی طرف اُٹھنے والے قدم، مسجد و کلیسا کے بجائے پَب کی طرف بڑھنے لگیں۔ عیش کوشی نے لوگوں کو قانون شکنی، ملّت فروشی، وطن سے غداری اور دین و مذہب سے بیزاری پر آمادہ کر ڈالا ہے لوگ مال و دولت کے حریص اور فخر و تکبر کے رَسیا بن چکے ہیں۔ مختصراً حلال وحرام کا امتیاز نہ ہو تو یورپ عشرت کدہ ہے اور امتیاز ہو تو انسان سوچ میں ڈوب جائے۔ اور میں سوچنے لگا کہ قرآن حکیم کی ایک آیت کریمہ میں کس بلاغت اور عمدگی سے انسانی زندگی کے

Marfat.com

رنگین مشاغل لَھوٌ، لَعِبٌ، زینت ، تفاخر اور تکاثر کو بیان کر کے ان سے بچ کر جادۂ مستقیم پر گامزن ہونے کی تلقین کی گئی ہے مانچسٹر میں احباب سے یہ بھی پتہ چلا کہ یہاں حیا اور وفا نام کی چیز بہت کمیاب ہے۔ لوگ غرق دُنیا ہیں اور نئی نسل (مسلم اور غیر مسلم) بڑی تیزی سے اخلاقی بے راہ روی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ میرے لئے یہ امر بے حد باعث تشویش ہوا کہ مسلمان بچے اور بچیاں یورپ کے ماحول اور یہاں کی تہذیب سے بُری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ یورپ میں دو ہواؤں کو زور شور سے چلتے دیکھا ایک برفانی ہوا جو موسم کے حوالے سے غیر محتاط لوگوں کے جسم کی سلامتی کو لے ڈوبتی ہے اور دوسری نفسانی ہوا جو اَخلاق و اَقدار کے حوالے سے غیر محتاط لوگوں کے ایمان کی سلامتی کو لے بیٹھتی ہے۔

مشرقی اور مغربی تہذیب کے اس واضح فرق و امتیاز نے سوچنے پر مجبور کر دیا۔ راتوں کی نیند اُڑ گئی۔ یہ سوچ دامنگیر ہوئی کہ ہوا و ہوس کے اس موجزن طوفان سے ہماری پیاری اولاد اور مسلمان نسل کو جس نے اپنے شعور کی آنکھ ہی یورپ میں کھولی ہے کیسے بچایا جاسکتا ہے۔ ایسے میں رات کے تنہا لمحوں میں اپنے مرشد کامل کے ہاں گذارے ہوئے برسوں پہلے کے لمحات مناظر کی صورت میں آنکھوں سے گزرنے لگے اور شدّت سے احساس ابھرا کہ انسان کو قدم قدم پر روحانی تربیت اور رہنمائی کی ضرورت ہے وگرنہ بقول شاعر

گھٹ گئے انسان بڑھ گئے سائے

آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

Marfat.com

سوچا کہ دنیا کی یہ رعنائیاں ہماری نئی نسل کو لے ڈوبیں گی اس لئے ان کی اسلامی، دینی اور روحانی تربیت کے لئے مقدور بھر کچھ کرنا چاہیے چنانچہ علامہ اقبال کا یہ شعر بار بار ذہن کے اُفق پر اُبھرنے لگا:

اسی کشمکش میں گذریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز وساز رومی کبھی پیچ وتاب رازی

کبھی یہ سوچتا کہ نئی نسل کی تعلیم کیلئے اسلامی تعلیمی مراکز قائم کئے جائیں لیکن عملی طور پر یورپ کے معاشرے میں آباد مسلمان اتنی مہنگی تعلیم کے کیسے متحمل ہو سکتے ہیں، کچھ درد مند لوگوں نے حسرت بھرے لہجے میں اپنی آرزو کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ اتنے بچوں کیلئے اتنے لاکھ روپے سالانہ فقط تعلیم کیلئے کہاں سے لائیں۔

کبھی سوچ کا دوسرا رخ ذہن پر چھا جاتا کہ یہاں مفت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کیلئے اسلامی روحانی تربیت کا انتظام ہو اور مساجد اور اسلامی ادارے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جہاں بنیادی اسلامی تعلیمات کی تدریس بھی ہو اور تذکیہ نفس کی محافل بھی منعقد ہوں۔ U.K میں آباد علماء کرام اور مشائخ عظام کو بھی اسی فکر وغم سے لذّت آشنا پایا۔ انہوں نے ان اقدامات میں حائل مشکلات سے بھی آگاہ کیا لیکن کیا فقط آرزو اور حُسن نیت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں؟ جب تک اخلاص کے ساتھ عملی جدوجہد نہ ہو یعنی GOOD INTENTION کو GOOD ACTION یعنی حُسنِ عمل کے ساتھ مربوط کئے بغیر مسئلہ کیسے حل ہو؟

الٰہی! یورپ میں نئی مسلمان نسل کے لئے کتنے گھمبیر مسائل ہیں مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے اسلامی نہج پر تربیت کیسے ممکن ہو گی۔

Marfat.com

سوچ کے اسی دھارے میں یہ خیال بھی اُبھرا کہ مرشد کامل کے حضور گذرے ہوئے سکون وطمانینت سے معموراور روحانی ذوق سے بھرپوردنوں کی یادتازہ کرنے کیلئے اپنی یادداشتوں کوجمع کیا جائے اوران دینی وروحانی مناظر اور مشاہدات کو حیطہءتحریر میں لایا جائے تاکہ ذکر حبیب سے عالم تصور میں روحانی ذوق کی تسکین کا سامان بھی ہواور ولولہ تازہ بھی ملتا رہے بقول شاعر:

اُن کی دُھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد

مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامان حیات

چنانچہ ان بکھری ہوئی یادداشتوں کا یہ مجموعہ ضروری ترامیم کے ساتھ کتابی صورت میں ہدیہءقارئین ہے چونکہ روحانی تربیت کی اہمیت اور اسکی افادیت کا پہلی بار شدّت سے احساس ہوا ، لہذا پہلے باب میں تذکارثانی لاثانی" سے قبل،تمہید کے طور پر، دینی ورُوحانی تربیت کی ضرورت واہمیت کوپیش کیا گیا ہے۔

آخر میں عزیزم محمد معروف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کمپوزنگ کی خدمات انجام دیں۔ میں محترم قدر آفاقی صاحب اور سعید احمد صدیقی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پروف ریڈنگ میں میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

احقر العباد

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی عفی عنہ

Marfat.com

باب اوّل

دینی و روحانی تربیت کی ضرورت و اہمیّت

جب سے انسان نے اس دھرتی پر قدم رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم اور رحمت واسعہ سے انسان کو اکیلا اور سرگرداں نہیں چھوڑا۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے

قلنا اھبطوا منھا جمیعا فامایا تینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلاخوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقرۃ: 38)

ترجمہ: ہم نے حکم دیا اتر جاؤ اس جنت سے سب کے سب پھر اگر آئے تمھارے پاس میری طرف سے (پیغام) ہدایت تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی انھیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

خوف وحُزن سے محفوظ رہنے کا نُسخہء کیمیا

گویا اس آیت کریمہ میں خوف وغم سے محفوظ زندگی گذارنے کا نسخہء کیمیا بتادیا گیا کہ وہ خالق ارض وسماء جو انسان کا بھی خالق و مالک ہے جو انسانی سرشت کا حقیقی نبّاض ہے وہی اور فقط وہی انسان کو صحیح راہ پر گامزن ہونے اور کامیابی و کامرانی سے اپنی منزل تک پہنچنے کا طریق کار بتا سکتا ہے۔ وہ ربّ قدیر اسکی روحانی پرورش اور تربیت کیلیئے دستور حیات، انداز حیات، نظام حیات اور ضابطہء حیات کی سیدھی راہ سُوجھا سکتا ہے جسے اسلامی تعلیمات میں ہدایت ربانی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

انبیائے کرام کا مقدس گروہ

اب ہدایت ربانی کو اپنے بندوں تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرامؑ کے مقدس گروہ کو منتخب فرمایا۔ چنانچہ مختلف علاقوں میں، مختلف زمانوں میں، مختلف زبانوں میں، مختلف اقوام کی طرف انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور ہدایت ربانی پر مبنی تعلیمات کی تلقین و تبلیغ کرتے رہے اور اس طرح تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے اپنے اپنے وقت میں منصب نبوت کے فرائض ادا کئے۔

جلیل القدر اور پُرعزم پیغمبر

قرآن حکیم میں ان پیغمبروں میں سے بعض جلیل القدر اور پُرعزم عظیم انبیاءؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام پہلے پیغمبر تھے پھر حضرت نوح علیہ السلام، ان کے بعد حضرت ابراھیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ حضرت زکریاؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ختم الرسل، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، بشیر و نذیر، سراج منیر، حضرت محمد عربی ﷺ تشریف لائے جو عالمی اور آفاقی نبی ہیں اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور حضور ﷺ کی ذات مومنین کیلئے دائمی نمونہ عمل ہے لیکن ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ آدم علیہ السلام کے دور سے آج تک انسان کو ہدایت رہنمائی اور روحانی رہنمائی کی ضرورت رہی ہے اور قیامت تک رہے گی یہ کیوں؟ اسکا شافی جواب یہ ہے کہ انبیائے کرامؑ کا مقدس گروہ اور پھر حضور ﷺ اپنے اپنے عہد مبارک میں لوگوں کیلئے

Marfat.com

محسوس و مشہود نمونہ عمل تھے۔ حضور ﷺ کا اُسوۂ حسنہ اور آپ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کے ارشاداتِ گرامی قیامت تک ہمارے لئے نمونہ عمل ہیں لیکن انسانی سرشت یہ ہے کہ وہ آنکھوں سے مشاہدہ کرکے ہی اس کی نقل کی کوشش کرتی ہے حضور ﷺ کو لوگوں نے وضو فرماتے دیکھا تو اسی طریقے سے احسن طور پر وضو کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

صلّوا کمارأیتمونی اُصلّی (تم نماز اسطرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو) اور فرزندانِ توحید اسی طرح نماز ادا کرنے لگے۔ حضور ﷺ کی عبادات، معمولات، اَخلاق فاضلہ سے مشاہدانہ انداز میں لوگ براہ راست متاثر ہوتے تھے۔ اب حضور ﷺ کے وصال مبارک کو 1400 برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے نہ جانے قیامت کب آئیگی؟ کسی کو معلوم نہیں اب حضور ﷺ کی نیابت کون انجام دے گا اور اللہ کے بندوں تک اس اثناء میں ہدایت ربّانی کا نمونہ عمل محسوس و مشہود طور پر کون پہنچائے گا؟

اولیائے کرام کا صالح گروہ

قرآن حکیم نے جہاں اس امر کا ذکر فرمایا کہ ہدایت ربّانی کی پیروی سے بھی انسان خوف و غم سے محفوظ رہ سکتا ہے وہاں صالحین امّت میں سے ایک صالح طبقے کا ذکر فرمایا۔

الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔ الّذین اٰمنوا و کانوا یتقون ۔ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ، لا تبدیل لکلمت

Marfat.com

اللہ ذلک ھو الفوز العظیم (یونس: ۶۲ تا ۶۴)

(سنو جو اللہ کے دوست ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا ان کیلئے کسی خوف و رنج کا موقع نہیں ہے دنیا و آخرت دونوں زندگیوں میں ان کیلئے بشارت ہی بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے)

اولیائے کرام کون ہیں؟

اولیائے کرام کے اس طبقے کا آغاز صحابہ کرامؓ سے ہوتا ہے سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ اپنی شاہکار تصنیف، کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اب ہم قدرے ان صحابہ کرام کے حالات بیان کرتے ہیں جو صوفیہ کرامؒ کے آئمہ طریقت اور پیشوا سمجھے جاتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد مہاجرین و انصار میں سے صوفیہ کے قائد، معاملات میں ان کے شیوخ اور احوال میں اُن کے امام و رہنما ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

(کشف المحجوب اردو ترجمہ از سید محمد فاروق القادری ص ۱۸۰)

اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے داتا صاحبؒ فرماتے ہیں:

ان میں شیخ الاسلام بعد از انبیاء افضل انام، خلیفۂ پیغمبر، رہنما و امام اہل تجرید، پیشوائے ارباب تفرید، خواہشات نفسانی سے بعید، ابوبکر بن عبداللہ بن عثمان الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؓ کی کرامات مشہور ہیں اور معاملات وحقائق میں آپ کے دلائل اور ارشادات ظاہر ہیں (ایضاً ص ۱۸۰)

Marfat.com

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولایت میں مقام رفیع کا ذکر کرتے ہوئے سید مخدوم علی ہجویریؒ تحریر کرتے ہیں:

''مشائخ آپ کو اہل مشاہدہ کا سرخیل مانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ سے روایات و حکایات تھوڑی تعداد میں مروی ہیں اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین کے بارے میں شدت اور معاملات میں سختی کی بنا پر مجاہدہ میں مقدم سمجھتے ہیں صحیح احادیث میں آیا ہے اور اہل علم کے ہاں یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز ادا فرماتے تو قرآن مجید آہستہ پڑھتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے پڑھتے آنحضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم آہستہ کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا ''اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ جسے میں پکار رہا ہوں وہ دور نہیں ہے اس کے سامنے آہستہ یا بلند پڑھنا برابر ہے'' یہی بات آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمائی تو انہوں نے جواب دیا ''میں سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔'' یہ مجاہدے کی بات ہے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اشارہ مشاہدے کی طرف تھا اور مجاہدے کا مقام مشاہدے کے سامنے وہی ہے جو قطرے کا سمندر کے سامنے، اسی لئے آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔'' اے عمرؓ! تم ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے حصے میں ہو جو شخص (حضرت عمر رضی اللہ اسلام کیلئے باعث عزّ و وقار ہے اگر وہ حضرت ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہے تو باقی دنیا کس قطار و شمار میں ہے''۔ (ایضاً ص ۱۸۰۔۱۸۱)

داتا گنج بخشؒ نے حضرت ابوبکر الصدیق کا یہ قول ذکر کیا ہے:

''دارنا فانیةٌ واحوالنا عاریةٌ وانفاسنا معدودة وكسلنا موجودٌ''

Marfat.com

(ہمارا ٹھکانا فانی ہے۔ ہمارے احوال عارضی ہیں ہماری سانسیں گنی ہوئی ہیں اور ہماری سستی نمایاں ہے۔)

آپ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں:

''فانی گھر کی تعمیر جہالت ہے۔ عارضی احوال پر اعتماد بیوقوفی ہے، گنتی کی سانسوں پر دل لگانا غفلت ہے اور کاہلی و سُستی کو دین سمجھنا خیانت ہے'' (ایضاً ص ۱۸۱)

داتا صاحبؒ نے مزید مبسوط تبصرہ فرمایا ہے آپؓ کے فقر اضطراری پر فقر اختیاری کو ترجیح دینا آپؓ کی بیعت خلافت کے بعد آپ کا پہلا خطبہ ذکر کیا ہے اور اس کی حکمتوں کو واضح کیا ہے اور خلاصہ بحث یہ تحریر فرمایا ہے:

''حضرت ابوبکر الصدیق ؓ نے ابتدا میں تسلیم کا مقام اختیار کیا تو اسے آخر تک نبھایا پس صوفیائے کرام تجرید و تمکین، فقر کی محبت اور ترک جاہ و ریاست میں حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ آپؓ جہاں عام مسلمانوں کے دین میں پیشوا و امام ہیں وہاں بالخصوص صوفیائے کرام کے بھی طریقت میں رہنما و قائد ہیں''۔

(ایضاً ص ۱۸۳۔۱۸۴)

سیّد مخدوم علی ہجویریؒ نے خلفائے راشدین کے بعد صوفیائے اہل بیتؓ اہل صُفّہ صوفیائے تابعین، صوفیائے تبع تابعین (جن میں امام ابوحنیفہؒ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت ذوالنون مصری اور دیگر اولیائے کرام شامل ہیں) اور بعد میں اپنے عہد مبارک (یعنی پانچویں صدی ہجری کے آخری حصے) تک کے اولیائے کرام کا قدرے تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور مشائخ شام و عراق، مشائخ فارس، مشائخ طبرستان، مشائخ کرمان، مشائخ خراساں، مشائخ ماوراء النہر اور مشائخ غزنی کا مختصر ذکر کیا ہے

Marfat.com

(تفصیل کیلئے دیکھئے کشف المحجوب مذکور، ص ۱۸۰ تا ۳۵۳)

قرآن حکیم میں اولیائے کرام کی صفات بیان کی گئی ہے تا کہ ان کی پہچان ہو سکے، چنانچہ قرآن حکیم کی روشنی میں اولیائے کرام مومنوں کا وہ گروہ ہے جو اپنے خداوند قدوس پر ایمان لانے کے بعد اس کے حبیب کریم ﷺ کی سنّت مطہرہ کا اتباع کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر تقویٰ و طہارت کے مقام پر فائز ہوتا ہے تقویٰ ان کے قلب و رُوح میں رچ بَس جاتا ہے۔ ان کے ہر عمل میں تقویٰ کی مہک اور خوشبو آ رہی ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کیا ہے اس کے حبیب کریم ﷺ کی سنّت کا اتباع کیا ہے وہ دنیا کی چمک دمک دُنیا کی دلفریب اداؤں، دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے اپنا دامن بچا کر ان تمام امور سے مجتنب رہے ہیں جن سے اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ رسول کریم ﷺ جو تمام جہانوں کیلئے رحمت اور تمام انسانوں کیلئے اسوۂ حسنہ اور دائمی نمونہ عمل ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کامیابی کیا ہو سکتی ہے اس لئے قرآن حکیم نے تقویٰ و طہارت کے اس مقام کو ذٰلک الفوز العظیم قرار دیا ہے۔

اولیائے کرام کے اوصاف و محاسن

قرآن حکیم میں اللہ کے ان نیک بندوں کے اوصاف و محاسن بکثرت آیات میں ذکر ہوئے ہیں یہاں فقط دو آیات کا ذکر کیا جاتا ہے:

ان الذین قالوا ربّنا اللہ ثمّ استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون .

Marfat.com

اولئک اصحٰب الجنّة خٰلدین فیھا جزاء بما کانوا یعملون .

(الاحقاف: ص ۱۳_۱۴)

ترجمہ: (یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پر جم گئے ان کیلئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ایسے سب لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہینگے اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو وہ دُنیا میں کرتے رہے ہیں)

۲۔ سورہ حم السجدہ میں یہ مضمون قدرے تفصیل سے ذکر ہوا ہے ارشاد باری ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیٰوة الدنیا و فی الاٰ خرة و لکم فیھا ماتشتھی انفسکم و لکم فیھا ما تدعون نزلاً من غفور رحیم (حمّ السجدہ: ۳۰_۳۲)

(بے شک وہ (سعادتمند لوگ) جنہوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے اترتے ہیں ان پر فرشتے (اور انہیں کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو تمہیں بشارت ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہم تمہارے دوست ہیں دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمھارے لئے اس میں ہر وہ شے ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے یہ میزبانی ہے بہت بخشنے والے ہمیشہ رحم فرمانے والے کی طرف سے)

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھری نے اللہ تعالیٰ کی شان بندہ نوازی اور رحمتوں کا ذکر بڑے پیارے الفاظ میں فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان کو طرح طرح سے

Marfat.com

تسلی دیتے ہیں کہ قبر وحشر سے بھی خوفزدہ ہونے کی تمہیں ضرورت نہیں اور اپنی اولاد اور عزیز و اقارب جو تم پیچھے چھوڑ جاؤ گے ان کے بارے میں بھی تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہے اور سنو ہم تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ جنت کے دروازے تمھارے لئے کھول دیئے گئے ہیں اور وہاں کی حسین بہاریں تمھارے لئے چشم براہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں پر فرشتوں کا نزول کس وقت ہوتا ہے اور کیا وہ فرشتوں کی باتوں کو اپنے ان ظاہری کانوں سے سنتے ہیں بعض علماء کرام کا یہ قول ہے کہ فرشتوں کا نزول موت کے وقت ہوتا ہے لیکن اہل تحقیق کا یہ قول ہے کہ یہ سلسلہ عمر بھر جاری رہتا ہے۔

دینی اور دینوی مشکلات میں فرشتوں کی مدد

جب بھی بندہ مومن اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اور اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے راہ عمل پر گامزن ہوتا ہے تو قدم قدم پر تیز کانٹے اس کے پاؤں کی تواضع کرتے ہیں ہر موڑ پر حشر بداماں مصائب اس کی منتظر ہوتے ہیں اور رنج و آلام کے بادل ہر طرف سے گھر کر آجاتے ہیں، اس وقت ملائکہ اس کی دلجوئی کے لئے نازل ہوتے ہیں بعض مقبول بندے فرشتوں کی یہ باتیں اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور جو ان کی باتیں نہیں سن سکتے ان کے دلوں میں طمانینت و تسکین کی ایک ایسی کیفیت نمودار ہوجاتی ہے کہ ان کے اُکھڑے ہوئے قدم جم جاتے ہیں باطل کے مقابلے میں ان کی قوت مدافعت تند و تیز ہوجاتی ہے اور نئے ولولوں سے سرشار ہوکر وہ

Marfat.com

منزل مقصود کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے ہیں کوئی چیز ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی مرتے وقت لحد میں اور روز حشر ان تمام مقامات پر انہیں ملائکہ کی رفاقت حاصل ہو گی چنانچہ علامہ آلوسی رقم طراز ہیں۔

تتنزل عليهم يمدونهم فيها تعن و يطراء لهم من الامور الدينية والدنيوية لما يشرح صدورهم و يد فع عنهم الخوف والحزن بطريق الالهام كما ان الكفرة يفويهم ما قيض لهم من قرنا ء السوء.

ترجمہ: ''یعنی فرشتے ان پر اترتے ہیں اور دینی و دنیوی مشکلات جو انہیں پیش آتی ہیں ان کی یوں امداد کرتے ہیں کہ ان کے سینے منشرح ہو جاتے ہیں اور بذریعہ الہام ان کے خوف وحزن کو دور کر دیتے ہیں جس طرح کافروں کو ان کے بُرے ساتھی بُرے کاموں پر اکساتے ہیں'' (ضیاء القرآن، جلد چہارم ص ۳۴۴)

سورۂ الاحقاف میں ان نیک بندوں کو خوف وحزن سے محفوظ قرار دیا گیا ہے اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی خوشخبری دی گئی ہے جبکہ سورۂ حٰم السجدہ میں اس مضمون کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ دین پر استقامت رکھنے والے اللہ کے نیک بندوں پر فرشے اترتے ہیں جو انھیں خوف وحزن سے محفوظ ہونے کی بشارت دیتے ہیں اور یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی قوتوں سے تمھاری مدد اور اعانت کریں گے اور بہت بخشنے والے رحیم وکریم ربِّ عظیم کی طرف سے تمھارے دلوں کی مرادوں کو پورا کیا جائے گا۔

86705

Marfat.com

ہدایت ربانی کی ضرورت

لیکن ان مذکورہ بالا برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے ساتھ ساتھ عملی زندگی میں اللہ کے مقبول بندوں کو دشوار اور کٹھن منزلوں اور مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے جیسے دنیوی دولت کو چور اور ڈاکو سے محفوظ کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی دولت بھی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ نفس اور شیطان کی زد سے روحانی برکات کو محفوظ رکھا جائے۔ شیطان کو قرآن حکیم نے خصوصی طور پر مومنین عَدُوٌّ مُّبِینٌ یعنی کھلا دشمن قرار دیا ہے اور قصہ آدم و ابلیس کا قرآن حکیم میں بار بار ذکر اس لئے کیا گیا ہے تا کہ اہل ایمان اور اللہ کے مقبول بندے اس کے مکر و فریب اور اس کی انواع و اقسام کی کارستانیوں سے ہوشیار اور محفوظ رہ سکیں۔ یہاں سورۃ الاعراف کے حوالے سے قصہ آدم و ابلیس کو بیان کیا جاتا ہے۔ ارشاد خدوندی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ قَالَ فَمَا اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَهُمْ شٰکِرِیْنَ (الاعراف: ۱۱ تا ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورت دی پھر فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو

Marfat.com

پس ان سب نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس، (آدم کو) سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ تھا۔ (اللہ نے ابلیس سے) کہا (پوچھا) تجھے کون سا امر مانع تھا کہ تو نے (آدمؑ کو) سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھے اس کا حکم دیا تھا۔ (جواب میں) وہ کہنے لگا "میں اس (آدمؑ) سے بہتر ہوں، (کیونکہ) مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے" کہا (حکم ہوا) "تو اتر جا یہاں سے (جنت کی وادی سے) تو یہاں نہیں رہ سکتا اس حال میں کہ تو یہاں تکبر میں مبتلا ہو، نکل جا (یہاں سے فوراً) بیشک تو ہے ہی ذلیل" (یہ حکم سنا تو) کہنے لگا ـــ "مجھے فرصت (یعنی مہلت) دے یومِ حشر تک" کہا "جا تجھے مہلت دی" کہنے لگا "پس جیسے تو نے مجھے بدراہ کیا ہے (آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں) اب میں (بھی) بیٹھوں گا اُن (آدمیوں) کی تاک میں تیری طرف جانے والی سیدھی راہ پر (کہ اُن کو ورغلاؤں) پھر ان پر میں آؤں گا (حملہ آور ہوں گا) اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے، اور ان کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے اور تو نہ پائے گا ان میں اکثریت کو شکر گزار" (الاعراف :۱۱۔۱۷)

اللہ تعالیٰ جو خالق کائنات ہے اسی نے انسان کو بھی تخلیق فرمایا اور احسن تقویم میں پیدا کر کے اسکی عظمت کو چار چاند لگا دیئے پھر علم کی نعمت سے سرفراز فرما کر فرشتوں کو اسکی تکریم کیلئے سجدۂ تعظیم کا حکم دیا فرشتوں نے حکم کی فوری تعمیل کی اور سجدۂ تعظیم بجالائے لیکن شیطان نے آدم خاکی کی ظاہری ہیئت کو پیش نظر رکھا اور اس کے جوہر ذاتی اور عظمتوں کو نہ پہچانا۔ شیطان اکڑ گیا اور اپنی ہیئت پر اترانے لگا کہ آدم کی تخلیق خاک سے ہوئی ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو خاک پر برتری حاصل ہے حالانکہ اہل بصیرت سے یہ مخفی نہیں کہ خاک کو اپنے طور پر جو رفعتیں

Marfat.com

حاصل ہیں آگ ان کی گرد کو بھی نہیں چھو سکتی لیکن سب سے بڑی اور سنگین غلطی شیطان سے یہ ہوئی کہ اس بد بخت نے اپنی سوچ کے دھارے میں اس بات کو بھی فراموش کر دیا کہ حکم خالق کائنات مالک کائنات اور ربّ کائنات کی طرف سے دیا جا رہا ہے لہذا وہ اپنے خالق و مالک کے حکم کے آگے اپنے سر کو جھکا دے لیکن اس نے سرتابی اور سر کشی کی راہ اختیار کی حسد و رقابت کے جذبے نے اس پر اس قدر غلبہ پایا کہ وہ بارگہ صمدیت میں اور بھی گستاخ ہو گیا اور اپنے انتقامی ارادے کی تکمیل کے لئے قیامت کے دن تک مہلت مانگی اور یہ چیلنج دے دیا کہ میں آدم کی اولاد کو ان کے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اپنے مکر و فریب کے شکنجوں میں جکڑ کر گمراہ کر کے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرونگا۔ کمبخت یہ بھی بھول گیا کہ وہ یہ چیلنج کس کو دے رہا ہے؟ اس ذات عظیم کو جو قادر مطلق ہے! لیکن بارگہ صمدیت سے اسے مطلوبہ مہلت دیدی گئی لیکن ساتھ ہی اسے ذلیل و راندۂ درگاہ کر کے نکال دیا گیا۔

اب شیطان عام انسان تو کجا، اللہ کے مقبول بندوں کیلئے بھی اپنے مکر و فریب کا جال بچھانے سے باز نہیں آتا۔ عام لوگ جو دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں کے دلدادہ ہیں وہ اس کے دام فریب میں آسانی سے پھنس جاتے ہیں لیکن اللہ کے مقبول بندے جو ہر لمحہ اللہ کی پناہ میں آنے کی، اس کے حضور، درخواست کرتے ہیں اور اپنے سچے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے انہیں شیطان کے داؤ اور فریب سے محفوظ رکھتا ہے۔ الحمد للہ

اللہ کے مقبول بندے شیطان کے جال سے کیسے بچتے ہیں اس کا طریق خود خداوند قدوس نے بتا دیا ہے ارشاد باری ہے:

Marfat.com

واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ" فاستعذ باللہ انہ سمیع علیم ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذاھم مبصرون

(سورہ الاعراف: ۲۰۰_۲۰۱)

ترجمہ: اور کبھی اُبھار دے تجھ کو شیطان کی چھیڑ، تو پناہ پکڑ اللہ کی، وہی ہے سنتا جانتا بیشک جو لوگ ڈر رکھتے ہیں (اللہ کا) جب انھیں پڑ گیا شیطان کا گزر، وہ چونک گئے، چنانچہ اسی وقت انھیں سوجھ آ گئی۔

قرآن حکیم کی بکثرت آیات میں شیطان کے طریق واردات اور مکر و فریب کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ اللہ کے مقبول بندے اس کے داؤ سے محفوظ رہیں اگر ان سب کو بیان کیا جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لئے فقط مذکورہ بالا آیات کی تشریح پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بندۂ مومن جب عبادت تلاوت ذکر یا کسی نیک کام میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اسے گدگداتا ہے اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے جس سے اسکی توجہ اصل کام سے ہٹ جاتی ہے اگرچہ بظاہر وہ نیک کام میں مصروف نظر آتا ہے لیکن اس کا دل شیطان کی وسوسہ اندازی سے غفلت میں ڈوب جاتا ہے اور حضور قلب باقی نہیں رہتا حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات میں ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ کعبتہ اللہ کا طواف کر رہا تھا جب اس کے دل پر نظر کی گئی تو دل بازار سے اشیاء کی خریداری (شاپنگ) کی طرف مائل تھا ایسے بیشمار مواقع بالخصوص نماز میں پیش آتے ہیں کہ شیطان کی وسوسہ اندازی سے نمازی رکعتیں بھول جاتا ہے۔ (فقہ کی کتب میں ایسے مسائل پیش آنے پر اُن کا حل بیان کیا گیا ہے)

Marfat.com

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیک کاموں میں مشغول ہو کر شیطان کی وسوسہ اندازی سے کیسے بچا جائے۔ مذکورہ بالا آیات میں وہ طریق کار بتایا جارہا ہے کہ جب شیطان" نزغ" یعنی گدگدائے اور وسوسہ ڈالے تو" فاستعذ باللہ (فوراً اللہ کی پناہ مانگے) کے حکم خداوندی پر عمل کرے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے لیکن یہ بات یعنی اس طریق کار پر عمل روحانی تربیت سے ہی ممکن ہے اللہ کے نیک اور مقبول بندے چونکہ اپنے مرشد کامل سے روحانی تربیت حاصل کئے ہوتے ہیں لہذا وہ دل پر نگاہ رکھتے ہیں تاکہ شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کریم اپنی رحمت سے اپنے مقبول بندوں کو شیطان لعین اور عدوٌ مُبین" کے مکرو فریب سے محفوظ رکھتی ہے پیر محمد کرم شاہ الازھری مرحوم نے اس بارے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے فرماتے ہیں۔

" نیک نہاد اور پرہیز گاروں کو اگر کوئی شیطانی وسوسہ راہ حق سے بھٹکانے لگتا ہے اور اپنے دام فریب میں گرفتار کرنے لگتا ہے تو فوراً ان کا ضمیر بیدار ہو جاتا ہے اور وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور توبہ واستغفار شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شکوک وشبہات کی گرد چھٹ جاتی ہے غفلت کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے اور شیطان کا دام ہمرنگ زمین صاف دکھائی دینے لگتا ہے اور جو خطرے کے اس مقام سے بخیریت گذر جاتے ہیں" (ضیاء القرآن جلد دوم ص ۱۱۹)

اور وہ لوگ جو اللہ کے مقبول بندوں کے طریق کار کو نہیں اپناتے شیطان انہیں اپنا مُطیع بنا کر ہلاکت کی وادی میں دھکیل دیتا ہے ارشاد خداوندی ہے:

واخوانھم یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون (الاعراف: ۲۰۲)

Marfat.com

چنانچہ وہ لوگ جو شیطان کے مکروفریب کا شکار ہو جاتے ہیں یعنی جن کو روحانی تربیت حاصل نہیں ہوتی یا مرشد کامل کی پیروی نہ کرنے پر روحانی تربیت خام رہ جاتی ہے وہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے پر شیطان کے بھائی بن جاتے ہیں یعنی شیطان کے وسوسے کی پیروی کرنے لگتے ہیں بلکہ وسوسے کے تخیلات میں گم ہو جاتے ہیں۔ شیطان انہیں آسانی کے ساتھ گمراہی میں کھینچ لے جاتے ہیں مثلاً شیطان نے یہ اچانک یاد کرایا کہ فلاں شخص نے تمہیں یہ نازیبا الفاظ کہے اب اُسے غصہ آرہا ہے ایک قدم آگے بڑھ کر وہ منصوبہ بندی کر رہا ہے کہ وہ فلاں فلاں اقدامات کر کے اس سے اپنا انتقام لے گا بظاہر وہ عبادت میں ہے لیکن عملاً وہ شیطان کے جال میں پھنس کر حضوری قلب سے محروم ہو چکا ہے علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور

ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

شیر ربّانی اعلیٰحضرت سرکار شرقپوریؒ نے ایک آنیوالے مولوی صاحب کو امامت کیلئے فرمایا۔ نماز باجماعت کے ختم ہونے پر اسے الگ لے گئے اور فرمایا ''مولانا! بھینس تو گھر جا کر بھی دوھی جا سکتی تھی کیا التحیات میں ہی بھینس کا دوہنا ضروری تھا'' اور اس نے شرم سے سر جھکا لیا۔

گُناہ و غفلت کے محرکات

یہاں بے ساختہ بعض ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ وہ انسان جس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بقول شاعر

Marfat.com

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

اور وہ انسان جس کی عظمت کے اظہار کیلئے فرشتوں نے خداوند قدوس کے حکم سے سجدۂ تعظیمی انجام دیا وہ کون سے عوامل واسباب اور محرکات ہیں جو انسان کے دل کو اپنے رب کریم کی طرف سے غافل کر دیتے ہیں سورۂ آل عمران کی ایک آیت کریمہ میں بڑی صراحت کے ساتھ ان امور کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

زین للناس حب الشھوٰت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذھب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث ذالک متاع الحیوة الدنیا واللہ عندہ حسن الماب (آل عمران : ۱۴)

ترجمہ: "آراستہ کی گئی لوگوں کے لئے ان کی خواہشوں کی محبت یعنی عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کئے ہوئے سونے اور چاندی کے اور گھوڑے نشان لگائے ہوئے اور چوپائے اور کھیتی یہ سب کچھ سامان ہے دنیوی زندگی کا اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے"

گویا عورتوں، بیٹوں، مال و دولت، سونے چاندی اور زندگی کی دوسری آسائشوں کا حصول اور آرزوئیں انسان کو اپنے رب سے غافل کر دیتی ہیں یہاں ممکن ہے کسی ذہن میں یہ سوال ابھرے کہ دنیا میں رہتے ہوئے جائز طریقوں سے ان چیزوں کا حاصل کرنا کیا ممنوع ہے؟ تو اس آیت میں اختصار کے ساتھ یہ بتا دیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ دنیا کی پونجی اور متاع ہے جس سے شریعت کے دائرے کے اندر رہ کر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

Marfat.com

سورہ آل عمران کی مذکورہ بالا آیت پر غور وفکر سے کام لیجئے۔

ا۔ تاریخ عالم کا گہری نظر سے مطالعہ کریں جتنے سنگین جرائم خوفناک لڑائیاں اور فتنہ وفساد اس کائنات ارضی پر واقع ہوئے ہیں ان میں سرفہرست عورت ہے پھر اولاد کی خوشحالی اور تعمیر وترقی کیلئے غلط طریق اور ذرائع اختیار کرنا نیز زرو دولت اور مویشیوں پر مبنی مال غنیمت اور زمین اور علاقوں اور ملکوں کے حصول کی خواہش وآرزو فتنہ وفساد کے نمایاں وجوہ واسباب ہیں۔

۲۔ مذاہب عالم کا جائزہ لیجئے مہاتما بدھ زندگی اور دنیا کو دکھوں کا گھر قرار دیتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ خواہش نفسانی کو قرار دیتے ہیں اور اس کا علاج یہ تجویز کرتے ہیں کہ خواہش کو کچل دیا جائے۔ ہندو دھرم، جین دھرم اور مسیحیت میں بھی خواہشات نفسانی سے بچنے کیلئے رہبانیت اور دنیا سے فرار کا طریق سوجھایا گیا ہے ایک جوگی سے جب پوچھا گیا بابا شہر کو چھوڑ کر اس پہاڑی پر ڈیرہ کیوں لگایا ہے تو جواب میں اس نے اسے خواہشات نفسانی سے بچنے کی ایک ترکیب قرار دیا۔ طویل نظم ''جوگی'' کے صرف وہ شعر اس مضمون کی وضاحت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں

کوئی جھگڑا دال چپاتی کا — کوئی دعویٰ گھوڑے ہاتھی کا
کوئی شکوہ سنگی ساتھی کا — تم آکر ہمیں سناتے ہو
ہم حرص وہوا کو چھوڑ چکے — اس نگری سے منہ موڑ چکے
زنجیریں جو ہم توڑ چکے — تم لا کے وہی پہناتے ہو

۳۔ اسلام دین فطرت ہے لہذا اس نے خواہش وآرزو کو کچلنے کے بجائے ضبط نفس اور خواہشات کو کنٹرول کرنے کی تلقین کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس

Marfat.com

وقت تک مومن کامل نہیں بنتا جب تک اسکی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرغوبات کی آرزو میں انسان اس قدر غرق نہ ہو جائے کہ اپنے رب کریم سے غافل ہو جائے اور اپنی زندگی کے اصل مقصد (رضوان من اللہ/اللہ تعالیٰ کی خوشنودی) کو بھلا بیٹھے۔

قرآن حکیم میں سورۂ توبہ میں اس مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے ارشاد باری ہے:

قل ان کان ابآؤ کم وابناؤ کم واخوانکم وازواجکم و عشیر تکم واموال اقتر فتمو ھا وتجارۃ تخشون کسادھاومسکن ترضو نھا احب الیکم من اللہورسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہبامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین (التوبۃ: ۲٤)

ترجمہ: اے حبیب ﷺ آپ فرمایئے اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال جوتم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار اندیشہ کرتے ہو جس کے مندے کا اور وہ مکانات جن کوتم پسند کرتے ہو زیادہ پیارے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو نافرمان ہے۔

اسلام دین فطرت ہے

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ باپ سے بیٹوں سے

Marfat.com

بیوی سے محبت کرنا اور مال و دولت اور رہائش گاہوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا شرعاً منع نہیں ہے اسلام دین فطرت ہے جو ہمیں فطری پسندیدگی، رغبت اور محبت سے منع نہیں کرتا لیکن اتنا خیال ضرور چاہیے کہ ان امور سے محبت یا پسندیدگی انسان کو رب کریم، اس کے رسول عظیم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل سے غافل نہ کر دے۔

اولیائے کرام سے وابستگی کا راز

اولیائے کرام کی صحبت اختیار کرنا، اُن سے وابستہ رہنا اور ان کے روحانی فیض کے حاصل کرنے میں یہی راز مضمر ہے کہ انسان اولیائے کرام کے روحانی اثرات سے مستفیض ہو اور کبھی بھی اپنے رب کریم سے غافل نہ ہو جائے۔ دنیا ان کی نگاہوں میں ہیچ اور حقیر نظر آئے اور رب کریم کے احکام کی عظمت ان کے دلوں میں اجاگر ہو اور وہ پوری خوش دلی اور خلوص نیت کے ساتھ پورے جذبے اور لگن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائیں اور اس کے رسول معظم ﷺ کی سنت مطہرہ کی اتباع کو اپنے اوپر لازم کریں۔

قرآن حکیم میں اللہ کے مقبول بندوں اور نیک لوگوں کیلئے عبادالرحمٰن، مومنین، متقین، صالحین، مُفلحون اور اولیاء اللہ جیسے مختلف الفاظ ذکر کئے گئے ہیں جس سے مراد اللہ کے وہ برگزیدہ بندے ہیں جو شریعت مطہرہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرتے ہیں۔ جیسے نماز تو ہر مسلمان پڑھتا ہے لیکن مومنین کی شان یہ ہے کہ ارشاد باری کے مطابق

الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (المومنون: ۲)

Marfat.com

یعنی وہ اپنی نمازوں میں خشوع اور خضوع اپناتے ہیں اور حضور ﷺ نے نماز کو مومنین کی معراج فرمایا ہے گویا مقبولان الٰہی شریعت کے ساتھ طریقت پر بھی عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اولیائے کرام سے محبت مکتوبات امامِ ربّانی کی روشنی میں

حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے مکتوبات میں بڑی پیاری بات کہی ہے کہ برگزیدہ اور نیک لوگوں سے محبت رکھنی چاہیئے اور یہ کہ ان کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کا صحیفہ شریفہ جو کمال محبت واخلاص سے صادر فرمایا تھا مع تحائف ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گروہ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے اور حشر میں انہی کے ساتھ اٹھائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا اور ان کا انیس وحبیب محروم نہیں رہتا۔ **هم جلساء الله اذا رواذُكر الله.**

ترجمہ: (یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خُدا یاد آتا ہے)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ جس نے ان کو پہچانا اس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا ان کی نظر دوا ہے اور ان کا کلام شفا ہے ان کی صحبت سراپا نُور وضیاء ہے یہی وہ لوگ ہیں کہ جس نے ان کے ظاہر کو دیکھا وہ محروم ونا امید ہوا اور جس نے ان کے باطن کو دیکھا سرفراز ہوا اور نجات وخلاصی پا گیا۔"

اولیائے کرام کی صحبت ذکر حق سے بہتر ہے

حضرت مجددؒ ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے کو، مُرید کے از خود ذکر حق کرنے سے

Marfat.com

بہتر گردانتے ہیں اور حضرت خواجہ احرار قدس سرّہ کے فرمان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "ذکر سے بہتر ہے سایہ پیر کا" اسکی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یہاں بہتر" کہنا نفع کے اعتبار سے ہے یعنی رہبر کا سایہ مرید کیلئے اس کے ذکر کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ مرید کو ابھی "مذکور" کے ساتھ کامل مناسبت نہیں ہے"

(مکتوبات امامِ ربانی)

سلوک وطریقت کے بارے میں حضور داتا گنج بخشؒ کی رائے

سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں بڑی عمدہ بات کہی ہے:

"تمام مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ جب بندہ مقامات کی قید سے خلاصی حاصل کر لیتا ہے اسے احوال کی کثافتوں سے رہائی نصیب ہو جاتی ہے وہ دنیا کے تغیر وتبدّل سے بے نیاز ہو جاتا ہے تمام حالتوں میں پسندیدہ اوصاف کا مالک بن جاتا ہے اس وقت وہ اپنے تمام اوصاف سے جدا ہو جاتا ہے یعنی اپنی کسی بھی صفت کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا نہ اسے دیکھتا اور نہ اس پر فخر کرتا ہے تاکہ اس کا مقام عقل کی رسائی سے بلند اور حال وہم وگمان کی دسترس سے بلند ہو جائے"

اس مضمون کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جب سالک اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ دُنیا وآخرت کیلئے فنا ہو جاتا ہے اور اس وقت وہ انسانی جسم میں روح ربانی ہوتا ہے اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی برابر ہو جاتے ہیں اس وقت اس کیلئے احکام شریعت کی ادائیگی نہایت سہل اور آسان ہو جاتی

Marfat.com

ہے جو دوسروں کیلئے مشکل ہوتی ہے“

حضرت حارثہؓ بارگاہ رسالت ﷺ میں

”چنانچہ حضرت حارثہؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ نے پوچھا:

كيف ائصبحت يا حارثة؟ (اے حارثہ تم نے آج کیسی صبح کی؟)

انہوں نے جواب دیا” **اصبحتُ مومناًبالله حقاً** (میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی)

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انظر ماتقول يا حارثة ان لكل حق حقيقة” فما حقيقة ايمانك؟

(حارثہ! غور کرو کیا کہہ رہے ہو۔ ہر شے کی ایک حقیقت اور دلیل ہوتی ہے تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا:

”عزلت نفسی عن الدنيا فاستوى عندى حجرها و ذهبها و فضتها و مدرها فاسهرت ليلى و اظمائت تهارى حتى صرت كانى انظر الى عرش ربى بارزا و كا نى انظر الى احل الجنة تيزاوردن كانى انظر الى اهل النار“.

”حضور ﷺ! میں نے اپنے آپ کو دنیا سے علیحدہ کرلیا ہے اب میرے نزدیک پتھر اور سونا اور چاندی اور مٹی برابر ہوگئی ہے میری راتیں جاگتے گذرتی ہیں اور دن بھوکے (روزے سے) یہاں تک کہ میں بفضلہ اس مقام پر پہنچ گیا ہوں گویا عرش کو ظاہر دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو ایک دوسرے سے میل ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور اہل دوزخ

Marfat.com

کو تڑپتے ہوئے نظارہ کر رہا ہوں''۔

اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:

عرفت فالزم (تو بات کی تہہ کو پہنچ گیا ہے اب اس حال کی حفاظت کر) آنحضور ﷺ نے یہ الفاظ تین دفع دہرائے یعنی اس کے علاوہ کوئی راہ نہیں''

(کشف المحجوب)

حضرت حارثہ حضور ﷺ کی نگاہ میں

حضرت حارثہؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ''عبد نور اللہ قلبہ بالایمان'' (وہ ایسا بندہ ہے جس کا دل نور ایمان سے منور ہے''

شریعت اور حقیقت کشف المحجوب کی روشنی میں

سیّد مخدوم علی ہجویری نے شریعت اور حقیقت اور ان کے باہمی ربط اور فرق و امتیاز کو بڑے دلنشین انداز میں واضح کیا ہے فرماتے ہیں:

''پس حقیقت ایسے معنی کی تعبیر ہوتی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی'' حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر قیام قیامت تک اس کی حیثیت ایک جیسی رہتی ہے جیسے معرفت خداوندی اور خلوص نیت پر مبنی اعمال شریعت سے مراد وہ معنی ہیں جن میں تغیر و تبدل جائز ہے جیسے احکام و اوامر۔ پس شریعت انسانی فعل ہے اور حقیقت اللہ تعالیٰ کی نگہداشت اور اس کی طرف سے حفظ و عصمت۔

حقیقت کے وجود کے بغیر شریعت کا قائم کرنا مشکل ہے اسی طرح حقیقت کا قیام شریعت کی حفاظت کے بغیر ناممکن ہے اس کی مثال کچھ اس طرح ہے کہ جسم میں

Marfat.com

جان موجود ہے تو انسان زندہ ہے جان نکل جائے تو تن مردار ہے اور جان (روح) ہوا ہے جسم و جان کی اہمیت باہم ملاپ سے ہے اسی طرح شریعت حقیقت کے بغیر ریا اور حقیقت بغیر شریعت کے منافقت ہے ارشاد خداوندی ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت:٦٩)

(جنھوں نے ہماری راہ میں جدوجہد کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے)

"مجاہدہ شریعت ہے اور ہدایت اسکی حقیقت۔ شریعت بندہ کیلئے ظاہری احکام کی حفاظت اور حقیقت بندہ کے باطنی احوال کی حفاظت کا ذریعہ ہے شریعت کا تعلق انسانی کسب سے ہے اور حقیقت کا واسطہ لطف خداوندی سے یہ بات ثابت ہوگئی تو دونوں کے درمیان فرق خود بخود واضح ہوگیا۔ (کشف المحجوب)

شریعت کی اہمیت مکتوبات کی روشنی میں

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے ایک مکتوبات میں شریعت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا:

"میرے مخدوم سلوک کی منزلوں کو طے کرنے اور جذب وضبط کے مقامات کو قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر وسلوک سے مقصود مقام اخلاص حاصل کرنا ہے جو آفاقی وانفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے اور یہ اخلاص شریعت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے کیونکہ شریعت کے تین جزو ہیں علم وعمل واخلاص پس طریقت وحقیقت دونوں تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل کیلئے شریعت کے خادم ہیں اصل مقصود یہی ہے لیکن ہر شخص کا فہم یہاں تک نہیں پہنچتا اکثر عالم خواب وخیال میں آرام پسند ہیں نیز نکمی اور

Marfat.com

بیہودہ باتوں پر کفالت کرتے ہیں وہ شریعت کے کمالات کو ہی نہیں جان سکتے تو طریقت اور حقیقت کا کیا پتہ لگا سکتے ہیں یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور حقیقت کو مغز جانتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ اصل معاملہ کیا ہے صوفیاء کی بعض بیہودہ باتوں پر مغرور اور احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔''

مجدد صاحبؒ نے ایک نہایت عمدہ اصول بیان فرمایا ہے کہ انسان کا مجاہدہ اور اسکی ریاضت بھی شریعت کے مطابق ہونی چاہیے آپؒ نے فرمایا:

''سالک اتباع شریعت میں جس قدر واضح اور ثابت قدم ہوگا اسی قدر ہوائے نفس سے زیادہ دور ہوگا پس نفس امارہ پر شریعت اور امر و نہی کے بجالانے سے زیادہ دشوار کوئی چیز نہیں اور صاحب شریعت کی پیروی کے سوا کسی چیز میں اسکی خرابی متصور نہیں ہے وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو سنت کی تقلید کے سوا اختیار کریں وہ معتبر نہیں کیونکہ جوگی اور برھمن اور یونان کے فلسفی اس امر میں شریک ہیں اور وہ ریاضتیں ان کے حق میں گمراہی کے سوا کچھ زیادہ نہیں دیتیں اور خسارے کے کچھ فائدہ نہیں دیتیں''۔

نکتہ: حضور داتا گنج بخشؒ اور حضرت مجددؒ کے مذکورہ بالا ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ سنتِ نبوی کا احسن طریق سے اتباع کرنا شریعت ہے اور اس کے اندر زیادہ سے زیادہ اخلاص پیدا کرنا طریقت ہے جس سے شریعت میں حُسن رعنائی، خوبی اور نکھار پیدا ہوتا ہے روزمرہ زندگی میں اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک پلیٹ میں حلوہ ڈالے پھر اس پر بادام، پستہ اور ناریل کے تراشے ڈالے۔ میوہ اور دوسری چیزوں سے اسے

Marfat.com

خوشرنگ خوش ذائقہ اور خوشگوار بنائے پھر اس پر چاندی کا ورق لگائے اب یہ لذیذ بھی ہے اور خوش منظر بھی اور ہر شخص اس سے لطف اندوز ہونے کی آرزو کرتا ہے گویا شریعت اصل ہے اور حقیقت اس میں حُسن اور خوشگواری پیدا کرنا ہے۔

حصولِ فیض کا طریقہ

روحانی تربیت کے حصول کی کوشش میں یہ امر جاننا بیحد ضروری ہے کہ اولیائے کرام سے فیضان کیسے حاصل کیا جائے اس سلسلے میں حضرت مجددؒ نے نہایت عمدہ رہنما اصول بیان کئے ہیں جن میں سب سے پہلے پیری اور مریدی کے آداب سے آگاہی حاصل کرنا ہے حضرت مجددؒ تحریر فرماتے ہیں۔

''جاننا چاہئے کہ سالکان راہ حق دو حال سے خالی نہیں یا مرید ہیں یا مراد اگر مراد ہیں تو قابل مبارکباد ہیں محبت اور انجذاب کی راہ منزل کی طرف ان کو کشاں کشاں لے آئے گی اور مقصود اعلیٰ تک پہنچا دے گی جیسا ادب اور جیسی عقیدت ان کیلئے درکار ہو گی وسیلہ یا بے وسیلہ ان کو سکھا دے گی اگر ان سے کوئی لغزش بھی ہو جائے گی تو ان کو جلد ہی اس سے آگاہی ہو جائے گی جس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا اگر شیخ طریقت کی حاجت ہوگی تو سعی و کوشش کے بغیر اس دولت کی طرف راہ نمائی بھی ہو جائے گی غرض حق تعالیٰ کی عنایت ازلی ان بزرگان دین کے شامل حال ہوتی ہے باسبب یا بے سبب ان کی کفایت کرتے ہیں واللہ یجتبی من یشاء (اللہ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے)۔

اور اگر مرید ہیں تو رہنمائے کامل کے بغیر ان کا کام دشوار ہے رہنما ایسا ہونا

Marfat.com

چاہیے جو جذبہ اور سلوک کی دولت سے مشرف ہو اور فنا و بقا کے رموز و سعادت سے بہرہ ور ہو اور سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی اشیاء باللہ کے انجام تک پہنچا ہو لیکن اگر اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اور مرادوں کا تربیت یافتہ ہے تو اس کا وجود کبریت احمر کی مانند ہے اس کا کلام دوا اور نظر شفاء ہے مردہ دل اسکی توجہ سے زندہ ہوتے ہیں اور مرجھائی ہوئی روحیں اس کے الطاف و کرم سے تازہ ہوتی ہیں اگر اس قسم کا صاحب نظر پیر نہ ملے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے وہ بھی ناقصوں کی تربیت کر سکتا ہے اور فنا اور بقاء کے اسرار تک پہنچا سکتا ہے۔

عرش سے نیچے ہے گرچہ آسمان

لیکن اونچا ہے زمیں سے اے جواں

اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کسی طالب کو اس قسم کا کامل پیر مل جائے تو اُسے چاہیے کہ اس مرد کامل کے وجود کو غنیمت جانے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اس کے حوالے کر دے اور اپنی سعادت اس کی رضا مندی میں تلاش کرے غرض اپنی ہر خواہش اس کی رضا کے تابع بنا دے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لن یؤمن احد کم حتی تکون ھواہ تبعا لما جئت بہ

(تم میں سے کوئی ہرگز ایمان سے بہرہ ور نہ ہوگا جب تک اسکی خواہش اس امر (شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لایا ہوں)۔

مرید کیلئے آداب و شرائط

جاننا چاہیے کہ مجلس کے آداب و شرائط کو مدنظر رکھنا اس راہ کی ضروریات میں

Marfat.com

سے ہے تاکہ افادہ اور استفادہ کا راستہ کھل جائے ورنہ صحبت سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا نہ ہی مجلس سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا محض ضروری آداب وشرائط لکھے جاتے ہیں جو گوش ہوش سے سننے چاہیں۔

شیخ کی طرف توجہ

طالب کو چاہئیے کہ اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے شیخ کی طرف متوجہ کرے اس کے اذن کے بغیر نوافل واذکار میں مشغول نہ ہو اور حضوری میں اس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے حتیٰ کہ جب تک حکم نہ ملے ذکر میں مشغول نہ ہو البتہ نماز اور دیگر فرائض ضرور یہ ادا کرسکتا ہے کسی بادشاہ کا واقعہ ہے کہ اس کا وزیر حضور میں کھڑا تھا، اتفاق سے وزیر کی نظر اپنے جامہ پر پڑی تو اس کے بند درست کرنے لگا جب بادشاہ نے دیکھا کہ وزیر میرے سوا غیر کی طرف متوجہ ہے تو جھڑک کر کہا میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ تو وزیر ہو کر میرے حضور کپڑے کے بند درست کرے (مجدد صاحبؒ نے یہ حکایت مرید کو اپنی توجہ مرکوز رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے بیان کی ہے وگرنہ مرشد حقیقی تو بہت کرمفرما اور شفیق ہوتے ہیں اور اپنے ارادت کیشوں کے ساتھ بڑے لطف وکرم سے پیش آتے ہیں)۔

آداب کی رعایت

سوچنا چاہیے کہ دنیا کے لئے بھی وسائل کے لئے چھوٹے چھوٹے آداب ضروری ہیں حصول الی اللہ کے وسائل کیلئے ان آداب کی رعایت بہت ہی ضروری ہوگی مرید کو چاہئیے کہ ہو سکے تو ایسی جگہ دانستہ کھڑا نہ ہو کہ اسکا سایہ پیر کے پیراہن یا

Marfat.com

سایہ پر پڑے، نیز اس کے مصلے پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو کی جگہ میں طہارت نہ کرے۔ یہاں تک کہ اس کے برتن بھی استعمال نہ کرے۔ اس کے حضور میں پانی نہ پئیے۔ کھانا نہ کھائے اور کسی سے گفتگو نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کی طرف کبھی متوجہ نہ ہو اور شیخ کی عدم موجودگی میں جس طرف اس کا قیام ہو پاؤں دراز نہ کرے تھوکے بھی نہیں اور جو کچھ پیر سے صادر ہو اس کو بہتر جانے اگرچہ بظاہر بہتر معلوم نہ ہو کیونکہ شیخ کامل کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے شیخ سے بہ تقاضائے بشریت اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرے بلکہ اسے اجتہادی غلطی سمجھے۔

پیر و مُرشد سے محبت

جب مرید کو پیر سے محبت ہو تو محبوب سے جو کچھ بھی صادر ہو محبؔ کی نظر میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے پھر اعتراض کی کہاں گنجائش ہے کھانے پینے، پہننے اتباع کے چھوٹے بڑے کاموں میں شیخ ہی کی اقتداء کرنی چاہیئے اور فقہ بھی اسی طریقہ سے سیکھنی چاہیئے۔

آں راکہ درسرائے نگاریست فارغ است
از باغ و بوستاں و تماشائے لالہ زار

مخلوقات میں بد بخت شخص

شیخ کی حرکات وسکنات پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے خواہ وہ رائی کے برابر ہو کیونکہ اعتراض نے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تمام مخلوقات میں سے بد بخت وہ شخص ہے جو اس بزرگ گروہ کا عیب بین ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اس بلائے عظیم سے بچائے۔ آمین

Marfat.com

پیر سے کرامت طلب نہ کرے

اپنے شیخ سے خوارق وکرامات طلب نہ کرے اگر چہ وہ طلب خطرات اور وساوس کی وجہ سے ہو کبھی کسی مومن نے پیغمبر سے معجزہ طلب نہیں کیا۔ معجزہ طلب کرنا کافروں اور منکروں کا کام ہے۔

ے معجزات از بہر قہر دشمن است

بوئے جنسیت پے دل بردن است

موجب ایمان نہ باشد معجزات

بوئے جنسیت کند جذب صفات

البتہ دل میں کوئی شبہ ہو تو بے توقف عرض کرے اگر حل نہ ہو تو شیخ پر کسی قسم کی کوتاہی یا عیب منسوب نہ کرے اور جو واقعہ ظاہر ہو پیر سے پوشیدہ نہ رکھے واقعات کی تعبیر بھی اسی سے دریافت کرے۔

اپنے کشف پر بھروسہ نہ کرے

اپنے کشف پر ہرگز بھروسہ نہ کرے کیونکہ جہان آب وگل میں حق و باطل اور خطا وصواب ملے جلے ہیں بے ضرورت اور بے اذن علیحدگی نہ اختیار کرے کیونکہ یہ عقیدت اور ارادت کے خلاف ہے اپنی آواز کو شیخ کی آواز سے بلند نہ کرے نہ ہی بلند آواز سے گفتگو کرے کہ یہ سوءادب ہے اور جو فیض وفتوح پہنچے اپنے شیخ کا ہی ذریعہ سمجھے اور اگر محسوس کرے کہ فیض دیگر مشائخ سے پہنچا ہے اس کو بھی اپنے ہی شیخ سے منسوب کرے۔

پیر کے اعتقاد اور محبت پر ثابت قدم رہے

Marfat.com

جان لے کہ جب شیخ تمام کمالات اور فیوض کا جامع ہے پیر کا فیض مرید کی خاص استطاعت کے مناسب ہوتا ہے یہ بھی پیر کے لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے سید البشر ﷺ کی طفیل پیر کے اعتقاد اور محبت پر ثابت قدم رہے۔

اپنے قصور کا اعتراف ضروری ہے

غرض الطریق کلہ ادب مثل مشہور ہے کہ بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا اگر مرید بعض آداب کے بجالانے میں اپنے آپ کو خطا کار سمجھے اور آداب کما حقہ ادا نہ کر سکے کوشش کرنے کے بعد بھی اس سے عہدہ برآنہ ہوسکے تو قابل مواخذہ نہیں البتہ اپنے قصور کا اعتراف ضروری ہے اور اگر نعوذ باللہ آداب کی رعایت نہ کرے اور اپنے آپ کو قصوروار بھی نہ جانے تو ان بزرگوں کی برکات سے محروم رہتا ہے۔

ہر کہ رارو ئے بہبود نداشت

دیدن روئے نبی سود نداشت

ارشادات مجددؒ سے یہ طویل اقتباس اس لئے دیا ہے کہ تشریح و تبصرہ کے بجائے ان کے ارشادات عالیہ سے ہمارے قارئین کرام براہ راست مستفید ہوسکیں۔

ان کے مذکورہ بالا رہنما زریں اصولوں پر غور کیجئے، کتنے فکر انگیز ہیں:

۱۔ حضرت مجددؒ نے مریدوں کو سراپا ادب بنانے کی سعی وکوشش فرمائی ہے کیونکہ ادب کے بغیر پیرو مرشد سے فیض حاصل ہونا ممکن نہیں

۲۔ حضرت مجددؒ نے ان بظاہر معمولی باتوں کو جنہیں عام طور پر روزمرہ زندگی میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے اہتمام سے ذکر کیا ہے اور غلط رویے سے بچنے

Marfat.com

کی تلقین فرمائی ہے۔

۳۔ وہ ضروری باتیں جن سے فیض کے اکتساب کرنے میں مدد ملتی ہے انہیں صراحت اور تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ مرید حضوری کے ایک ایک لمحے کی قدر و قیمت سے آگاہ ہو کر پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔

۴۔ ایک ماہر معلم اور کامیاب مقرر کی طرح جو اپنے بیان میں مبتدی متوسط اور انتہائی ذہین و فطین سامعین یعنی سبھی مست لوگوں کو ملحوظ رکھتا ہے حضرت مجددؒ نے تمام مریدوں راہ سلوک وطریقت پر گامزن اور اعلیٰ مدارج پر فائز جملہ مریدوں کو انتہائی مفید ہدایات سے بہرہ ور فرمایا ہے۔

۵۔ ایک مرکزی نقطہ کی طرف توجہ کو مرکوز کیا ہے کہ مرید اپنے پیر و مرشد سے محبت رکھے '' تو محبوب سے جو کچھ بھی صادر ہو محب کی نظر میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے اور محبت پر ثابت قدم رہے ''۔

۶۔ ایک انتہائی اہم بات کی نشاندہی کی ہے کہ اپنے کشف پر ہرگز بھروسہ نہ کرے۔

۷۔ ایک بہت بڑی لغزش سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ شیخ کی حرکات وسکنات پر اعتراض نہ کرے اور نہ ہی کرامات طلب کر کے شیخ کا امتحان لے

کامیاب مرید کیلئے انتہائی خطرناک مرحلہ

سالک راہ طریقت کیلئے کامیابی حاصل کرنا انتہائی خوش قسمتی کی بات ہے لیکن جس طرح ایک تاجر کو بے پناہ نفع حاصل ہو اور ایک دن میں لاکھوں نقد جمع ہو جائیں تو زر و مال کی حفاظت کیلئے وہ انہیں کسی خاص جگہ یا بنک میں فوراً محفوظ کر لیتا

Marfat.com

ہے اسی طرح ایک کامیاب مرید کیلئے فیوض و برکات کے حصول کے بعد روحانی سرمایے کو محفوظ رکھنا بے حد ضروری ہے اس روحانی سرمایے کے دو بڑے لٹیرے اور ڈاکو ہیں ایک نفس دوسرا شیطان اس کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت و ریاضت میں لذت و حلاوت کے حصول سے مرید ریاضت میں مزید سرگرم ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ اسے یہ خیال آنے لگتا ہے کہ وہ اپنے پیر سے بھی آگے بڑھ گیا ہے جس سے طبیعت میں فخر و تکبر پیدا ہو جاتا ہے جو انجام کار ناکامی اور خسارے کا موجب بنتا ہے سید مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں بڑے دلنشیں انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے تحریر فرماتے ہیں کہ ''ایک رات (حضرت جُنیدؒ) نے خواب میں آنحضورﷺ کی زیارت کی آپﷺ نے فرمایا: جُنید! لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو تمہارا وعظ لوگوں کے دلوں کیلئے راحت و تسکین کا موجب ہوگا اور تمہارے کلام کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیلئے ذریعہ نجات بنایا ہے۔ بیدار ہوئے تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ شاید اب میرا درجہ حضرت سری سقطیؒ (آپ کے مرشد) سے بڑھ گیا ہے اسی لئے تو حضورﷺ کی طرف سے مجھے وعظ کا حکم ملا ہے صبح ہوئی تو حضرت سریؒ نے اپنا ایک مرید بھیجا اور اسے سمجھا دیا کہ جس وقت جُنیدؒ نماز سے فارغ ہوں تو انہیں کہو کہ مریدوں نے التجا کی تو آپ نے ان کی درخواست پر وعظ نہ کیا۔ بغداد کے مشائخ نے عرض کی تو آپ نے ان کی بات بھی رد کر دی۔ میں نے پیغام بھجوایا تو بھی آپ نے تبلیغ شروع نہ کی (حضرت جنیدؒ یہ کہتے تھے کہ جب تک میرا شیخ موجود ہے وعظ نہ کہونگا)۔

اب تو آنحضورﷺ کا فرمان آیا ہے اس کی تعمیل کرو۔

سیّد ہجویریؒ اس واقعہ کو بیان کر کے تحریر کرتے ہیں:

Marfat.com

''حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میرے دل سے اپنی برتری کا خیال یک لخت نکل گیا اور میں نے جان لیا کہ حضرت سریؒ میرے تمام ظاہری و باطنی احوال سے باخبر اور آگاہ ہیں اور ان کا مرتبہ مجھ سے بلند ہے کیونکہ وہ میرے اسرار سے باخبر ہیں اور میں ان کے حالات سے بے خبر ہوں چنانچہ میں آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ و استغفار کی''۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سید ہجویرؒ فرماتے ہیں:

''یہ حکایت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مرشد جس حالت
میں بھی ہوں مریدوں کے حال سے باخبر ہوتے ہیں''

حضرت جنیدؒ ہی کے بارے میں ایک اور واقعہ تحریر کرتے ہیں ''ایک دفعہ ایک مرید کسی بات پر آپؒ سے آزردہ ہو گیا اس نے سمجھا کہ شاید میں کسی درجے پر پہنچ گیا ہوں اس لئے آپ کا امتحان لوں'' آپؒ نگاہ باطن سے اس کے اس خیال پر مطلع ہو گئے اس نے سوال کیا آپؒ نے فرمایا جواب عبارت میں چاہیے یا معنوی طور پر کہنے لگا دونوں طرح سے آپؒ نے فرمایا اگر لفظوں میں جواب چاہتے ہو تو وہ یہ ہے کہ میرا امتحان لینے سے پہلے تم نے اگر اپنا امتحان کر لیا ہوتا تو تمہیں میرے امتحان کی ضرورت پیش نہ آتی اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تمہیں ولایت کے منصب سے معزول کر دیا ہے۔

اس کا چہرہ اسی وقت سیاہ ہو گیا اور چیخنے لگا کہ میرے دل سے یقین کی راحت کم ہونا شروع ہو گئی ہے توبہ و استغفار میں مشغول ہو گیا اور غلط خیالات دل سے نکال دیئے اس وقت حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی صاحب اسرار ہوتے ہیں تو ان سے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا یہ فرما کر آپ نے اس پر پھونک ماری

Marfat.com

تو وہ دوبارہ اپنی مراد پر فائز ہو گیا اور مشائخ کے بارے میں نکتہ چینی سے توبہ کی"۔

مقصد اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ راہ طریقت کے شہسوار ہمیشہ تواضع اور انکسار سے کام لیتے ہیں روحانیت کا سمندر پی کر بھی ان کے لب خشک ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو حضور ﷺ نے شب معراج عبودیت کا تاج پہننے (عبد کہلانے) کی آرزو فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت بخشتے ہوئے جب اپنے حبیب کریم ﷺ کا ذکر کیا تو فرمایا: فاوحی الی عبده ما اوحی (اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی)

سیّد ہجویریؒ اپنے دلنشیں انداز میں ایک اور واقعہ تحریر فرماتے ہیں "ایک دفعہ داود طائیؒ حضرت جعفر صادقؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے فرزند رسول ﷺ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے میرا دل سیاہ ہو چکا ہے۔

آپ نے فرمایا: اے ابو سلیمان۔ آپ اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد ہیں آپ کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے کہا حضور آپ کو اللہ نے تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے ساری مخلوق کو نصیحت کرنا آپ کا فریضہ ہے۔

آپ نے فرمایا: "ابو سلیمان! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کل کلاں قیامت کے دن میرے جد امجد اس بات پر میرا دامن نہ پکڑیں کہ تو نے میری متابعت کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ یہ معاملہ نسبت یا کسی چیز پر نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن عمل پر منحصر ہے یہ سن کر حضرت داوٗد طائیؒ رونے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ! جس کا خمیر نبوت کے پانی سے گوندھا گیا ہے۔ جس کی طبیعت کے عناصر براہین اور شواہد ربانی ہیں جس کے جد امجد رسول ﷺ ہیں اور جس کی والدہ سیدہ بتولؓ ہیں جب وہ اس حیرانی میں ہیں تو داوٗد بیچارہ کون ہے جو اپنے آپ کو کسی قطار میں شمار کرے"۔

Marfat.com

فیضان صحبت کے خوشگوار اثرات

مضمون کے آخر میں اس امر کا ذکر بیحد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت ربانی کی پیروی ہی انسان کو خوف و غم سے محفوظ رکھنے کا وہ نسخہ کیمیا ہے جسے انبیائے کرامؑ کا مقدس گروہ اللہ کے بندوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کرتا رہا۔

اولیائے کرام چونکہ ہدایت ربانی اور شریعت مطہرہ پر پورے اخلاص سے عمل پیرا ہوتے ہیں اس لئے وہ شریعت اور حقیقت دونوں کا حسین امتزاج بن جاتے ہیں اور ان کی مثال ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول کی ہوتی ہے کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا اپنے روح و قلب میں ایک سکون، طمانینت اور خوشگواری محسوس کرتا ہے اور جیسے جیسے صحبت میں تسلسل اور اولیائے کرام کی تعلیمات پر عمل آگے بڑھتا ہے ویسے ویسے راہ سلوک کے مسافر کے اندر جذب و شوق بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے اندر حضور اکرم ﷺ کی سُنت مطہرہ کے مطابق زندگی کو گذارنے اور عادات واطوار کو ڈھالنے کا شعور اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے اور اولیائے کرام سے وابستگی ان کے اندر ایک روشنی اور دینی انقلاب برپا کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ہمیں حُبِ رسول سے سرشار فرما کر مقام مصطفےٰ ﷺ کی معرفت و پہچان اور سنت مطہرہ کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

باب دوم

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے مختصر حالات زندگی

عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے برادر اصغر حضرت میاں ثانی صاحبؒ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئے آپ کا اسم گرامی غلام اللہ تھا لیکن آپ اپنے نام کی بجائے لقب ثانی لاثانی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے یہ لقب اعلیٰحضرت شیر ربانیؒ کے مرید خاص اور خلیفہ حاجی عبدالرحمٰن قصوریؒ نے دیا تھا چنانچہ آپ میاں ثانی صاحبؒ اور ثانی لاثانیؒ کے نام سے اپنے متوسلین میں معروف ہیں۔

آپ کے آباؤ اجداد

حضرت صاحب قبلہ شرقپوریؒ نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ہمارے آباء واجداد کابل کے رہنے والے تھے۔ علمی فضیلت کی وجہ سے لوگ انھیں ''مخدوم'' کے نام سے پکارا کرتے وہ شاہی خاندان کے اساتذہ بھی تھے۔

جب ہندوستان میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو پٹھان اپنے اساتذہ یعنی حضرت صاحب قبلہؒ کے اجداد عظام کو بھی اپنے ساتھ لیتے آئے ان دنوں قصور شہر علم کا گہوارہ تھا اور سرکار کے مورث اعلیٰ جو علمی شغف رکھتے تھے پٹھانوں کے ہمراہ قصور شہر میں آکر مقیم ہوئے ان کی تیسری پشت میں سے ایک بزرگ حضرت صالح محمدؒ تھے جو نہایت متقی اور پرہیز گار تھے آپ قرآن پاک کی کتابت سے گزراوقات کیا کرتے

Marfat.com

قدرت نے آپ کو لڑکے سے نوازا جس کا نام کمال محبت کی وجہ سے غلام رسول رکھا گیا حضرت صالح محمد صاحبؒ کے ہونہار اور نیک بخت فرزند جب پروان چڑھے تو قدرت نے نوازشوں کے دریچے کھول دیے مولانا غلام رسول صاحب علوم باطنی کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری سے بھی بہرہ ور تھے آپ قصور شہر میں مفتی تھے مولانا غلام دستگیر بابا صاحب کے ہمعصروں میں سے تھے جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قصور پر یورش کی اور شہر کو تاخت و تاراج کر دیا اور اس کی لوٹ مار سے علاقہ میں قحط رونما ہوا اور باشندے باہر جانے لگے تو بابا صاحبؒ بھی اپنے شاگردوں کے ہمراہ نکل کھڑے ہوئے چلتے چلتے بابا صاحبؒ حجرہ شاہ مقیم تشریف لے گئے لیکن وہاں بھی زمانہ کی بیدادگری سے محفوظ نہ رہ سکے اور سکھوں نے حجرہ شاہ مقیم پر بھی حملہ کر دیا۔

(ماخوذ از بحوالہ حدیثِ دلبراں ص:۳۹ تا ۴۱)

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ''منبع انوار'' میں میاں غلام رسولؒ کے حالات کو بڑے مفصل انداز میں بیان کرتے ہوئے شیر ربانیؒ کے والد ماجد میاں عزیز الدین کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''تا ایں کہ انہوں نے شرقپور آ کے پناہ لی۔ شرقپور نے خانماں بربادوں کے لئے اپنے دروازے کھول رکھے تھے مولوی غلام رسولؒ نے وہیں اپنا مسکن بنایا اور ایک مسجد اور ایک مدرسے کی بنیاد رکھی ہر عزم کو ایک یقین لازم ہے۔ یقین کے آگے کوئی دیوار نہیں ٹھہرتی اس کچی پکی درس گاہ نے دیکھتے دیکھتے ایک بڑی علمی خانقاہ کی شکل اختیار کر لی۔ مولوی غلام رسول کے ایک بھتیجے تھے حافظ غلام حسین ان سے میاں صاحبؒ نے اپنی اکلوتی بیٹی آمنہ کی شادی کر دی تھی انہی کے بطن سے میاں عزیز الدین تولد ہوئے۔

Marfat.com

تقویٰ کسی کو ورثے میں نہیں ملتا البتہ عبادت و ریاضت کا ماحول میاں عزیز الدینؒ کو ورثے میں ملا تھا انہوں نے بہ تمام وکمال اپنے اجداد کی پیروی کی تھی وہ ایک شب بیدار بزرگ تھے باطنی علوم کے علاوہ ظاہری علوم سے بھی پیراستہ دنیوی امور میں گھرے رہنے کے باوجود وہ دنیا سے بچے بچے رہتے تھے ضلع حصار کے محکمہ ویکسی نیشن سے وہ ایک مدت تک وابستہ رہے تعطیلات میں وہ اپنے گھر شرقپور میں آتے تھے نوکروں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانا ان کا معمول تھا اپنے کپڑے وہ خود دھوتے تھے بلکہ بسا اوقات نوکروں کے کپڑے بھی دھو دیتے تھے ان کے محکمے میں رشوت ستانی عام تھی لیکن انہوں نے ساری عمر سوکھی تنخواہ پر بسر کی جو خوشبو شرقپور کی ایک گلی میں آکر بابا امیر الدین (کوٹلہ شریف) سونگھتے تھے وہ میاں عزیز الدین کے ہاں ایک فرزند کی صورت میں مجسم ہوئی ولادت کی تاریخ کہیں درج نہیں لیکن ۱۸۶۳ء سے کسی محقق کو اختلاف نہیں ہے والدہ آمنہ نے اپنی خاندانی روایت کے مطابق نومولود کی تربیت کا بیڑا اٹھایا ساتویں روز لڑکے کا نام شیر محمدؒ رکھا گیا۔ (منبع انوار ص ۲۰ تا ۲۱)

حضرت صاحبزادہ حضور ثانی صاحبؒ کے ابتدائی حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی ولادت باسعادت کے کچھ عرصہ بعد آپ کی والدہ ماجدہ رحلت فرما گئیں تو آپ کے والد بزرگوار میاں عزیز الدین نے دوسری شادی کر لی اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوسری بیوی سے بھی ایک فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام غلام اللہ رکھا گیا۔ حضرت میاں غلام اللہؒ ابھی بچے ہی تھے کہ والد ماجد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا اور آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے آپ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی اور ہر طرح سے تربیت کا خیال رکھا''

Marfat.com

''حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کو بھی جاری رکھا آپؒ نے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور حکمت کی تعلیم و تربیت میں مہارت حاصل کی حکیم حاذق کا امتحان پاس کرنے کے بعد یہی پیشہ اختیار کیا اور مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہے لیکن زیادہ دیر تک اس کام میں طبیعت نہ لگ سکی تو آپ نے دنیائے حکمت کو خیر باد کہہ کر میونسپل کمیٹی شرقپور شریف میں بطور سیکرٹری ملازمت اختیار کر لی مگر طبیعت یہاں بھی نہ لگ سکی۔

(حضرت ثانی لاثانی نمبر ص ۲۷ تا ۲۸)

حضور ثانی صاحبؒ کو روحانی وادی میں لانے والے حضرت شیر ربانیؒ تھے وہ حالات پر نظر رکھتے ہوئے بہت جلد اپنا علم و عرفان اپنے بھائی کے سینے میں منتقل فرمانا چاہتے تھے آپ کی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاجبزادہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''جمعۃ المبارک کا دن آیا تو نمازِ جمعہ کے وقت سے کچھ پہلے ہی میاں غلام اللہ صاحبؒ مسجد میں داخل ہوئے اور وضو فرمایا۔ دونوں بھائیوں کا مسجد میں آمنا سامنا ہو گیا حضرت میاں صاحبؒ نے آج پہلی مرتبہ اپنے بھائی کو توجہ کی نظر سے دیکھا توجہ کا فرمانا ہی تھا کہ میاں غلام اللہ صاحبؒ کا عجب حال ہو گیا کھڑے کھڑے گر پڑے اور فرش پر لوٹنے لگے چشمہ دور جا گرا گھڑی ٹوٹ گئی گریبان چاک کر لیا اور دیوانوں کی طرح بھائی جان کے قدم پکڑنے لگے حضرت میاں صاحبؒ کے حکم کی تعمیل میں لوگ چھوٹے میاں صاحبؒ کو مسجد کی چھت پر لے گئے۔

حضرت میاں صاحبؒ نماز جمعہ سے فراغت کے بعد مسجد کی چھت پر

Marfat.com

تشریف لے گئے اور اپنے بھائی کو اسی حالت میں پایا آپؒ نے انہیں اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا تو یک دم طبیعت کو قرار آ گیا انہیں یوں محسوس ہوا جیسے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے ان کا ہاتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دست مبارک میں دے دیا ہو بس سینے سے لگانا ہی تھا کہ آپ کی کایا پلٹ گئی آپؒ ہر لحاظ سے کامل ہو گئے ان کی طبیعت میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ علائق دنیوی ہیچ نظر آنے لگے اور راہ سلوک میں ایسے طاق ہو گئے کہ آئندہ آنے والی نسلیں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی اس مجسم کرامت سے تا ابد اپنے دامن کو بھرتی رہیں گی اور اس چشمہ عرفان سے لوگ اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ (ثانی لاثانی نمبر ص ۲۸ تا ۲۹)

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ نے حضور ثانی صاحبؒ کی سجادہ نشینی اور نسبت کے ظہور کے حوالے سے بڑی عمدہ بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں۔

''مرض الموت میں جب آں قبلہ ارباب عشق و ذوق کے آخری ایام وصال آ گئے تو آپ نے میاں غلام اللہ صاحب کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ جمعہ پڑھانا، مسجد کا انتظام رکھنا اور کوئی آ جائے تو اس کا اہتمام لازم رکھنا غرض اس قسم کے الفاظ فرمائے جس سے خانقاہ معلّیٰ کی تولیت مقصود تھی گو بعض احباب اس وقت حیران تھے لیکن جیسے مشہور ہے **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ** (عارف کا کوئی لفظ ضائع نہیں جاتا) جب ایک طرف آپ نے انتقال فرمایا تو دوسری طرف میاں صاحبؒ نے خانقاہ معلّیٰ کا انتظام ہاتھ میں لیا تو یہ خیال کسی کے دل میں بھی نہیں سماتا تھا کہ آپ اس بھاری ذمہ داری کے اہل ہیں یا کسی وقت اسے بھی سنبھال لیں گے لیکن آج جا کر کوئی دیکھے کہ کس طرح آپ نے اپنی ذمہ داری اٹھائی اور کس طرح

Marfat.com

نسبت کا ظہور ہو رہا ہے (ثانی لاثانی نمبر ص ۱۱ تا ۱۲)

نسبت کے ظہور کی عملی صورت کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب پیر بلوی مزید فرماتے ہیں۔

''وصال کے وقت نہ تو میں موجود تھا اور نہ کسی سے سنا ہاں بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت نے اپنے بھائی صاحب کو بلا کر فرمایا میاں جمعہ پڑھایا کرنا اور مسجد کو آباد رکھنا کوئی آجائے تو کچھ اس کو بتلا دینا لیکن جب میں جہلم پر حاضر ہوا تو میاں غلام اللہ صاحب، غلام اللہ نہ تھے بلکہ حضرت قبلہ غلام اللہؒ تھے آپ نے بہت بڑا خطاب کیا اور مخلصین حیران رہ گئے لیکن پھر بھی کسی کو یہ امید نہ تھی کہ یہ خلا جو حضرت قبلہ کے وصال سے پیدا ہو گیا ہے کسی دن پر ہو جاوے گا شرقپور شریف میں عقیدت دن دوگنی رات چوگنی روشن تر ہوتی جائے گی۔ اللہ اکبر کیا ہوا وہی کچھ جو اس شہر میں مئے توحید کے رنگ و روپ میں تھا وہی آخر سجادہ نشین صاحب پر بھی رنگ آنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ حضرتؒ میاں غلام اللہ صاحب ثانی لاثانیؒ کے لقب سے مشہور ہو کر اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور وہ کچھ کر گئے جو وہم و گمان میں نہ تھا اور یک طرفہ نہیں چوطرفہ دین کی خدمت گزاری کرتے ہوئے واصل ہوئے اور وصال کے بعد وہ درجہ حاصل ہوا جو اپنے قبلہ حضرت میاں صاحبؒ کے ساتھ خاص تھا اور روضہ انور کے اندر اپنے بھائی اور پیر و مرشد کے پہلو میں جگہ نصیب ہوئی۔ (ثانی لاثانی نمبر ص ۱۹ تا ۲۰)

روحانیت کی وادی اگرچہ پر خار، کٹھن اور انتہائی دشوار ہے محض علم و فن اور ذکر افکار سے گوہر مقصود حاصل نہیں ہوتا حضرت مجددؒ کا پسندیدہ شعر ہے جو انہوں نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے

Marfat.com

کیف الـوصـول الـی سـعـاد و دونهـا
قـلـل الـجـبـال و دونهـن خیـوف

(محبوب سے وصال کتنا کٹھن ہے کیونکہ اس تک پہنچنے سے پہلے پہاڑوں کی چوٹیاں طے کرنا ہوتی ہیں اور ان کے علاوہ بڑے بڑے گڑھے اور گھاٹیاں ہیں جن سے گذرنا ہوتا ہے)

لیکن جب مرشد کامل کی فیضان سے معمور نگاہ کرم اپنے مرید پر پڑتی ہے تو آناً فاناً یہ گھاٹیاں یہ چوٹیاں یہ کٹھن منزلیں آسان ہو جاتی ہیں لیکن اگر مرشد میں جذب ہو اور مرید میں انجذاب تو سونے پر سہاگہ۔ حضور میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی نگاہ کیمیا اثر میں فیضان تھا تو حضور ثانی صاحبؒ میں اپنے پیر و مرشد سے کامل وابستگی۔ (COMPLETE DEVOTIONAL ATTACHMENT) اس لئے حضور ثانی صاحبؒ پر اپنے مرشد کامل کا رنگ چڑھا اور پوری آب و تاب سے چمکا چنانچہ حضور ثانی صاحبؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں جب شجرہ طیبہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا دیباچہ لکھا تو اعلیٰحضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے بارے میں تحریر فرمایا آپ کی یہ تحریر بطور تبرک ہدیہ قارئین ہے۔

''حضرت میاں صاحبؒ ۱۲۸۲ھ میں شرقپور شریف (ضلع شیخو پورہ پنجاب) میں پیدا ہوئے، حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرح آپؒ بھی بچپن ہی سے کھیل کود سے نفرت کرتے تھے اور علیٰحدگی کو پسند فرماتے تھے گویا آپ مادرزاد ولی تھے تین چار سال کے قلیل عرصہ میں آپؒ نے قرآن پاک اور دیگر کتابیں پڑھ لیں اور لکھنے میں بھی اچھی مہارت حاصل کر لی آپؒ کا خط نہایت پاکیزہ تھا امیر طریقت

Marfat.com

حضرت خواجہ بابا امیر الدینؒ کے بیعت تھے حضرت بابا صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ خداوند کریم مجھ سے سوال کرے گا کہ دنیا سے کیا لایا ہے تو میں عرض کروں گا'' کہ شیر محمد کو لایا ہوں'' اتباع سنت جو خواجگان نقشبند کا معمول اور مسلک ہے حضرت قبلہ میاں صاحبؒ اس کا منہ بولتا نمونہ تھے شہرت اور نمود کو ناپسند فرماتے تھے۔ سید ھے سادے دین کی نہایت سید ھے اور سادے انداز میں تلقین فرماتے کہ بڑے بڑے مغرب زدہ اور بھولے بھٹکے مسلمان راہ راست پر آجاتے اظہار کرامت سے گریز کرتے اس کے باوجود آپؒ سے بکثرت کرامتیں ظہور میں آئی ہیں آپؒ کو اشاعت دین کا بے حد شوق تھا فارسی زبان کی نایاب قلمی کتابوں کے تراجم اپنی گرہ سے شائع فرمائے شرقپور شریف اور اس کے گردونواح میں کئی ایک مساجد تعمیر کرائیں، ایثار وسخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو پاس ہوتا راہ مولا میں لٹا دیتے سینکڑوں آپؒ کے دستر خوان پر پلتے کسر نفسی اور تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ملنے والوں سے السلام علیکم کہنے کی خود پہل کرتے، کوئی تعظیماً کھڑا ہوتا تو منع فرمادیتے۔ نحیف الحبثہ تھے۔ جب چلتے تو نگاہیں نیچی رکھتے، انکساری اور عاجزی سے پیش آتے مگر جہاں دین کی خلاف ورزی پاتے تو غصہ میں بھی آجاتے۔ " الحب للہ اور البغض للہ" کی عمدہ مثال تھے دنیوی امور میں بھی شریعت کو ملحوظ رکھتے، ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے تین ربیع الاول ۱۳۴۷ھ بروز پیر (دوشنبہ) بعمر تقریباً پینسٹھ (۶۵) سال اس دار فانی سے عالم بقا کو سدھار گئے، حضرتؒ کا سالانہ عرس شرقپور شریف میں یکم، دو اور تین ربیع الاول کو منعقد ہوتا ہے اس مبارک اجتماع میں سادگی اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

(بسلسلہ عرس شریف صفر المظفر ہمیشہ ۲۹ دن کا شمار کیا کریں) زائرین دور دور سے

Marfat.com

آتے ہیں اور روحانی کیف لوٹتے ہیں جو ایک مرتبہ اس مجلس میں شامل ہوتا ہے بار بار اس سعادت کی تمنا کرتا ہے۔

اولیاء را در دروں ہم نغمہ ہاست
طالباں را زاں حیات بے بہا ست

(احقر العباد میاں غلام اللہ عفی عنہ)

سجادہ نشین و برادر حقیقی حضرت قبلہ میاں صاحبؒ

قارئین کرام نے ایک ولی کامل کی درج بالا تحریر جو انہوں نے اپنے مرشد کامل کے مختصر تعارف میں لکھی، پڑھنے کی سعادت حاصل کی سیدھے سادھے لفظوں میں ان کی حیات مبارکہ کی جیتی جاگتی اور سچی تصویر کی کتنی خوبصورت جھلکیاں پیش فرمائیں ان سطور کو رقم کرتے ہوئے راقم الحروف کے ذہن میں اچانک یہ خیال ابھرا کہ حضور ثانی صاحبؒ نے نہ صرف یہ کہ اپنے مرشد کامل کے ''نقوش قدم'' کو محفوظ کیا بلکہ خود اپنے لئے ان ''نقوش قدم'' پر چلنے کی راہ بھی متعین فرمالی ایک انگریز دانشور نے کیا خوب کہا ہے۔

WE CAN MAKE OUR LIVES OF GREAT MEN ALL REMIND US AND DEPARTING LEAVE BEHIND US LIVES SUBLIME FOOT-PRINTS ON THE SAND OF TIME

(عظیم لوگوں کی زندگی ہمیں یاد دلاتی اور دعوت فکر و عمل دیتی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی کی

Marfat.com

تعمیر کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ عظیم لوگوں کی زندگی زمانے کی شاہراہ پر اپنے نقوش قدم چھوڑ جاتی ہیں تا کہ سالکین راہ ان پر چل کر اپنی منزل مقصود کو پالیں) اور یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ حضور ثانی صاحبؒ کی پاکیزہ زندگی میں ان کے مرشد کامل کی حیات مبارکہ کا عکس پوری تابانیوں کے ساتھ جھلکتا ہے اور ان معنوں میں بھی آپ عارف حقانی شیر ربانیؒ کے ثانی لاثانیؒ ہیں۔

Marfat.com

باب سوم

مشاہدات وتاثرات

شرقپور شریف کا پہلی بار ذکر

یہ ۱۹۴۸ء کی بات ہے کہ میرے برادر بزرگ محترم حکیم محمد سعید صدیقی مدظلہ العالی نے ایک روز برسبیل تذکرہ شرقپور شریف کا ذکر اس حوالے سے کیا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں بہت سے عرس اور میلے دیکھے ہیں لیکن شرقپور شریف کے عرس کو دیکھ کر وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

انہوں نے عرس کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں ڈھول باجا تو کجا کھیل کود کے مختلف پروگرام اور کھانے پینے کی دکانیں تک دیکھنے میں نہ آئیں۔ کوئی بھی خلاف شرع بات نظر نہ آئی بلکہ وہاں ایک روحانی سماں تھا جس سے زندگی کو شریعت اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق ڈھالنے کا ایک ولولہ اور شوق دل میں پیدا ہو رہا تھا برادر محترم نے میری ابتدائی تعلیم وتربیت بڑی شفقت سے فرمائی تھی ان کی گفتگو میں ہمیشہ ناصحانہ رنگ جھلکتا تھا چونکہ شرقپور شریف کے عرس کا ذکر پہلی بار ان سے سننے کا موقع ملا تھا لہذا فطری طور پر دل میں یہ آرزو مچلنے لگی کہ کبھی وہاں کی پرکیف اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق روحانی مناظر کی ایک جھلک اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی سعادت حاصل کروں۔

Marfat.com

علم الابدان سے شغف

راقم الحروف ان دنوں میٹرک کا امتحان ۱۹۴۵ء میں کامیابی اور اعزاز کے ساتھ پاس کرنے کے بعد برادر محترم کے پاس جو طب یونانی میں سند یافتہ حکیم حاذق اور ماہر و معروف طبیب ہیں علمی اور عملی طور پر علم الابدان سیکھ رہا تھا ہمارے عربی کے استاد مکرم نے ایک بار دوران تدریس ارشاد فرمایا تھا کہ علوم میں دو علم بیحد اہمیت کے حامل ہیں۔ علم الابدان اور علم الادیان قدرت نے میرے لئے علم الابدان کے سیکھنے کیلئے ایک وسیع میدان اور انتہائی مناسب موقع فراہم کر دیا تھا چنانچہ دبی ہوئی آرزو جاگ پڑی اور برادر محترم کی لائبریری میں طب پر موجود مختلف کتب کے مطالعہ میں مشغول رہتا۔

القانون کا مطالعہ

اسی دوران مجھے مایہ ناز فلسفی، متکلم اور طبیب ابن سینا کی مشہور کتاب ''القانون'' پڑھنے کا موقع بھی ملا۔ طبی حوالے سے بعض کلیئے وردزبان رہنے لگے مثلاً

کل حامض بارد و کل بارد یابس و کل یابس قابض

(ہر ترش شے کی تاثیر سرد ہے اور ہر سرد اور ٹھنڈی شئے خشک ہوتی ہے اور ہر خشک شئے قبض کا باعث بنتی ہے۔)

بہرکیف جوں جوں طب کا مطالعہ کرتا۔ شوق میں اضافہ ہوتا چلا جاتا علمی شوق کے ساتھ ساتھ عملی تجربات کا بھی آغاز کیا۔ برادر محترم سے دواسازی کے اصول اور طریقے سیکھے حتیٰ کہ ان کی غیر حاضری میں مریض مجھے ''چھوٹے ڈاکٹر صاحب

Marfat.com

''کہہ کر مخاطب کرتے اور دوائی دینے پر اصرار کرتے چنانچہ بعض دفعہ انہیں وقتی طور پر معروف ادویات، خمیرہ جات، شربت اور عرق وغیرہ ان کے حسب حال دینے لگا المختصر روز بروز علم الابدان سے میرا شغف بڑھتا چلا گیا۔

تجارت سے وابستگی

علامہ ابن خلدون نے بڑی عمدہ اور بصیرت افروز بات لکھی ہے کہ تمدن جب فروغ پاتا ہے تو قصبوں سے لوگ بڑے بڑے شہروں کا رخ اختیار کرتے ہیں چنانچہ برادر محترم بھی اپنے رفقاء کے ساتھ کراچی آباد ہو گئے اور وہاں ایک لیبارٹری قائم کی لیکن کچھ ناگزیر وجوہ کی بنا پر تھوڑے ہی عرصے کے بعد انہیں پھر اپنے پرانے مرکز (چشتیاں منڈی) واپس آنا پڑا۔

میرے بہنوئی مولوی غلام حیدر مرحوم ان دنوں کراچی میں تجارت سے وابستہ تھے انہوں نے مجھے برادر محترم کی اجازت سے اپنے ساتھ کاروبار میں شریک کرلیا۔ جوانی کی عمر نت نئے تجربات اور اقدامات میں دلچسپی لینے کی عمر ہوتی ہے۔ چنانچہ راقم الحروف نے علم الابدان کو خیر باد کہہ کر تجارت کے میدان میں قدم رکھا روز بروز تجارت میں دلچسپی بڑھتی چلی گئی اور تجارت کی مختلف جہتوں میں تعمیر و ترقی کی راہیں ڈھونڈنے لگا۔

شرقپور شریف میں پہلی بار آمد

۱۹۵۰ء میں مولوی غلام حیدر مرحوم شرقپور شریف کے عرس کے موقع پر مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے گئے، شوق اور طلب کا تو پہلے ہی تقاضا ہو رہا تھا شرقپور شریف

Marfat.com

دیکھنے کی آرزو مچل رہی تھی چنانچہ عرس کے روحانی مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کیف ومستی اور جذب وشوق میں ڈوبے ہوئے ان مناظر نے مجھے بیحد متاثر کیا۔

شرف بیعت کا حصول اور خوشگوار انقلاب

دل بھی ایک عجیب شئے ہے بقول شاعر ؎

ننھی سی شئے ہے غنچہ دل کیا اسکی خزاں کیا اسکی بہار
بات میں کھل کھل جائے ہے اور بات میں مرجھائے ہے

چنانچہ روحانیت کی حلاوت سے بہرہ ور ہونے کیلئے دل میں ولی کامل سے وابستگی کی آرزو چٹکیاں لینے لگی اور یوں مجھے حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بظاہر بیعت کا یہ عمل چند لمحوں میں مکمل ہو گیا لیکن اس سے قلب وروح میں ایک انتہائی خوشگوار انقلاب محسوس ہوا مجھے روح کی اتھاہ گہرائیوں میں فرحت وسکون اور طمانینت کی ایک نئی کیفیت کا احساس ہوا ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کائنات میں کچھ تبدیلی آگئی ہے آسمان اشجار، پرندوں کے چہچہے اب ایک روحانی منظر پیش کرنے لگے تھے جیسے قدرت نے کائنات کے فطری حُسن سے مجھے قدرے آگاہی بخش دی ہو مَن کی دنیا آباد ہوتی نظر آنے لگی اور کیف ومستی کی ایک سرور انگیز کیفیت کا احساس ہونے لگا تھا۔

پیرومرشد کے حضور مراقبے میں چند لمحے گذارنے کے بعد دل یہی چاہتا تھا کہ گردن جھکا کر مراقبے میں ہی مشغول رہوں کسی شاعر کا یہ شعر ذہن میں گھومنے لگا۔

Marfat.com

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

یہ عمل میرے لئے ایک نیا تجربہ تھا گردن جھکا کر دل پر نظر رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کا ذکر ایک ایسی لذت وحلاوت سے بہرہ ور کر رہا تھا جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں واپسی پر لاہور سے کراچی تک سفر کے دوران ٹرین میں بھی یہی آرزو رہی کہ سر جھکائے اسم ربانی کے وِرد کی لذت سے بہرہ یاب ہوتا رہوں۔

آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں سنت کا خصوصی اہتمام

اگلے برس کسی موقع پر اکیلا ہی کراچی سے شرقپور شریف آیا۔ مغرب کی نماز مسجد میں ادا کی۔ حضور ثانی صاحب ؒ قبلہ مسجد کے حجرے میں تشریف فرما تھے حجرے میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ ؒ بڑی شفقت سے پیش آئے کھانے کا وقت ہو گیا تھا مسجد کے صحن میں دستر خوان بچھا دیا گیا اور حضور ثانی صاحب ؒ نے جملہ زائرین وحاضرین کو صف پر بٹھا کر خود لنگر کا اہتمام فرمایا کھانا کھاتے وقت آداب ملحوظ رکھنے کی تلقین ہوئی کھانے کے بعد اجتماعی دعا مانگی گئی میرے لئے زندگی میں یہ بھی ایک نیا تجربہ تھا تاہم میں نے یہ گمان کیا کہ اس آستانہ عالیہ کے خصوصی آداب ہیں جنہیں ملحوظ رکھنے کی تاکید کی جاتی ہے لہذا ان آداب سے آگاہی ضروری ہے تاکہ خلاف ادب کسی امر کے سرزد ہو جانے سے احباب اور زائرین کو ناگواری محسوس نہ ہو (بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ ودینیہ کی تحصیل کا موقع عطا فرمایا تو معلوم ہوا کہ کھانے پینے، مسجد میں داخل ہونے، مسجد سے باہر نکلنے کے آداب شرقپور شریف کے لئے مختص آداب نہ تھے

Marfat.com

بلکہ یہ انداز تو انسانیت کے سب سے بڑے محسن اور معلم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر مبنی سنت مطہرہ پر عمل تھا۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ اور آپ کی پیروی میں حضور ثانی صاحبؒ اتباع سنت کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔

چنانچہ شرقپور شریف کے متوسلین مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں قدم رکھنا اور دعا کرنا، مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں قدم نکالنا اور اللہ کی رحمت کا طلبگار ہونا، کھانا کھاتے وقت دایاں گھٹنا کھڑا رکھنا، بسم اللہ پڑھ کر کھانے کا آغاز کرنا، اپنے سامنے سے کھانا، دائیں ہاتھ سے کھانا، کھانے کے بعد دعا کرنا، مسجد میں بیٹھنے اور مجلس میں بیٹھنے کے آداب، ان سب آداب کا عمل درحقیقت سنت نبوی ﷺ کا خاص اتباع تھا۔

اللہ والے اپنے ملنے والوں کی آرزو سے آگاہ ہو جاتے ہیں

کھانا کھانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا کراچی میں سکونت اختیار کرنے کی بنا پر راقم الحروف چائے کا عادی ہو گیا تھا لہذا چائے کی شدید طلب کے ساتھ پورے قصبہ کا چکر لگایا لیکن کہیں بھی چائے میسر نہ آئی۔ ایک شیر فروش سے درخواست کی اس نے معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں چائے کا رواج نہیں ہے آپ کسی کے گھر چلے جائیں تو وہاں چائے میسر آسکتی ہے۔ مجھ پر کچھ نا اُمیدی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی اچانک ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا (بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مولانا محمد اکبر علی اکبر مرحوم تھے) اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کراچی سے آئے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو وہ کہنے لگے۔

Marfat.com

''حضرت ثانی صاحب قبلہؒ آپ کو بلا رہے ہیں'' چائے کا خیال دل سے محو ہو گیا اور فوری طور پر تیز قدم چلتا ہوا حضور ثانی صاحبؒ کے حجرۂ مبارکہ میں حاضر ہو گیا دیکھا کہ چائے کی ایک ''چینک'' موجود ہے جس سے خوشگوار بھاپ اٹھ رہی ہے جو اس کے ''لب سوز'' (تازہ اور گرم) ہونے کی غمازی کر رہا ہے حضور ثانی صاحبؒ نے تبسم فرمایا اور بڑی شفقت سے پوچھا۔

''کہاں چلے گئے تھے یہ چائے موجود ہے'' چنانچہ خوب سیر ہو کر چائے سے لطف اندوز ہوا اور اچانک میرے ذہن میں یہ خیال گردش کرنے لگا کہ اللہ والے اپنے ملنے والوں کی ضرورتوں اور آرزوؤں سے کیسے آگاہ ہو جاتے ہیں۔

المختصر اپنے مرشد کامل کے روحانی فیضان اور مشفقانہ برتاؤ سے ان کے ساتھ وابستگی اور عقیدت واحترام میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور عرس کے موقع کے علاوہ بھی گاہے گاہے کراچی سے شرقپور شریف حاضری ہونے لگی۔

اللہ والے لوگوں کے دلوں میں جھانک لیتے ہیں

ایک دفعہ آپؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کی بیٹھک میں جو گھر سے متصل تھی ایک بوڑھا شخص داخل ہوا اور بڑے ادب سے مجلس میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد موقع پا کر آپؒ کی خدمت میں اپنے گاؤں آنے کی درخواست کی جب حضور ثانی صاحبؒ نے اس دعوت کو قبول فرما لیا تو کہنے لگا۔ ''حضرت جی آپؒ حاضر ہوں گے کہ میں آپ کو لینے کے لئے تشریف لے آوں'' اس بزرگ کی بات پر قدرتی طور پر میں زیر لب مسکرا دیا۔ حضور ثانی صاحبؒ نے میری طرف شفقت بھری نظر سے دیکھا

Marfat.com

اور متبسم ہو کر فرمایا ''اس کا دل اچھا ہے'' گویا حُسنِ نیت ادب اور عقیدت موجود ہے لیکن زبان سے بے ساختہ الفاظ کچھ اور نکل گئے ہیں مجھے اپنی کوتاہی پر شرمندگی کا احساس ہوا۔ مجلس ابھی جاری تھی کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد نظیف اور قیمتی لباس پہنے ہوئے چند افراد آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ معاشرے میں انہیں ایک اچھا اور معزز مقام حاصل ہے انہوں نے سلام پیش کرنے کے بعد آپؒ کے قریب آکر، جھک کر، دست بوسی کا شرف حاصل کرنا چاہا آپؒ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا ''اپنے دلوں کو ٹھیک کرو'' ایک ہی مجلس میں دو مختلف واقعات پیش آئے۔ راقم الحروف نے ابھی روحانی زندگی میں نیا نیا قدم رکھا تھا سوچنے لگا اللہ والے لوگوں کے دلوں میں کیسے جھانک لیتے ہیں اس بوڑھے شخص کے دل کی نیکی اور اچھائی اور ان بظاہر معزز اور متمول لوگوں کے دلوں کے نفاق کا آپ کو کیسے علم ہو گیا! فرط ادب نے اگرچہ لبوں پر مہر سکوت لگا دی تھی لیکن دل میں خیالات کا ایک تلاطم موجزن ہو گیا۔

نگاہ اپنے محبوب ہی پر ہونی چاہیے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کراچی میں ہمارے ایک دوست نے ہمیں ایک بزرگ کے بارے میں بتایا کہ وہ دو گھنٹے روزانہ ہیرے جواہرات کی پرکھ (جس میں انہیں مہارت حاصل تھی) میں اتنا کما لیتے ہیں کہ باقی شب و روز اوراد اور ذکر و اذکار کی روحانی مجالس میں گزرتا ہے اور رات گئے تک لنگر جاری رہتا ہے راقم الحروف سادہ لوح نوجوان تھا روحانی زندگی کا کچھ تجربہ نہ تھا دل میں وہاں جانے کا اشتیاق پیدا ہوا لیکن پیر و مرشد کی شفقت سے جو وابستگی پیدا ہو گئی تھی اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے

Marfat.com

وہاں جانے سے قبل حضور ثانی لاثانی ؒ کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا اور اجازت کی درخواست کی آپ نے دعا کے بعد انتہائی فصیح و بلیغ ایک جملہ تحریر فرمایا جو ابھی تک ذہن میں گونج رہا ہے بزرگوں کو ملنے کا کوئی ہرج نہیں۔ سوچ سمجھ کر لیں'' اور میں نے آپ کا عنایت نامہ پڑھتے ہی جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ جب اتنی عظیم ہستی سے بیعت کا شرف حاصل ہے تو اب مزید کس چیز کی تلاش ہے اور مجھ پر واضح ہو گیا کہ اگر سارا شہر حسینوں سے بھرا ہوا ہو تو بھی نگاہ اپنے ہی محبوب پر ہونی چاہیئے اور مجھے اپنی کم علمی پر ندامت کا احساس ہوا اور یہ احساس بھی شدت سے ابھرا کہ روحانی زندگی اگرچہ مہکتے ہوئے پھولوں کا چمن ہے لیکن اس سے لطف اندوز ہونے کے لئے قدم قدم پر روحانی تربیت کی ضرورت ہے۔

حضور ثانی صاحب ؒ کا طرز نگارش

مجھے اب انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ میں آپ ؒ کے ملفوظات اور خطوط کو محفوظ نہیں رکھ سکا لیکن آپ کا طرز نگارش ابھی تک نہیں بھولا آپ اپنے ہر خط کا آغاز اس دعا سے فرماتے تھے:

''اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک شہ لولاک ﷺ کے طفیل ہر مومن مسلمان کا انجام بخیر فرمائیں'' کتنا پیارا اسلوب ہے جو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے مستفاد ہے۔

اللہ والوں کی دُعا کی تاثیر

۱۹۵۲ء میں پھر شرقپور شریف حاضری کا موقع ملا اس بار والد مکرم (مرحوم و مغفور) بھی ساتھ تھے چونکہ راقم الحروف ۱۹۴۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے

Marfat.com

بعد تعلیم سے کنارہ کش ہو چکا تھا والد مرحوم نے حضور ثانی صاحبؒ کی خدمت میں میرے لئے سفارش کی میرے اس بیٹے کو پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ اس کے لئے خصوصی دعا فرمائیں" حضور ثانی صاحبؒ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور دعا کے بعد فرمایا "اللہ تعالیٰ اسے بھی علم کی دولت سے نوازے گا"۔

میں اپنی اس ابتدائی زندگی میں اولیائے کرام کے کشف، تصرفات اور عظمتوں سے واقف نہ تھا، نہ ہی کچھ ایسی محفلوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا تھا جہاں ان بزرگوں کے محیر العقول تصرفات و کرامات کا ذکر ہوتا ہے۔ اس لئے دل میں سوچنے لگا کہ مجھ جیسے شخص کو علم کی دولت کیسے میسر آسکتی ہے۔ کالج میں داخلے کا دور گزر چکا ہے بزنس جس میں انسان اتنا BUSY ہوتا ہے کہ اسے کسی اور طرف دھیان دینے کی فرصت نہیں ملتی اور جب مرکز تجارت کو رات اپنے تاریک پردوں میں ڈھانپ لیتی ہے تو اگلے روز تک بیوی بچوں کے جھمیلے! اللہ اعلم کے لئے فرصت اور فراغت کیسے نصیب ہوگی! بہر کیف ذہن و قلب میں خیالات کا تلاطم لئے ہوئے واپس کراچی لوٹا واپس آتے ہی کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے قریب ہی واقع ایک دانش گاہ سے جو سندھ مدرسہ میں واقع تھی، ۱۹۵۳ء میں عالم عربی کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اگلے ہی برس ۱۹۵۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ادیب فاضل اور پھر اس کے حوالے سے ۱۹۵۵ء میں ایف اے اور ۱۹۵۶ء میں بی اے کا امتحان پاس کر لیا۔ مجھ جیسے شخص کے لئے جو میٹرک کے بعد آئندہ تعلیم کے تسلسل اور حصول سے مایوس ہو چکا تھا گریجویٹ ہو جانا انتہائی مسرت کا باعث تھا۔

Marfat.com

ایمان افروز سفر

حضور ثانی صاحبؒ کی خدمت میں حرمین شریفین کی زیارت کی آرزو کے حوالے سے عریضہ ارسال کیا آپ نے مشفقانہ جواب مرحمت فرمایا چنانچہ چند دنوں کے بعد حج کی سعادت حاصل کرنے والے امیدواروں میں میرا نام بھی نکل آیا۔

حرمین شریفین کا سفر بڑا ایمان افروز اور ولولہ انگیز تجربہ تھا۔ حرم مکہ کے روح پرور مناظر انتہائی مسحور کن تھے۔

اخوت، حُریت اور مساوات کا عملی مظاہرہ

حج کے موقع پر حرمین شریفین میں فرزندان توحید کی آمد و رفت گویا اخوت اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور حریت و مساوات کا منہ بولتا ثبوت تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ، Liberty, Equality، Franternity کے مغرب کے نام نہاد دعووں کے مقابلے میں اسلام انہی اصولوں کو عملی صورت میں کس خوبی سے پیش کر رہا ہے۔ مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف رنگ اور خدوخال رکھنے والے لوگ احرام پہنے ہوئے ایک ہی لباس میں ملبوس لبیک اللّٰھم لبیک کے نغمے الاپتے ہوئے، جذبات واحساسات پر ایک وجد آفرین کیفیت طاری کر رہے تھے۔

پروانہ وار طواف

شدید گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کے وقت بیت اللہ شریف کے گرد طواف کا منظر لوگوں کے جوش وخروش اور ایمانی حرارت کی عکاسی کر رہا تھا اگرچہ جولائی کا مہینہ تھا اور ۱۹۵۶ء میں حرم مکہ میں آج جیسی سہولتیں موجود نہ تھیں تاہم

Marfat.com

سنگریزوں کی تپش اور مطاف کی پاؤں کو شدت سے محسوس ہونے والی حرارت کے باوجود لوگ پروانہ وار طواف میں مصروف تھے اور اس عقدے کا قابل فہم حل زبان حال سے بتارہے تھے کہ عشق و عقیدت سے اٹھنے والے قدم رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لاتے!

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

مناسک حج سے فارغ ہونے کے بعد ہمارا قافلہ مسجد نبوی اور روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے، ایک عام بس میں روانہ ہوا رات بھر سفر کی منازل صحرا کی خوشگوار فضاؤں میں تیزی سے طے ہوتی رہیں۔ دن میں سورج کی تپش اور سخت گرمی سے بچنے کے لئے بس کارواں نے ایک جگہ قیام کیا تاکہ زائرین موسمی اثرات سے محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ نہا دھو کر اچھا لباس پہن کر مدینۃ الرسول ﷺ میں داخل ہونے کے لئے تیاری کرلیں۔

ظہر کے بعد تمازت میں کمی آنے پر قافلہ دوبارہ دیار رسول اللہ ﷺ کی طرف گامزن ہوا دور سے روضۂ رسول ﷺ کا خوبصورت و خوشگوار روح پرور منظر نظر میں آنے پر سب زائرین پر ایک پر کیف روحانی کیفیت طاری ہوگئی حاضری کی سعادت حاصل ہونے پر، اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک شہ لولاک ﷺ کے طفیل و توسل سے بارگہ صمدیت میں خوب خوب دعائیں اور التجائیں پیش کی گئیں۔

Marfat.com

مسجد نبوی ﷺ اور روضہ اطہر کا حسین منظر

اب تو بفضلہٖ تعالیٰ مسجد نبوی میں خاصی توسیع ہو چکی ہے ۱۹۵۶ء میں ترکی کے عقیدت کیش مسلمانوں کے بنائے ہوئے ستونوں پر مبنی مسجد نبوی ایک انتہائی حسین منظر پیش کر رہی تھی۔ میں مسجد کے صحن میں بیٹھ گیا نگاہ روضہ رسول ﷺ پر پڑی روضہ اطہر کے اوپر چوٹی پر ایک بلب روشن تھا جس کی کرنیں ہر سو نور کی شعاعیں پھیلا رہی تھیں تجلیات و انوار کے اس عالم کی حسین یاد اب بھی ذہن وقلب کو سرور انگیز کیفیت سے لذت آشنا کر دیتی ہے۔

عربی زبان وادب کی اہمیت

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوتے وقت معلم کے زیر اہتمام ایک بس پر بیٹھا تھا جولائی کا مہینہ تھا پیاس محسوس ہوئی بس کی روانگی میں چند منٹ باقی تھے سامنے ایک ڈرنک کارنر (مشروبات کا مرکز) تھا وہاں مشروب پینے کے لئے گیا دوکاندار زیادہ تر دوسرے عرب گاہکوں کی طرف توجہ دے رہا تھا میں نے عربی میں اس کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرنا چاہا اس نے کہا " اصبر ان اللہ مع الصبرین ''بس روانہ ہونے والی تھی بے ساختہ میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے'' ان اللہ یامر بالعدل ''اس پر دوکاندار نے معنی خیز نگاہ سے میری طرف دیکھا اور پوچھا'' انت من السودان ''میں نے جواباً کہا'' لا . من الباکستان بہرکیف اس نے انتہائی اخلاص سے فوری طور پر مجھے مطلوبہ مشروب دیا اور میں اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس اپنی نشست پر جا بیٹھا اور جلد ہی بس روانہ ہوگئی۔

Marfat.com

اسی طرح کا ایک واقعہ جدہ میں پیش آیا۔ ابھی کراچی پاکستان کے لئے پرواز میں ایک دن باقی تھا خیال کیا کہ عمرہ کر آؤں جدہ سے مکہ کے لئے بس سٹاپ پر جانا تھا۔ ایک شرطی (سپاہی) سے استفسار کیا، اس نے فوری ایک ٹیکسی ڈرائیور کو بلا کر مجھے بس سٹاپ پر پہنچانے کے لئے کہا راستے میں ڈرائیور سے عربی زبان میں گفتگو ہوتی رہی ان دنوں یکصد (100) پاکستانی روپے کے 93 ریال ملتے تھے یعنی پاکستانی روپیہ قریباً ریال کے برابر تھا۔ میں نے کرایہ سے کچھ زائد ریال ڈرائیور کو پیش کئے لیکن میرے اصرار کے باوجود اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا" واللہ انت الضیف المکرم (آپ ہمارے معزز مہمان ہیں) اب جب کبھی کسی دوست سے اس بات کا ذکر کرتا ہوں تو انہیں نہ معلوم اس بات پر یقین کرنے میں دشواری پیش آتی ہے لیکن میرا تاثر یہ ہے کہ زبان چونکہ جذبات و احساسات کے اظہار کا ذریعہ ہے اس سے باہمی انس و مودت کو فروغ ہوتا ہے اسلام دین فطرت ہے اور عالمی اور آفاقی دین ہے لیکن اس کے شعائر اور بنیادی تعلیمات عربی زبان میں ہیں تا کہ نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر مسلمان عربی زبان و ادب سے واقف ہوں اور یوں امت مسلمہ میں اخوت کے قرآنی اصول کا عملی اظہار ہو سکے آج بھی عربی زبان و ادب سے واقفیت نہ صرف دینی و روحانی تقاضوں کو پورا کرتی ہے بلکہ عرب ممالک میں مسلمانوں سے تجارت، ملازمت، صنعت، سیاست اور مختلف النوع شعبہ ہائے حیات میں تعاون اتحاد و یکجہتی پیدا کر سکتی ہے۔

Marfat.com

درود شریف وسیلۂ رحمت

مدینہ منورہ میں چند روز قیام کی سعادت حاصل رہی اسی دوران ایک عجیب واقعہ دیکھنے میں آیا دو مقامی عربی حضرات کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا جھگڑا جب طول پکڑنے لگا تو ایک شخص جلدی سے ان دونوں کی طرف لپکا اور دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''صل علی النبی'' اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ دونوں جھگڑنے والے افراد نے حضور رحمت دو عالم ﷺ پر درود شریف پڑھا اور جھگڑا چھوڑ کر اپنی اپنی راہ لی اور مجھے حضور ﷺ کی رحمۃ للعالمینی پر فخر محسوس ہونے لگا کہ جن کے نام نامی کے آتے ہی زحمت رحمت میں بدل گئی۔

تجارت میں امانت

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی سے نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلا۔ ان دنوں دروازے کے باہر قریب ہی دہی دودھ فروخت کرنے والے کی ایک دوکان تھی مجھے پیاس شدت سے محسوس ہو رہی تھی دوکاندار سے کہا کہ لسی کا ایک گلاس بنا دو دوکاندار نورانی صورت متشرع شخص تھا۔ مجھے کہنے لگا یہ دہی خالص دودھ سے تیار نہیں ہوئی اس میں آدھا دودھ ہے اور آدھا خشک دودھ مکس کیا ہے آپ کو منظور ہو تو لسی بنا دیتا ہوں مجھے اس کے امانت کے ان خوشگوار احساسات پر خوشگوار حیرت ہوئی اور لسی سے لطف اندوز ہو کر اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس لوٹا۔ حرمین شریفین کے فیوض و برکات سے حتی المقدور بہرہ ور ہونے کے بعد واپس کراچی پہنچا۔ روحانی فیوض و برکات کے خوشگوار اثرات کئی مہینے قائم رہے۔

Marfat.com

پریشانی کا اِزالہ

ایک دفعہ کراچی سے شرقپور شریف حاضر ہوا۔ رات وہیں قیام کیا صبح کی نماز کے بعد نہانے اور کپڑے بدلنے کے لئے مسجد کے صحن میں اپنے دستی اٹیچی کیس کو کھولنے لگا تو چابیاں گم تھیں بڑی پریشانی لاحق ہوئی اتنی دور کراچی سے کپڑے اسی لئے لایا تھا کم بخت چابیوں نے اسی بار گم ہونا تھا اسی پریشانی میں بیٹھا تھا کہ اچانک حضور ثانی صاحبؒ تشریف لے آئے مجھے پریشان دیکھ کر آپ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چابی نکالی فرمایا یہ لگا کر دیکھو الحمدللہ کہ اسی وقت اٹیچی کیس کھل گیا اور پریشانی دور ہوگئی۔

روحانی تصرّف

ایک دفعہ کراچی سے شرقپور شریف حاضری کا موقع ملا کھانسی کی شکایت تھی صبح کے وقت بیٹھک شریف میں حاضر تھا چند اور عقیدت کیش بھی تھے آپؒ نے ناشتہ لگوایا ناشتے میں پراٹھے، اچار اور لسّی تھی۔ طبیعت میں طبی اعتبار سے وسوسہ پیدا ہوا کہ مرض میں اضافے کا باعث نہ ہو لیکن پھر دل جمعی کے ساتھ ناشتہ کیا بڑا لطف آیا اور آپؒ کے روحانی تصرف سے کھانسی کی شکایت کا بھی ازالہ ہوگیا۔ ایک بار بیٹھک میں حاضر تھا آپ نے ناشتہ منگوایا میں نے خوب سیر ہو کر کھایا سنت طریق کے مطابق پلیٹ خالی کرنے ہی لگا تھا کہ آپؒ نے اور سالن ڈال دیا۔ تبرک سمجھ کر مزید کھالیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گلے تک آ گیا ہے فکر لاحق ہوئی لیکن جیسے ہی ناشتہ کر کے بیٹھک سے باہر نکلا۔ بفضلہٖ تعالیٰ طبیعت میں خوشگواری پیدا ہوگئی۔

Marfat.com

فرض اور مستحب

ایک دفعہ قبلہ ثانی صاحبؒ کراچی تشریف لائے ہوئے تھے موقع غنیمت جان کر ہم نے ایک شب محفل ذکر کا اہتمام کیا پورے دو گھنٹے محفل ہوتی رہی بہت لطف اور کیف وسرور آرہا تھا دس بجے کا وقت تھا دل چاہتا تھا کہ یہ محفل دو گھنٹے مزید جاری رہے لیکن اچانک آپؒ نے اجتماعی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا سے پہلے یہ حکمت وبصیرت پر مبنی نصیحت فرمائی کہ ''صبح کی نماز فرض ہے لہذا یہ مستحب اور نفلی ذکر کہیں اس فرض کی ادائیگی سے محروم نہ کردے صبح کی نماز کا خاص خیال رکھا کرو''۔

مکتوبات مجددؒ کی روشنی میں

آپؒ کے اس ارشاد عالی میں کس قدر حکمت وبصیرت مضمر ہے آج بھی بعض حضرات اپنے تمام تر نیک جذبات واحساسات کے باوجود فرض کی طرف دھیان نہیں دیتے اور نفل عبادت کے کیف وسرور سے لطف اندوز ہونے میں اپنی فلاح سمجھتے ہیں حالانکہ فرض فرض ہے اور اسے ہمیشہ مستحب پر ترجیح حاصل ہونی چاہیے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات میں اس پر سیر حاصل اور بصیرت افروز تبصرہ کیا ہے آپؒ فرماتے ہیں:

''حق تعالیٰ کی طرف قریب کرنے والے اعمال فرائض ہیں یا نوافل۔ نوافل کی فرائض کے سامنے کچھ حقیقت نہیں کسی وقت میں فرائض میں سے ایک فرض کو ادا کرنا ہزار سال نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے اگرچہ نفل عبادت نیت خالص سے ادا کی جائے جو بھی نفل عبادت ہو، جیسے نماز، زکوۃ، روزہ، اور ذکر وفکر وغیرہ بلکہ میں کہتا ہوں

Marfat.com

ادائے فرائض کے دوران ایک سنت کی رعایت اور مستحبات میں سے ایک مستحب کی نگہداشت کا بھی یہی حکم ہے۔ منقول ہے کہ ایک روز امیر المومنین حضرت فاروق اعظمؓ نے نماز فجر با جماعت ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر قوم پر نگاہ ڈالی۔ اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کو نہ پایا دریافت فرمایا کہ فلاں شخص جماعت میں حاضر نہیں۔ حاضرین نے عرض کیا کہ وہ شخص رات کا اکثر حصہ بیدار رہتا ہے شاید اس وقت سویا ہوا ہو۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر وہ ساری رات سویا رہتا اور فجر کی نماز جماعت سے ادا کرتا تو وہ بہتر تھا لہذا ایک مستحب کی رعایت اور مکروہ سے بچنا اگرچہ تنزیہی ہی ہو اور مکروہ تحریمی تو بطریق اولیٰ کئی درجے ذکر فکر اور مراقبہ و توجہ سے بہتر ہے ہاں اگر یہ امور اس رعایت اور اس اجتناب کے ساتھ جمع کرے تو عظیم کامیابی حاصل کر لی اس کے بغیر خار دار درخت پر ہاتھ پھیرنے والی بات ہے مثلاً ایک دو پیسے زکوٰۃ کے ادا کرنا بطریق نفل پہاڑوں جتنا سونا صدقہ کرنے سے کئی درجہ بہتر ہے نماز عشاء رات کے نصف اخیر میں ادا کرنا اور اسے نوافل تہجد کی ادائیگی کی تاکید کا وسیلہ بنانا بہت برا ہے۔ اس لئے حنفیہؒ کے نزدیک نماز عشاء نصف اخیر میں ادا کرنا مکروہ ہے۔"

تبرک اتنا ہی ہوتا ہے

غالباً ۱۹۵۵ء کی بات ہے آپؒ حج سے واپس تشریف لائے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہمارے آفس کو مشرف فرمایا۔ تھوڑی دیر تشریف فرما رہے پھر مجھے مخاطب فرمایا اور ایک چھوٹی شیشی جس میں آب زم زم تھا اور تین کھجوریں ایک کاغذ میں لپیٹ کر میرے سپرد کیں اور فرمایا کہ یہ تبرک حاجی چراغ دین صاحب کو دے آؤ

Marfat.com

اوران سے کہنا کہ تبرک اتنا ہی ہوتا ہے اور میں راستے میں آپؒ کے اس ارشاد گرامی پر غور کرتا چلا جارہا تھا یہ کتنی حقیقت پر مبنی بات ہے کہ تبرک تو برکت کا حصول ہوتا ہے اور برکت اصل اشیاء اور خلوص سے میسر آتی ہے پھر تبرک دینے والے بازار سے اور سامان خرید کر اسے بھاری بھرکم تحفے کیوں بناتے ہیں اور تبرک وصول کرنے والے تبرک کی اندک (چھوٹی) مقدار پر ناگواری کیوں محسوس کرتے ہیں آپؒ کا یہ مثالی جملہ آج بھی حقیقت پسند لوگوں پر اس امر کو واضح کر رہا ہے کہ تبرک کو تبرک کی حیثیت سے ہی لینا اور دینا چاہئے اور اس میں تکلف اور تصنع کو دخل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ تکلف اور تصنع انسان کے لئے اخلاص کی نعمت سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

قیمتی لمحات

میرے کراچی قیام کے دوران (۱۹۵۷ء سے قبل) آپؒ حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے کراچی تشریف لائے ہمارے ہاں بھی چند لمحے قیام فرمایا راقم الحروف کو ابھی بزرگوں کے فیضان صحبت کی اہمیت کا علم نہ تھا دنیوی اور کاروباری مصروفیت ذہن پر غالب تھی آپؒ کی مجلس میں زیادہ دیر تک بیٹھنے کی بجائے کاروباری امور کو انجام دینے کی کوشش میں اجازت طلب کی آج میں سوچتا ہوں کہ کتنے قیمتی لمحات تھے یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے، کاش ان کی اہمیت کا اس وقت احساس ہوتا تو فیضان سے بیش از بیش مستفیض ہوتا۔

نیک مقصد کیلئے بُر اراستہ کیوں؟

آپؒ کراچی حج پر جانے کے لئے تشریف لائے اتفاق سے کام نہ بنا۔

Marfat.com

کسی آفیسر نے کہا کہ -/500 روپیہ دیدو' کام ہو جائے گا حضور ثانی صاحب ؒ نے اس پر جو تبصرہ فرمایا وہ زریں حروف سے تحریر کرنے کے قابل ہے آپ ؒ نے فرمایا " جب نیک مقصد کے لئے جانا ہے تو اس کے لئے بُرا راستہ کیوں اختیار کیا جائے اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ ؒ کا حج کا کام تو بن گیا لیکن مذکورہ بالا افسر کے متعلق سنا کہ اس کا انجام برا ہوا۔ ذرا غور کیجئے حج کی سعادت روضہ رسول ﷺ کی زیارت کا شوق جب دامن گیر ہو تو محبت کے جذبات کی رو میں بہہ کر بعض دفعہ انسان شریعت کے سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے لیکن آپ کے اس زریں قول سے شریعت کا ادب واحترام اور اس سے کامل وابستگی کا جو اظہار ہوتا ہے وہ آپ ہی جیسی ہستیوں کی عظمت اور کردار کی عکاسی کرتا ہے۔

کم کھانا نعمت ہے

ایک دفعہ میں شرقپور شریف حاضر ہوا آپ ؒ حجرے میں تشریف فرما تھے میرے سامنے دسترخوان بچھا دیا گیا اور پہلے سے موجود انواع واقسام کے لذیذ کھانے رکھ دیئے گئے آپ نے تھوڑے سے دودھ میں شہد ملایا اور کھانے کی بجائے اسی پر اکتفا کیا میری درخواست پر کہ تھوڑا سا تناول فرما لیجئے۔ آپ ؒ مسکرائے اور اپنی غذا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا " یہی بہت کافی ہے"۔ اس وقت تو بات سمجھ میں نہ آئی اب سوچتا ہوں کہ اللہ کے نیک بندے اولیائے کاملین کا اصل مقصد اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ سے محبت اور ان کی اطاعت بجالانا ہوتا ہے انہیں لذت طعام کی آرزو نہیں ہوتی عربی زبان کے اس قول میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

Marfat.com

یا کلون العاقلون ان یعیشوا و یعیشون الجاهلون ان یا کلوا.

(عقل وبصیرت والے اس لئے کھاتے ہیں کہ زندہ رہیں اور جاہل زندہ اس لئے رہتے ہیں کہ خوب ڈٹ کر کھائیں) حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک ارشادگرامی نظر سے گذرا کہ کمر ٹھیک رکھنے کے لئے دو چار لقمے ہی کافی ہوتے ہیں گو کھانا ایک نعمت ہے اور اس میں لذت ہے لیکن شریعت کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے کم کھانا اس سے بڑی نعمت ہے اور اس میں سپر (SUPER) لذت ہے اسی لئے امت مسلمہ کو ماہ صیام میں اس کی روحانی تربیت حاصل کرنے کا پروگرام دیا گیا ہے۔

ذہن قلب کا منور ہونا ہی حقیقی سرمایہ ہے

کراچی میں قیام کے دوران، سلسلہ بیعت سے قبل کبھی کبھی احباب کے ساتھ تفریح طبع کے لئے فلم دیکھنے چلا جاتا۔ بیعت کے بعد از خود نفرت ہوگئی احباب نے اصرار کیا اور استفسار کیا پیر صاحبؒ نے منع کیا ہے؟ میں نے جواباً کہا کہ اب طبیعت ادھر نہیں آتی اس کی بجائے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا پہلے عالم عربی، پھر ادیب فاضل پھر بی اے اور بعد ازاں آرام باغ کی مسجد میں حضرت مولانا عبدالحفیظ حقانی مرحوم جو کبھی رامپور میں بھی صدر مدرس رہے تھے۔ ان سے صرف، نحو، منطق اور فقہ کے اسباق (درس نظامی) پڑھنے شروع کر دیئے۔ حضرت مولانا عبدالعزیز مرحوم سے تفسیر جلالین کا کچھ حصہ پڑھنے کا موقع ملا علی الصبح مدرسے میں چلا جاتا اور وہاں سے فراغت کے بعد اپنے کاروباری مرکز کی طرف رخ کرتا۔

Marfat.com

رحمت خداوندی گنہگاروں پر بھی

کراچی میں ایک نمائش لگی۔عزیز واقارب کے ساتھ بندہ بھی نمائش دیکھنے گیا شہر سے الگ تھلگ روشنیوں کا ایک شہر آباد تھا نئی نئی ایجادات، انواع واقسام کی اشیاء اس طرح پرکشش اور جاذبِ نظر تھیں کہ لوگوں کا بہت ہجوم تھا اچانک مجھ پر ایک کیفیت سی طاری ہوگئی یہ روشنیاں جو ظاہری طور پر دلفریب اور دلآویز اپنی چمک دمک سے لوگوں کے دلوں کو لبھا رہی ہیں ان کا کیا فائدہ۔ جب انسان کی روح تاریک ہو روحانی دنیا پر ظلمتیں اور گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہوں اصلی روشنی تو دل کی روشنی ہے۔قلب وروح منور ہوں تو یہی انسان کے کے لئے حقیقی سرمایہ ہے

میرے اقارب نمائش سے اس بے رغبتی پر تعجب کا اظہار کررہے تھے لیکن میں انہی خیالات میں غرق اپنے اقرباء کے ساتھ نمائش سے واپس لوٹا اور بعد میں سوچتا رہا کہ بعض دفعہ روحانی استعداد نہ ہونے کے باوجود بھی رحمت خداوندی کس طرح گنہگار بندوں کو اپنے خالق حقیقی کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ پرکشش اور دلفریب دنیا میں ہوتے ہوئے بھی ذہناً اس سے چند لمحوں کے لئے اجنبی ہوجاتے ہیں

اللہ کے نیک بندے

یہ 1955ء کا واقعہ ہے کہ حضور ثانی صاحبؒ نے سید عبداللہ شاہ صاحبؒ کو حج پر جانے کے سلسلے میں کراچی میں ہمارے ہاں قیام کا ارشاد فرمایا سید عبداللہ شاہ مرحوم کا قیام ہمارے لئے باعث اعزاز وسعادت تھا حج کی ٹکٹ لینے کیلئے حاجی کیمپ مجھے ساتھ لے گئے وہاں بڑی لمبی لائن لگی تھی میں نے عرض کیا کہ حضرت کل علی الصبح

Marfat.com

آجائینگے آج تو باری آنا مشکل ہے فرمانے لگے ''پوچھو کھڑکی کتنے بجے کھلے گی۔ میں استفسار کیلئے کھڑکی کے پاس پہنچا۔ لوگ ٹکٹ لینے میں سبقت کی کوشش میں لائن کو توڑ رہے تھے اتنے میں ایک سپاہی آیا اور سب لوگوں کو کہا کہ میرے پیچھے لائن بنالیں اور اسی وقت مجھے سب سے پہلے شاہ صاحب کی ٹکٹ برائے حج لینے کا موقع مل گیا۔ واپسی پر مجھے تعجب میں دیکھ کر شاہ صاحب نے فرمایا ''اللہ اپنے کمزور بندوں کا خود خیال رکھتا ہے'' اس واقعہ پر مجھے خوشگوار حیرت ہوئی۔

اچھا ہوا قریب آگئے ہو

۱۹۵۷ء میں کاروباری حالات ناسازگار ہوگئے رزق کے حصول کے لئے نئے اُفق کی تلاش لاہور لے آئی جس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ شرقپور شریف حاضری نصیب ہونے لگی پہلی بار لاہور سے شرقپور شریف حاضری کا جب موقع نصیب ہوا اور حضور ثانی صاحبؒ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ بڑی شفقت سے پیش آئے اور فرمایا ''اچھا ہوا قریب آگئے ہو''۔

حضور ثانی صاحبؒ کی شفقت بھری نصیحتیں

چونکہ قید حیات اور بند غم آپس میں مربوط ہیں۔ کاروباری حالات کے ناسازگار ہونے کے باعث دل میں فکر اور تشویش نے ڈیرے جمالئے تھے ذہن قدرتی طور پر کچھ پریشان سا تھا فرط ادب سے زبان کچھ عرض بھی نہ کرنے پائی تھی حضور ثانی صاحبؒ نے ایک مشفق و مربی کی حیثیت سے بڑی دیر تک معاشی اور معاشرتی حوالے سے بہت سی عمدہ نصیحتیں فرمائیں جو بعد میں زندگی میں بہت کام

Marfat.com

آئیں آپؒ نے بڑی شفقت سے ایک عمدہ مثال دیکر کفایت شعاری کی طرف توجہ دلائی فرمایا: سبزی اور پھل امیر بھی کھاتا ہے غریب بھی جب پھل نیا نیا مارکیٹ میں آتا ہے تو خاصا مہنگا ہوتا ہے۔ امیر لوگ شوق سے نیا پھل سمجھ کر خریدتے ہیں قدرت کا یہ طریق ہے کہ کچھ عرصے بعد اور نئے پھل مارکیٹ میں آجاتے ہیں اور یہ پہلا مہنگا پھل سستا ہو جاتا ہے اگر غریب اس وقت کھالے بلکہ ہر پھل اور سبزی اس وقت کھائے جبکہ وہ عام اور ارزاں ہوں تو سال بھر میں امیر شخص نے جن پھلوں اور سبزیوں کو مہنگے داموں خرید کر استعمال کیا انہی پھلوں اور سبزیوں کو غریب کتنے ہی کم داموں میں خرید کر بھرپور استعمال کرسکتا ہے لیکن ذرا صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔

ذہن میں ایک تاریخی واقعہ یاد آیا۔ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علیؓ بازار سے گزر رہے تھے ایک قصاب نے جو آپ کے مزاج سے واقف تھا عرض کیا امیر المومنین! آج انتہائی عمدہ گوشت موجود ہے جو آپؓ کے ذوق کے عین مطابق ہے آپؓ نے فرمایا جیب میں پیسے نہیں قصاب نے فوراً عرض کیا کہ امیر المومنین پیسوں کی کونسی بات ہے پھر آجائینگے آپؓ نے فرمایا مناسب یہی ہے کہ پہلے پیسے آجائیں تو پھر گوشت کھالینگے۔

اللہ والے اپنے متوسلین کی دنیوی مشکلات پر بھی نگاہ رکھتے ہیں

اور میں اس بار بھی یہی سوچنے لگا کہ اللہ والے، اپنے ملنے والوں کی فقط روحانی تربیت ہی نہیں فرماتے بلکہ روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنے متوسلین کی دنیوی زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے ان کی دنیوی کامیابی کا بھی

Marfat.com

خیال رکھتے ہیں اور میں اپنی خوش بختی پر نازاں ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے سادہ لوح اور ناکارہ شخص کو کتنی عمدہ نسبت روحانی عطا کی ہے اور ایک مرشد کامل سے وابستگی عطا فرمائی ہے۔

وسوسے کا ازالہ

لاہور میں اقامت گزین ہونے کے بعد دوسری بار شرقپور شریف حاضری کا موقع ملا آپ اس بار کچھ علیل تھے اور بیٹھک کے اوپر چوبارے کے صحن میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے ارد گرد زائرین کا ہجوم تھا۔ لوگ آپؒ سے دنیوی امور میں دعا کی درخواستیں کر رہے تھے آپؒ تکیئے کا سہارا لیکر، دست مبارک بارگہ خداوندی میں اٹھا کر ان کے لئے دعا فرما رہے تھے، اچانک میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ دوسروں کے لئے (خاص طور پر بیمار لوگوں کی صحت کے لئے) دعا فرمانے والی عظیم شخصیت خود اپنے لئے دعا کیوں نہیں کر لیتی۔ اللہ کے نیک بندوں پر مصیبت اور پریشانی کیوں آتی ہے؟ انہی خیالات کے تلاطم میں غرق تھا کہ چند لمحوں کے بعد آپؒ نے اجتماعی دعا فرمائی اور لوگوں کو مسجد میں چلے جانے کی تلقین فرمائی۔ بندہ بھی مسجد میں آ گیا اور قرآن حکیم کی تلاوت میں مشغول ہو گیا بفضلہٖ تعالیٰ عربی زبان و ادب سے معمولی سی آگاہی سے فہم قرآن کی استعداد پیدا ہو چکی تھی پہلی آیت کی تلاوت سے ہی وسوسہ دور ہو گیا اور واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو آزمائش اور امتحان کے مراحل سے گزرنا ہوتا ہے اور مصیبت، ابتلا اور پریشانی میں صبر و استقامت سے کام لینا ہوتا ہے اور میں سوچنے لگا کہ اللہ کے نیک بندے دلوں کے وسوسوں سے آگاہ اور ان کے شافی

Marfat.com

روحانی علاج کے لئے کیسے تصرف فرماتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مصیبتوں کی تین قسمیں ہیں ایک مصیبت وہ ہے جو کافر اور نافرمان لوگوں پر آتی ہے یہ دراصل ان کے برے اعمال کی سزا ہوتی ہے جو عذاب کی صورت میں ان پر نازل ہوتی ہے مصیبت کی دوسری صورت وہ ہے جو عام مسلمانوں پر آتی ہے وہ اس اضطراب میں اللہ کو پکارتے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور اس سے ''انابت الی اللہ'' پیدا ہوتی ہے۔ صبر و استقامت کی نعمت نصیب ہوتی ہے اور یہ مصیبت ان کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے ان کے گناہ دھل جاتے ہیں دلوں میں طہارت اور پاکیزگی پیدا ہونے لگتی ہے۔

مصیبت کی تیسری صورت وہ ہے جو اللہ کے نیک بندوں انبیائے کرامؑ کے مقدس گروہ اور اولیاء کرام پر آتی ہے اس ابتلا میں وہ صبر و استقامت اور ایثار کی روشن مثالیں پیش کرتے ہیں اور ''رضوان من اللہ'' کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں اس پر انہیں اجر عظیم عطا ہوتا ہے ان کے روحانی درجات بلند ہوتے ہیں اور انہیں نعمتوں اور سعادتوں سے نوازا جاتا ہے۔

سادہ لوح کی مشفقانہ رہنمائی

ایک دفعہ شرقپور شریف حاضر تھا دیکھا کہ متوسلین میں سے بعض نے اپنے لئے یا کسی اپنے مریض کے لئے نمک یا چینی پر حضور ثانی صاحبؒ سے دم کروایا مجھے بھی خیال آیا اور میں بازار سے تھوڑی سی چینی لے آیا اور حضور ثانی صاحبؒ نے دم کر دیا چونکہ سادہ لوح تھا سادگی کی بناء پر حضور ثانی صاحبؒ سے استفسار کر ڈالا کہ اسے

Marfat.com

استعمال کیسے کرنا ہے؟ آپؒ میری سادگی پر زیرلب مسکرادیئے اور بڑی شفقت سے فرمایا یہ دوانہیں اسے براہ راست یا دودھ پانی وغیرہ میں جس طرح چاہو استعمال کرلیا کرو۔ حضور ثانی صاحبؒ کو علالت سے کچھ افاقہ ہوا تو آپ مسجد تشریف لائے زائرین کا ہجوم تھا لوگ فرط عقیدت سے بڑی گرم جوشی سے دست بوسی کرنے لگے راقم الحروف نے ڈرتے ڈرتے انتہائی نرمی سے آپؒ سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کیا مبادا آپؒ کو علالت کی وجہ سے زحمت نہ ہو۔ آپؒ نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''اس بیلی کی طرح مصافحہ کرو۔ میرے لئے آپؒ کے اس ارشاد میں بھی ایک سبق اور رہنمائی تھی کہ جو کام میں نے محض اتفاقاً انجام دیا تھا وہ اصولی طور پر بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

ایک دفعہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے عرس کا موقع تھا بندہ نے بھی اپنی خدمات پیش کیں حضور ثانی صاحبؒ نے میری ڈیوٹی لنگر شریف روٹیوں والے حجرے میں لگادی میں نے اپنی دنیوی سمجھ کے مطابق روٹیوں کی سوسو کی ڈھیریاں لگانی شروع کردیں تاکہ ضرورت کے مطابق فوری فراہمی ممکن ہوسکے اسی دوران آپ نے یاد فرمایا میں نے عرض کی کہ اتنی روٹیاں تقسیم کے لئے کارکنوں کے حوالے کردی ہیں اور اتنے ہزار باقی موجود ہیں آپ میری ناسمجھی پر زیرلب مسکرائے اور فرمایا:

''گنا نہیں کرتے'' مجھے اپنی کم علمی پر ندامت ہوئی اور سوچنے لگا کہ اللہ کے نیک بندے کتنے متوکل ہوتے ہیں اور کسی چیز کے بکثرت اور وافر ہونے سے یا کسی شئے میں کمی آجانے سے ان کے توکل میں فرق نہیں آتا۔ انہیں اپنے رب کریم پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ وہی ذات کریم حقیقی طور پر مُسبب الاسباب ہے اور جملہ امور کی

Marfat.com

انجام دہی میں وہی اسباب پیدا فرماتا ہے نیز میں نے شدت سے محسوس کیا کہ مجھے قدم قدم پر رہنمائی اور تربیت کی ضرورت ہے۔

دوا میں شفا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے

کچھ عرصہ گزرا تھا کہ حضور ثانی صاحبؒ کی علالت کی خبر سنی چنانچہ لاہور سے شرقپور شریف حاضر ہوا ایک زود اثر اور مقوی دوا آپ کی خدمت میں پیش کی آپ نے ارشاد فرمایا" وہاں رکھ دو "میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی، دیکھا تو بہت سی مختلف ادویات ایک میز پر پڑی تھیں آپؒ نے فرمایا:

''دوائی میں شفا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے''۔

آپ کے ان ارشادات عالیہ کی قدرے سمجھ اس وقت آئی جب ایم اے علوم اسلامیہ اور ایم اے عربی کرنے کے بعد تصوف پر سید مخدوم علی ہجویری المعروف حضور داتا گنج بخشؒ کی عظیم شاہکار کتاب ''کشف المحجوب'' کا مطالعہ کیا اور روحانی زندگی کے اسرار و رموز سے قدرے آگاہی حاصل ہوئی اور معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کس قدر مشکلات اور آزمائشوں سے گزر کر مصائب و آلام کو برداشت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے رضوان کے حصول کے لئے صبر و استقامت اور ثابت قدمی سے جادۂ مستقیم پر گامزن رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی سنت مطہرہ کی کامل پیروی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے ''مجاہدہ نفس'' پر جو وہ اپنے رب کریم سے وابستگی اور قرب کے حصول کے لئے انجام دیتے ہیں خوش ہو کر انہیں روحانی نعمتوں کشف و کرامت اور روحانی تصرف سے نوازتا ہے۔

Marfat.com

نفس پر پہلا قدم رکھنا آسان نہیں

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمدؒ سے ایک دفعہ شرقپور شریف مسجد میاں صاحبؒ میں برسبیل تذکرہ گفتگو ہوئی تو میں نے محض محدود علمی معلومات کی بناء پر یہ کہا کہ انسان پہلا قدم اپنے نفس پر رکھے تو اس کا دوسرا قدم روحانیت کی وادی میں ہوگا تو حضرت صاحبزادہ صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے کہ ''نفس پر پہلا قدم رکھنا کوئی آسان بات ہے!!'' واقعی محض علم اور قال کی دنیا اصل ربانی علم اور حال کی دنیا سے کس قدر مختلف ہے اور مجھے اپنی علمی بے بضاعتی کا احساس ہوا۔

سید مخدوم علی، ہجویری المعروف حضور داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں علم پر بحث کرتے ہوئے اس کی جو اقسام بیان فرمائی ہیں ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے ذہنی اور قلبی روشنی حاصل ہوتی ہے اور حجابات کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔

تفسیر حقانی کے مطالعہ کی تلقین

حضور ثانی صاحبؒ صبح کی نماز کے بعد مسجد حضرت میاں صاحبؒ میں درس قرآن دیا کرتے تھے ایک دفعہ لاہور سے شرقپور شریف حاضری کا موقع نصیب ہوا رات شرقپور شریف میں قیام کیا صبح کی نماز مسجد حضرت میاں صاحبؒ میں ادا کی۔ نماز کے بعد حضور ثانی صاحبؒ نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سلیس اور عام فہم زبان میں قرآن مجید کی چند آیات کی تفسیر و تشریح فرمائی آپ کا خطاب بڑا اثر انگیز تھا درس سے فراغت کے بعد آپ کی خدمت میں دست بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپؒ نے بڑی شفقت سے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''تفسیر حقانی' کا مطالعہ کیا

Marfat.com

کرو کیونکہ ان دنوں بہت سی تفاسیر ایسی آ گئی ہیں جن میں نئے رجحانات (TRENDS) کی جھلک ہے اور تشریح و تعبیر کرنے والے یہ لوگ اصل مفہوم سے ہٹ گئے ہیں۔۔ تفسیر حقانی معتدل و متوازن تفسیر ہے'' اور مجھے آپؒ کے اس ارشاد کی سمجھ اس وقت آئی جب کوئی دس برس بعد میرے استاد گرامی قدر علامہ علاؤ الدین صدیقی مرحوم نے ایک روز مجھے بلا کر نئے تفسیری رجحانات پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنے کی تلقین فرمائی اور ان کی رہنمائی میں میں نے 1971ء میں یہ مقالہ پی ایچ ڈی کے اعزاز کے حصول کے لئے پیش کیا۔

تربیتی نکتہ

اب بفضلہٖ تعالیٰ شرقپور شریف حاضری کا موقع ملنے لگا آپؒ متوسلین کو اکثر مسجد یا دربار شریف جانے کی تلقین فرماتے مجھے اکثر فرماتے کہ مسجد میں چلے جاؤ اور سید عبداللہ شاہؒ کے پاس بیٹھو اس ارشاد میں حکمت کا پہلو بعد میں سمجھ آیا کہ روحانی تربیت مقصود تھی کہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے سے کوئی اچھی نیک اور بھلی بات کان میں پڑ یگی۔ موجودہ نسل میں بے راہ روی اور دین سے دوری کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ بزرگوں کے پاس بیٹھنا پسند نہیں کرتے جس کی بناء پر ان کی دینی اور روحانی تربیت ادھوری یا نا کام رہ جاتی ہے۔

کرامت روحانی تربیت کا ذریعہ

ہمارے ہاں اولیائے کرام کے اکثر تذکرے کرامات سے بھرے ہوئے ہیں۔ (معجزہ اور کرامت سے کیا مراد ہے؟ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ ان کا مقصود کیا ہے

Marfat.com

اس کے لئے راقم الحروف کا تفصیلی مقالہ URANIC CONCEPT OF MIRACLES ملاحظہ فرمائیں) لیکن میری ناچیز رائے میں کرامت کا لفظ اس امر کی طرف واضح اشارہ کررہا ہے کہ یہ وہ اعزاز، انعام، درجہ، رتبہ، نعمت اور روحانی مقام ہے جو من اللہ عطا ہوتا ہے اور اس سے قطعاً مقصود یہ نہیں ہوتا کہ لوگوں کو حیرت میں ڈالا جائے بلکہ اکثر کرامات بے ساختہ ''فضل من اللہ'' سے صادر ہوتی ہیں۔ اولیائے کرام کی زندگی کا ہر لمحہ ہی کرامت ہوتا ہے کیونکہ وہ دین متین پر ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق استقامت اختیار فرماتے ہیں میں نے فقط اپنے مشاہدات کا ذکر کیا ہے جسے اپنی آنکھوں سے دیکھا، محسوس کیا اور متاثر ہوا۔ انہیں پڑھنے والا ان باتوں کو کرامات سے بھی تعبیر کرسکتا ہے لیکن میری رائے قدرے مختلف ہے 40 برس پہلے ایک مجلس میں اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے بارے میں سنا تھا کہ آپ سے کسی شخص نے یہ محیّر العقول واقعہ ذکر کیا کہ فلاں جگہ ریلوے پھاٹک کے قریب ایک مست اپنی روحانی قوت سے چلتی گاڑی کے انجن کو روک دیتا ہے آپؒ نے اس شخص کو کہا کہ اب اگر وہاں جاؤ تو اس مجذوب سے کہنا کہ روحانی قوت سے چلتے انجن کو روکنا مردانگی نہیں مردانگی یہ ہے کہ روحانی قوت سے کسی شخص کی روحانی تربیت کی جائے تاکہ وہ جادۂ مستقیم پر رواں دواں چلنے لگے چنانچہ اس شخص نے وہاں پہنچ کر اس مست سے جب اعلیٰ حضرت کا یہ ارشاد بیان کیا تو اس نے چیخ ماری اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور ایک طرف بھاگ گیا اور پھر وہاں کبھی نظر نہ آیا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کرامت کا مقصد شعبدہ بازی نہیں بلکہ لوگوں کی روحانی تربیت کرنا ہوتا ہے جو ایک ولی کامل، اتباع سنت کے حوالے سے انسانیت کے سب سے بڑے محسن و معلم نبی اکرم ﷺ کی

Marfat.com

نبوت کے چہارگانہ فرائض میں سے ایک اہم فریضہ تزکیہ نفس اور روحانی تربیت کے لئے
انجام دیتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اولیائے کرام کی روحانی عظمت پر اعتماد کی بناء پر
اپنی روحانی تربیت کے حصول کی آرزو پیدا ہو جائے اور اولیائے کاملین سے وابستگی کی بنا
ء پر متوسلین جادۂ مستقیم پر گامزن ہوسکیں ۔ میرے مشاہدے کے مطابق حضور ثانی
صاحبؒ کا یہ بہت بڑا کمال ہے کہ آپؒ نے جلال کے بجائے جمال سے کام لے کر
لوگوں کی روحانی تربیت کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا۔ میں نے خود تو آپؒ سے براہ
راست نہیں سنا لیکن کسی شخص سے میں نے حضور ثانی صاحبؒ کا یہ قول سنا ہے کہ ''تنور
میں گرم تاؤ میں پکنے والی روٹی سے ذرا مٹھے تاؤ میں پکنے والی روٹی بہتر رہتی ہے''۔

Marfat.com

باب چہارم

آپؒ کے معمولات

خُوش بختی اور سعادت کا دور

1950ء سے 1957ء تک کا عرصہ میرے لئے انتہائی خوش بختی اور سعادت کا دور تھا یہی وہ زریں دور ہے جس میں مجھے ایک ولی کامل سے پہلے شرف بیعت اور بعد میں ان کے روحانی فیضان سے مستفیض ہونے کا موقع ملا۔

یہ وہ دور ہے جب آپؒ کی روحانیت کا آفتاب اپنے نصف النہار پر پوری تابانیوں سے جلوہ گر تھا۔ دور دور سے لوگ روحانی تشنگی بجھانے اور آپؒ کے فیض سے شاداب اور سیراب ہونے کیلئے شرقپور شریف کی طرف رخ کر رہے تھے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے فیضان نظر نے حضور ثانی صاحبؒ کو حکمت و بصیرت سے معمور اور روحانی کیف و سرور سے اس قدر سرشار اور بھرپور فرما دیا تھا کہ متوسلین آپؒ کی خدمت میں حاضر ہونا ایک بہت بڑی سعادت اور نعمت تصور کرتے اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے روحانی فیوض و برکات میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جا رہی تھی۔

ایمان افروز مناظر

مجھے مسجد حضرت میاں صاحبؒ میں نماز کے موقع پر نورانی چہروں والے اور متشرع لوگوں کی زیارت کا موقع ملا کبھی جامعہ حضرت میاں صاحبؒ کے پر رونق

Marfat.com

جلسوں میں آپ کے زیر اہتمام علماء ومشائخ کی بصیرت افروز تقاریر سے محظوظ ہوا، کبھی عرس شیر ربانی ؒ کے موقع پر عرس گاہ اور اس کے ارد گرد سراپا اشتیاق لوگوں کے ہجوم کو جو ایک حسین نورانی اور روحانی منظر پیش کرتا تھا دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی عرس گاہ میں مشائخ علمائے کرام مقربین اور صالحین کے اجتماع کا وہ منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے اپنی خوشگوار جھلک دکھاتا ہے کہ عرس گاہ میں تِل دھرنے کو جگہ نہیں عرس گاہ سے باہِر کھڑے ہوئے لوگ ایڑیوں پر کھڑے ہو کر روحانی منظر کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں مولوی غلام محمد ترنم مرحوم کی منفرد انداز میں تقریر، درود تاج کا پرسوز انداز میں پڑھا جانا۔ شجرہ شریف کا پورے اہتمام سے خوش آوازی سے پڑھنا تاکہ حاضرین اور زائرین صحیح تلفظ کے ساتھ اسے نجی محفلوں میں پڑھ سکیں۔ نعت خواں حضرات کا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنا علمائے کرام کا خطاب یہ وہ ناقابلِ فراموش حسین یادیں ہیں جو گزرے ہوئے لمحات کی عظمت کو اب بھی تصور میں اجاگر کرتی ہیں تقاریر اور محافل تو اور بھی سننے اور دیکھنے میں آئیں لیکن عرس مبارک کے موقع پر عرس گاہ میں حضور ثانی صاحبؒ کی سعادتوں اور برکتوں سے معمور بنفس نفیس موجودگی پورے جلسے پر ایک روحانی کیفیت طاری کئے ہوئے ہوتی میری مثال اس اجنبی دیہاتی کی تھی جو بارونق شہر میں اچانک آ کر وہاں کے حسین مناظر سے مسحور اور متعجب ہو رہا ہو اس کے علاوہ حضور ثانی صاحبؒ کے جمعہ کے خطبات کا روح پرور منظر دیکھنے کا موقع نصیب ہوا لوگ ادب سے دوزانو صفوں میں منظم طور پر ہمہ تن گوش ہیں اور حضور ثانی صاحبؒ روحانی جاہ وجلال کے ساتھ ہاتھ میں عصا لئے، قدرے ٹیک لگائے، اپنے پیارے انداز بیان میں موعظت و

Marfat.com

نصیحت وعبرت پر مشتمل خطاب سے حاضرین کو حرارت ایمانی سے سرشار فرما رہے ہیں جمعہ سے فراغت کے بعد ہر شخص متمنی ہے کہ حضور ثانی صاحبؒ سے مصافحہ کا شرف حاصل کرے۔ جب کبھی شرقپور شریف میں رات کو قیام کا موقع ملا تو صبح کی نماز کے بعد آپؒ کے درس قرآن سننے کا شرف حاصل ہوا۔ کبھی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے مزار اقدس پر متوسلین کے ہجوم اور ان کی زیارت کے جذب و شوق سے متاثر ہوا۔ سبحان اللہ کتنے روح پرور اور حسین مناظر تھے جس کے بیان کے لئے الفاظ نہیں ملتے اور کتنے پر کیف اور مسحور کن تھے وہ لمحات جو راقم الحروف کے مشاہدے میں آئے۔ ضرب المثل ہے کہ " شنیدہ کے بود مانند دیدہ " اور یہ بات ہے بھی درست کہ سنی سنائی بات کی نسبت یہ مشاہدہ ہی ہے جو حقیقت کو واضح کرتا ہے لیکن میں سوچتا ہوں کہ مشاہدہ کرنا اور بات ہے لیکن اسے ضبط تحریر میں لانا بالکل الگ بات ہے بہر کیف اپنی علمی بے بضاعتی کے کامل اعتراف کے ساتھ کچھ یادداشتیں قلمبند کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

مسجد میں نماز فجر کے بعد اور عشاء سے قبل درود شریف کا اہتمام صبح کو نماز فجر کی جماعت کے بعد صف پر سفید چادر بچھا دی جاتی اور شمارے (کھجور کی گٹھلیوں پر مشتمل) چادر پر پھیلا دیئے جاتے۔ لوگ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شماروں پر درود شریف پڑھتے۔ شمارے پڑھے جانے پر دعا ہوتی اسی معمول کو عشاء کی نماز کے وقت دہرایا جاتا اور عشاء کی اذان کے بعد جماعت سے پہلے چادر پھیلا دی جاتی اور درود شریف پڑھا جاتا اور جماعت سے تھوڑی دیر قبل دعا ہوتی اور پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کی جاتی۔ مجھے آغاز میں تو یہ شرقپور شریف کے آستانہ عالیہ کا اپنا اختیار

Marfat.com

کردہ دستور معلوم ہوا لیکن بعد میں جب احادیث شریف میں درود شریف کی اہمیت و فضیلت کا مطالعہ کیا تو اس معمول میں سنت رسول ﷺ اور حضور ﷺ کے ارشاد گرامی پر عمل کی عملی صورت منکشف ہوئی اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ لوگ نماز با جماعت میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوتے اور مسجد میں ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بجائے ''عمل صالح'' میں مشغول رہتے اور اس کی برکات سے مستفیض ہو کر ایک روحانی سکون حاصل کرتے۔

حضور ثانی صاحبؒ کا قصبہ سے باہر زرعی اراضی پر تشریف لے جانا

حضور ثانی صاحبؒ کا معمول تھا کہ نماز فجر اور درود شریف کے بعد آپؒ اکثر اپنی زرعی اراضی پر تشریف لیجاتے ایک تو صبح کو فطرت کے حسن میں نکھار ہوتا ہے مطلع تاباں سے عالم بقعہ نور ہوتا ہے اور خورشید کا نور ظہور ایک حسین منظر پیش کرتا ہے پرندوں کے چہچہے گویا ''گویا سبحان تیری قدرت'' کے نغمے الاپ رہے ہوتے ہیں فصلیں گویا زمین سے سیدھی قیام کی حالت میں معبود حقیقی کے حضور اس کی توحید کی دلیل بن کر تسبیح و تہلیل میں مصروف نظر آتی ہیں اس سہانے سماں میں نسیم جانفزا کی سرسراہٹ سے اشجار ایسا منظر پیش کرتے ہیں جیسے ان پر وجد طاری ہو۔

عام لوگ تو کائنات کے ظاہری حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن عارف کامل کی نگاہ بار بار خالق ارض وسماء کی صناعی کی طرف اٹھتی ہے اور بقول حضرت سعدیؒ

ہر گیاہے کہ از زمین روید

وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

Marfat.com

(ہر پودا جو زمین سے اگتا ہے اس کا سیدھا نکلنا اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں) ایک عرب شاعر نے اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وفی کل شیء شاهد

تدل علی انه واحد

(اور ہر شے میں خالق کائنات کی ایک نشانی ہے جو دلالت کر رہی ہے کہ وہ ایک ہے) قرآن حکیم میں اس ارشاد باری پر غور کیجئے۔

صنع اللہ الذی اتقن کل شیء

(یہ اس خالق حقیقی کی کاریگری ہے جس نے ہر شئے کو اِتقان اور کمال عطا فرمایا)

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ صبح کا یہ سماں ایک عارف کامل کے لئے سکون وطمانینت کا ذریعہ اور روحانیت کی بالیدگی اور تازگی کا وسیلہ بنتا ہے آپ کا وہاں تشریف لیجانا دنیوی حوالے سے بھی اراضی کی دیکھ بھال اور نگرانی اور کارکن حضرات کو فعال اور سرگرم رکھنے کا باعث بنتا۔ آپ وہاں تھوڑی دیر ٹھہرتے اور واپس آ جاتے۔

زائرین کو ناشتہ

نماز فجر کے بعد متوسلین قرآن حکیم کی تلاوت، ذکر اذکار، مختصر اوراد و وظائف سے فارغ ہو جاتے تو مسجد میں یا بیٹھک میں ان کے ناشتے کا اہتمام ہوتا گھر میں تو انسان انواع و اقسام کے لذیز کھانے اہتمام سے تیار کرواتا اور ان سے لطف اندوز ہوتا ہے لیکن کتنی لذت ہوتی ان نوالوں میں جو تبرک کے طور پر حضور ثانی صاحبؒ کے دستر خوان سے کھانے کا شرف حاصل ہوتا۔

Marfat.com

پنجگانہ باجماعت نماز کا اہتمام

شیر ربانیؒ کے روحانی انوار وکمالات سے مستفیض ومستنیر حضور ثانی صاحبؒ بھی اتباع سنت کو بے حد ملحوظ رکھتے۔ پانچوں وقت کی نماز مسجد حضرت میاں صاحبؒ میں باجماعت ادا کرنے کا اہتمام فرماتے۔ ظہر، عصر، مغرب کی نمازوں میں جب آپؒ بیٹھک سے روانہ ہوتے تو حیاداری کے اسلامی تقاضوں کے مطابق نیچی نگاہ کئے مسجد کی طرف رواں دواں چلتے چلے جاتے چونکہ دن کا وقت ہوتا لوگ ادب واحترام اور عقیدت سے دورویہ کھڑے ہو جاتے اور سلام پیش کرتے۔ سید مخدوم علی ہجویریؒ نے کشف المحجوب میں مشہور عرب شاعر فرزدق کے اشعار نقل فرمائے ہیں جو انہوں نے حضرت امام زین العابدینؒ کی شان میں کہے تھے ان میں سے ایک شعر علامہ ابن قتیبہ نے اپنی مشہور کتاب الشعر والشعراء میں نادر اشعار میں شمار کیا ہے جو ہمارے مخدوم حضرت ثانی صاحبؒ کی حیاداری پر بھی صادق آتا ہے۔

(یغضِی حیاء و یغضی من مها بتة. فما یکلم الا حین یتبسم ،

ان کی آنکھیں حیا کی وجہ سے جھکی ہوئی ہیں مگر لوگوں نے ان کی ہیبت وجلال کی وجہ سے اپنی آنکھیں جھکا رکھی ہیں۔ کسی کو بات کرنے کی جرات ہی نہیں ہوتی سوائے اس وقت کے جب آپ تبسم فرما رہے ہوں۔

حضور ثانی صاحبؒ نگاہ نیچی رکھتے لیکن آپ کی ہیبت رُعب ودبدبہ اور جاہ و جلال کا یہ عالم تھا کہ لوگ تعظیماً آپ کے لئے نگاہیں جھکائے ہوتے آپؒ کا معمول تھا کہ اگر نماز سے قبل کچھ وقت ہوتا تو آپؒ سیدھے حجرے میں تشریف لیجاتے آپ

Marfat.com

پاپوش مبارک اور عصا مسجد کے مختصر برآمدے میں حجرے سے متصل کونے میں رکھ دیتے اور جماعت سے تھوڑی دیر قبل مسجد میں تشریف لاتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے۔

نمازی حضرات آپؒ کے ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے پورے نظم وضبط کے ساتھ مسجد میں صف باندھے بیٹھے ہوتے۔ متشرع لوگ اگلی صفوں میں اور نوجوان بے ریش حضرات پچھلی صفوں میں ازخود بیٹھ جاتے کیونکہ انھیں حضور ثانی صاحبؒ کی اس بارے میں تلقین اور ارشاد و معمول کا علم ہوتا تھا۔

مراقبے کا معمول

نماز سے فراغت کے بعد آپؒ حجرے میں تشریف لے آتے جن احباب نے ملنا ہوتا اور جن لوگوں نے شرف بیعت حاصل کرنا ہوتا وہ حجرے میں آجاتے آپ کا معمول تھا کہ کچھ وقت مراقبہ فرماتے آپؒ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہمیشہ دوزانو بیٹھتے بعض دفعہ مجلس طویل بھی ہوجاتی تو بھی گھٹنوں دوزانو بیٹھتے۔

مراقبہ دراصل روحانی فیض پہنچانے اور حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے مرشد کامل اپنے سینے میں موجزن روحانی انوار کو متوسلین کے سینوں میں منعکس کرتا ہے اور مراقبے کے بعد عبادت میں لذت وحلاوت محسوس ہونے لگتی ہے مراقبے کے ان لمحات میں کس قدر سوز وگداز اور روحانی لذت وحلاوت ہوتی ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فانی دنیا نگاہوں میں ہیچ ہوتی جارہی ہے اور آخرت کی طرف توجہ مبذول ہورہی ہے مراقبے کے دوران کامل سکوت ہوتا سانس

Marfat.com

میں خوشگواری پیدا ہونے لگتی دل کو سکون اور اطمینان کی دولت ملنے لگتی تھوڑی دیر کے بعد آپؒ سر اٹھاتے ۔ دعا ہوتی جس نے بیعت ہونا ہوتا آگے بڑھ کر آپؒ کے قریب بیٹھ جاتا اور شرف بیعت حاصل کرتا آپؒ بیعت کرنے والوں سے گناہوں سے توبہ کے بعد اسمائے حسنیٰ میں سے کسی اسم پاک کا ذکر، درود شریف، نماز پنج گانہ کی پابندی، مسجد کے آداب وغیرہ پر مشتمل مختصر تلقین فرماتے اور دعا فرماتے آخر میں باقی حضرات اپنا اپنا مدعا پیش کر کے دعا کرواتے اور یوں یہ مجلس جاری رہتی مجھے بھی اسی قسم کی ایک مجلس میں شرف بیعت حاصل ہوا۔

حضور ثانی صاحبؒ کے طریق بیعت کی اہمیت

قرآن حکیم میں توبہ کی اہمیت اور اس کے طریق کار کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔

ارشاد باری ہے:

انّما التوبة على اللّٰه للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريبٍ فاولئك يتوب اللّٰه عليهم و كان اللّٰه عليماً حكيماً ○ وليست التوبة للذين يعملون السيّئٰت حتّٰى اذا حضر احدهم الموتُ قال انى تبت الئٰن ولا الذين يموتون وهم كفار اولئيك اعتدنالهم عذاباً اليماً.

(النساء: ١٦.١٨)

ترجمہ: نفسانی خواہشات کی پیروی سے انسان بری طرح گناہ کی وادی میں بڑھتا چلا جاتا ہے توبہ یہ ہے کہ انسان اصل راہ کی طرف رجوع کرے یعنی اصل راستے پر جہاں سے وہ بدی کی طرف چلا تھا واپس آ جائے۔ توبہ کی معروف شرائط یہ ہیں:

Marfat.com

۱۔ ندامت

۲۔ گناہ سے فوری باز آجانا

۳۔ پختہ ارادہ کرنا کہ آئندہ یہ گناہ سرزد نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حضور شرمسار اور نادم ہونا۔ یہ نہیں کہ گناہ کرتا چلا جائے اور یہ سمجھے کہ موت سے پہلے توبہ کرلوں گا۔ موت تو ناگہانی اور اچانک آتی ہے اس لئے چاہیے فوری سچی توبہ کرنے کی کوشش کرے ورنہ مرتے وقت اگر توبہ کرنے بھی لگے تو ایسی توبہ قابل قبول نہیں ہوتی۔ فرعون نے غرق ہوتے وقت ایمان لانے کا اعلان کیا تھا لہذا موت دیکھ کر توبہ کرنا یا کفر کی حالت میں مرنا دونوں کا انجام دردناک عذاب ہے۔ گویا توبہ ایک تجدید عہد کی صورت ہے کہ انسان آئندہ زندگی نیکی کی روش پر گزارے گا۔ حضور ثانی صاحبؒ بیعت ہونے والوں سے سب سے پہلے گناہوں پر توبہ کرواتے تھے تاکہ مرید اب نیکی کی شاہراہ پر رواں دواں بڑھتا چلا جائے۔

اسماء حسنیٰ کے بارے میں ارشاد باری ہے

وللہ الاسماء الحسنٰی فادعوابھا

(اور اللہ تعالیٰ کے بڑے اچھے اچھے نام ہیں پس ان ناموں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو)۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء تو بے شمار ہیں جن میں سے زیادہ مشہور ننانوے ہیں۔ ان میں سے ہر نام انتہائی برکتوں اور سعادتوں کا حامل ہے درود شریف کی فضیلت واہمیت محتاج بیان نہیں۔ نماز کو ارکان اسلام میں اولین درجہ حاصل ہے گویا آپ کے طریق بیعت میں شریعت مطہرہ کا مختصر نصاب تلقین فرمایا جاتا جو بیعت ہونے والے کی

Marfat.com

زندگی میں دینی ذوق وشوق پیدا کر دیتا۔

حضور ثانی صاحبؒ نے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ''یا کریم'' پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے متعلق ایک مجلس میں سنا کہ آپ سفر کے دوران ایک درخت کے پاس کھڑے ہو گئے اور کافی دیر توجہ مرکوز رکھی احباب نے بعد میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ درخت اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کا ذکر کر رہا تھا۔ میں اس کے ذکر سے لطف اندوز ہو رہا تھا دوبارہ سوال پر آپ نے جواباً فرمایا یہ درخت ''یا رحیم'' کے پاک نام سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا تھا قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے:

ان من شیءٍ الایسبح بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم

(کائنات کی ہر شئے اللہ کی تسبیح اور حمد وثناء میں مصروف ہے لیکن تم اس کے ذکر کو سمجھتے نہیں)

لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ وہ اپنے اولیائے کاملین کو درختوں کا ذکر سننے کی قوت عطا فرماتا ہے۔

(میرے چھوٹے بھائی نذیر احمد صدیقی نے مجھے بتایا کہ حضور ثانی صاحبؒ نے اسے بھی ''یا کریم'' کا اسم باری ورد کے لئے تلقین فرمایا تھا)

اللہ تعالیٰ جلشانہ نے خود اپنے حبیب کریم ﷺ کو اپنے اسم پاک کے ذکر کی تلقین فرمائی سورۃ مزمل جو حضور اکرم ﷺ کی رات کی عبادت کی جیتی جاگتی تصویر ہے اس میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان لک فی النهار سبحاً طویلاً۔ واذکر اسم ربک وتبتل الیه تبتیلاً۔

(گویا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ناموں کا ذکر کرنا برکت کے دروازے کھول دیتا

Marfat.com

ہے اور اللہ کی رحمت رم جھم برسنا شروع ہو جاتی ہے)۔

حضور ثانی صاحبؒ ہر مرید کو اللہ تعالیٰ کا اسم پاک ورد کرنے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

درود شریف کی فضیلت محتاج بیان نہیں یہ وہ عمل ہے جس میں خود ذات باری اور فرشتے بھی فرزندان توحید کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یٰا یھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً.

حدیث شریف کی کتابیں درود شریف کے فضائل سے معمور ہیں حضور ثانی صاحبؒ مرید کی ہمت اور استطاعت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسے درود شریف کی تعداد تلقین فرماتے ارکان اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ فقط اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم میں بکثرت نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضور ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے" الصلوٰۃ عماد الدین "اس لئے حضور ثانی صاحبؒ خود بھی نماز پنجگانہ کا بیحد اہتمام فرماتے اور مریدین کو بھی نماز کی پابندی کی تلقین فرماتے۔ مسجد کی روحانی، معاشرتی، سیاسی، تعلیمی و تربیتی اور ملی اہمیت محتاج بیان نہیں حضور ثانی صاحبؒ مسجد کی عظمت اور تکریم کے حوالے سے سنت نبوی کے مطابق مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کے آداب کو ملحوظ رکھنے کی تاکید فرماتے۔

Marfat.com

مراقبہ کی مجالس

مراقبے کی خصوصی مجلس مغرب سے عشاء کے درمیان ہوتی ۔ مجھے یاد ہے کہ بعض دفعہ گرمی کے ایام میں نماز مغرب کے بعد مسجد کی چھت پر آپ مراقبہ فرماتے اور لوگ اس میں بڑی عقیدت واحترام سے شامل ہوتے مراقبے کا یہ سلسلہ بیٹھک میں بھی جاری رہتا نمازوں کے اوقات کے علاوہ آپ بیٹھک میں تشریف فرما ہوتے اور متوسلین وزائرین وہیں آپؒ سے شرف ملاقات حاصل کرتے۔

بسم اللہ کثرت سے پڑھنے کی تلقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فضیلت قرآن وسنت دونوں میں واضح طور پر ثابت ہے اس کی اہمیت محتاج تعارف نہیں ۔ حضور ثانی صاحبؒ سنت نبوی کو ملحوظ رکھتے ہوئے متوسلین کو بسم اللہ کثرت سے پڑھنے کی تاکید فرماتے آپؒ کا یہ ارشاد دراصل حضور ﷺ کے ارشاد کی ترجمانی کر رہا ہوتا کہ ہر کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ راقم الحروف کو ایک دفعہ فرمایا" بسم اللہ کثرت سے پڑھا کرو یہ خیالات کو پاکیزہ رکھتی ہے" ۔

کھانے کے آداب کو ملحوظ رکھنا

حضور ﷺ کا ارشاد ہے" بسم اللہ و کل یمینک و مما یلیک (کھانے کا آغاز بسم اللہ سے کرو دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ) میں نے کھانے کے نبوی آداب پر عمل شرقپور شریف میں دیکھا۔ آپؒ خود لنگر کی تقسیم کے وقت موجود ہوتے ۔ دستر خوان دور تک بچھا دیا جاتا اور دونوں طرف زائرین بیٹھ

Marfat.com

جاتے۔ دایاں گھٹنا کھڑا کر کے ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھ کر لنگر کا آغاز ہوتا اور کھانے کے بعد دعا ہوتی کھانے کے دوران سکوت ہوتا اور لوگ ادھر ادھر کی باتوں میں ہرگز مشغول نہ ہوتے دعا کے بعد دسترخوان سمیٹ لیا جاتا بعد میں آنے والوں کے لئے دسترخوان کا الگ انتظام کر دیا جاتا۔

خطبات جمعہ کی حکمت

مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں کہ فقط اسلام ہی دین حق ہے اور دین فطرت جس نے فطرت کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے اجتماعی شعور پیدا کرنے کے لئے اجتماعی عبادت کا حکم دیا ہے ہفتہ بھر نماز پنجگانہ با جماعت ادا کرنا اور ہر ہفتے جمعہ کو جو سید الایام ہے جمعہ کی نماز ادا کرنا جس میں پورا شہر یا کثرت سے محلے کے لوگ شامل ہوں اسی طرح عیدین جس میں مسلمانوں کی شان وسطوت ان کے عظیم اجتماع سے نظر آئے جو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا نقشہ پیش کر رہا ہو۔

آپ کے خطبات جمعہ کی اہمیت

حضور ثانی صاحبؒ جمعہ کی اس فضلیت واہمیت سے بخوبی آگاہ تھے لہذا آپؒ نماز جمعہ کو بڑے اہتمام سے ادا فرماتے۔ جمعہ محض تقریر کی لذت لفظوں کے اتار چڑھاؤ اور لوگوں کی تفریح کا سامان نہ ہوتا بلکہ حضور ثانی صاحبؒ کے خطبے ہمیشہ با مقصد اور اصلاح معاشرہ کے لئے ہوتے جن میں دین کے اہم پہلو خاص طور پر عبادات اور معاملات زیر بحث آتے۔

Marfat.com

عبادات

عبادات میں بنیادی اور مرکزی نقطہ تزکیہ نفس ضبط نفس اور معرفت نفس ہوتا اخلاص اور حسن نیت کے بغیر عبادت میں حلاوت اور لذت پیدا نہیں ہوتی اور اخلاص کی یہ دولت اولیاء اللہ کے فیضان صحبت سے حاصل ہوتی ہے آپؒ ارکان اسلام بالخصوص نماز پنجگانہ کی اہمیت بیان فرماتے جو ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق مومن کے لئے معراج، دین کا ستون مومن کی پہچان اور جنت کی کنجی ہے اور جیسے خداوند قدوس نے مومن کے لئے **فحشا و منکر** اور سرکشی سے بچنے کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔

دنیوی اور اُخروی زندگی کا فرق و امتیاز

آپؒ فانی دنیا کی ناپائیداری کا ذکر فرماتے ہوئے دنیا کی چمک دمک اور مال و دولت کی کثرت کے لئے حریص اور لالچی ہونے سے بچنے کی تلقین فرماتے آپ کا ارشاد ہے کہ رزق حلال اگرچہ تھوڑا بھی ہو تب بھی اس میں برکت ہوتی ہے اور انسانی زندگی پر اس کے دوررس اثرات واقع ہوتے ہیں۔

سُود کی مذمت

بعض دفعہ رزق حلال کے موضوع سے پیوستہ سود کی مذمت فرماتے اور کہتے کہ ہمارے بہت سے لوگ سود کی لعنت میں بری طرح گرفتار ہیں حالانکہ قرآن حکیم نے سود کے لین دین کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ قرار دیا ہے اور حضور ﷺ کے ارشادات میں بھی اس کی مذمت کثرت سے آئی ہے ارشاد بار ہے۔

الذین یا کلون الربوا لا یقومون الا کمایقوم الذی یتخبطه

Marfat.com

الشيطٰن من المس ذلك بانهم قالوا انما البيع مثل الربوا واحل الله البيع و حرم الربوا فمن جائه موعظة من ربه فانتھٰی فله ماسلف وامره الی الله ومن عاد فاولئك اصحب النار هم فيها خلدون يمحق الله الربوا و يربی الصدقت و الله لا يحب كل كفار اثيم ان الذين امنوا و عملوا الصلحت واقاموا الصلوة واتوا الزكوٰة لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون يا يها الذين آمنوا اتقوا الله و ذروا مابقي من الربوا ان كنتم مومنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلكم رءُوس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون۔

(البقرة: ۲۷۹۔۲۷۵)

ترجمہ: ''جولوگ کھایا کرتے ہیں سود وہ نہیں کھڑے ہونگے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے وہ جسے پاگل بنادیا شیطان نے چھوکر یہ حالت اس لئے ہوگی۔ کہ وہ کہا کرتے تھے کہ سودخوری بھی سوداگری کی مانند ہے حالانکہ حلال فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجارت کواور حرام کیا سود کو پس جس کے پاس آئی نصیحت اپنے رب کی طرف سے تو وہ (سود سے) رک گیا تو جائز ہے اس کے لئے جوگزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو شخص پھر سود کھانے لگےتو وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کواور بڑھاتا ہے خیرات کواور اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہرناشکرے گناہ گار کو بے شک جولوگ ایمان لائے اور کرتے رہے اچھے عمل اور صحیح صحیح ادا کرتے رہے نماز کواور دیتے رہے زکوۃ کوان کے لئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس نہ کوئی خوف ہے انہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے اے ایمان والو! ڈرواللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود سے اگر تم

Marfat.com

(سچے دل سے) ایمان دار ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اعلان جنگ سن لو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہیں (مل جائیں گے) اصل مال نہ تم ظلم کیا کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

معاملات

اس میں حقوق العباد کی اہمیت کا ذکر ہوتا۔ والدین اساتذہ بزرگوں اور بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت، معاملات میں صفائی، وعدہ کو پورا کرنا اور ایک دوسرے سے حسن سلوک اور فراخدلی سے پیش آنا اور ناداروں کی امداد واعانت کرنے کی تلقین فرماتے۔ حضور ثانی صاحبؒ نے اپنی پاکیزہ زندگی میں خود بھی عبادات میں اخلاص کے ساتھ ساتھ معاملات میں بھی ہمیشہ اخلاص سے کام لیا اور ناداروں اور محتاجوں کی اعانت فرمائی، رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئے بھلا وہ عظیم ہستی جو سب کے لئے مرکز مہر و شفقت ہو اپنے عزیز و اقارب سے حسن سلوک کو کس طرح نظر انداز کر سکتی ہے۔

آپؒ کے خطبے کا اسلوب

آپؒ کے خطبے اور وعظ کا اسلوب اور تقریر کا انداز بڑا پُر اثر ہوتا۔ ہر بات اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی محبت میں ڈوبی ہوئی ہوتی سوز و گداز سے بھرپور تقریر سامعین پر رقت طاری کر دیتی محض الفاظ نہ ہوتے جیسا کہ جگر مراد آبادی نے بڑا پیارا شعر کہا ہے ؎

واعظ کا ہر ارشاد بجا تقریر بہت دلچسپ مگر
آنکھوں میں سرور عشق نہیں چہرے پہ یقین کا نور نہیں

Marfat.com

حضور ثانی صاحبؒ کے وعظ کا انداز بھی منفرد تھا۔ آپؒ کی ہر بات دل کی گہرائیوں سے نکلتی اور روح کی گہرائیوں میں اتر جاتی آپؒ کا خطبہ انتہائی پر تاثیر ہوتا بڑے سلیس، عام فہم لیکن فیض روحانی سے معمور انداز میں آپؒ لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے بعض لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی۔ جمعہ کے بعد اجتماعی دعا بھی بڑی اثر انگیز ہوتی اور لوگوں کے آمین کہنے کی آواز گویا اس امر کی عکاسی کر رہی ہوتی کہ وہ دل کی گہرائیوں سے دعا کے قبول ہونے کے آرزومند ہیں۔

خطبات جمعہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ لوگ دور دراز علاقوں سے شریک ہوتے تھے اور ان میں پڑھے لکھے، تعلیم یافتہ اور دیہات کے ہر طبقے کے لوگ شامل ہوتے تھے شہر کے وہ لوگ جو صبح کی نماز میں باقاعدہ شریک ہوتے تھے ان کی اصلاح و تربیت کے لئے آپؒ نے درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا جو زیادہ طویل نہ ہوتا لیکن مختصر اور جامع انداز میں قرآن حکیم کی تشریح و تفسیر پر مشتمل ہوتا راقم الحروف کو بھی چند بار اس میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی اور آپؒ نے مجھے تفسیر حقانی کو زیر مطالعہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

علمی و دینی تقریبات

جامعہ حضرت میاں صاحبؒ میں اکثر ایسی علمی تقریبات منعقد ہوتیں جن میں جید علمائے کرام اپنی بصیرت افروز تقاریر سے بزرگوں اور سلف صالحین کے حالات و واقعات، دین متین پر ان کی استقامت، ان کے عقائد حقہ اور ان کے عظیم کردار پر روشنی ڈالتے۔ اگر چہ فقط ایک دو دفعہ ان تقریبات میں شریک ہونے کا موقع ملا مگر خوب محظوظ ہوا۔

Marfat.com

سالانہ عرس شیر ربانیؒ کا اہتمام

۱۹۲۸ء میں اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا وصال ہوا تھا۔ حضور ثانی صاحبؒ ہر سال اپنے مرشد کامل کا عرس بڑے اہتمام سے مناتے۔ ربیع الاول کی یکم سے عرس کا آغاز ہوتا اور لوگ جمع ہوتے رہتے۔ ۲ ربیع الاول کی رات سے ۳ ربیع الاول کی ظہر تک عرس کی تقریبات اپنے عروج پر ہوتیں لوگ جوق در جوق بسوں سے اتر کر شہر سے عرس گاہ (چھپر شریف) کا رخ کر رہے ہوتے کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی اور کامل سکوت ہوتا کچھ لوگ چھوٹی مسجد میں نمازیں ادا کر رہے ہوتے اور کچھ لوگ مزار شریف پر حاضری دے رہے ہوتے۔

عرس کی ایک یادگار خصوصیت یہ تھی کہ زائرین کو یہ تلقین کی جاتی کہ وہ فقط لنگر سے کھانا کھائیں حضور ثانی صاحبؒ کے ارشاد پر بار بار اس کا اعلان ہوتا۔ حضور ثانی صاحبؒ کی تلقین کا یہ عظیم اثر تھا کہ عرس کا تقدس بحال رہا اور دکانوں کا سلسلہ شروع نہ ہوا ورنہ تاجر حضرات تو اسے میلہ بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ عرس کے اختتام پر حضور ثانی صاحبؒ کسی ایک حجرے میں تشریف رکھتے وگ اپنے اپنے علاقوں اور شہروں کو جانے کے لئے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوتے اور واپس جانے کی اجازت کی رخواست کرتے اور تبرک (جو شیرینی پر مشتمل ہوتا) لیکر روحانی سکون کے ساتھ ماداں وفرحاں اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے۔

Marfat.com

باب پنجم

آپؒ کے اوصاف ومحاسن

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے انسان کو احسن تقویم میں اور فطرت سلیمہ پر پیدا فرمایا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اچھا انسانی اور معاشرتی ماحول انسان کو فطرت سلیمہ کے محاسن پر قائم رکھتا ہے اور اس کے کردار کی عظمت کو نمایاں کرتا ہے جبکہ بگڑا ہوا ماحول انسان کی فطرت سلیمہ کو مسخ کر کے اسے بگاڑ دیتا ہے مولانا روم نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ صحبت صالح ترُا صالح کند
محبت طالح ترا طالح کند

حضور ثانی لاثانیؒ نے ایک دینی ماحول میں شعور کی آنکھ کھولی تھی پھر شیر ربانیؒ کی نظر کیمیا اثر نے بھی آپؒ کے من کی دنیا بدل ڈالی بقول علامہ اقبال

؎ ''من کی دنیا کیف ومستی جذب وشوق''

اس روحانی فیضان نے آپؒ کے اوصاف ومحاسن کو چار چاند لگا دیئے۔ایک ولی کامل کے محاسن اور اوصاف کو الفاظ کے پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا تاہم الفاظ کردار کی عظمت کو سمجھنے میں معاون ضرور ہوتے ہیں لہذا آپؒ کے چند اوصاف محاسن کا ذکر کیا جاتا ہے

Marfat.com

سادگی

سادگی بظاہر ایک سادہ سا لفظ معلوم ہوتا ہے لیکن صاحب بصیرت لوگوں سے یہ مخفی نہیں کہ سادگی کا حسن بے ریا، نمود ونمائش کے مصنوعی حسن سے کہیں زیادہ آب وتاب کا حامل ہوتا ہے۔ کسی مغربی دانشور نے سادگی کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ اس نے سادگی کی صفت سے خود متصف ہونے کی شدید آرزو کا اظہار کیا ہے۔ کسی اُردو شاعر نے سادگی کے بارے میں کہا ہے:

میں سادہ ہوں تو کیا ہے سادگی ہی عین فطرت ہے
ہزاروں رنگ مر مٹتے ہیں اک سادہ حقیقت پر
بناوٹ کفر ہے اور سادگی نور خدا وندی
نمازِ عشق بھاری ہے دکھاوے کی عبادت پر

حضرت محمد ﷺ کی سادہ زندگی کے سلسلے میں ایک انگریز دانشور BOSWORTH SMITH کا ایک طویل اور معانی سے لبریز اقتباس قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

" Head of the state as well as of the church he was Caesor and pope in one, but he was pope without pope's pretensions, Caesor without the regions of Caesor. Without a standing army, without a body guard, without a palace, without a fix revenue, if ever any man had the right to say that he ruled by the right divine, it

Marfat.com

was Muhammad, for he had all the power without its instruments and without its supports. He rose superior to the title and ceremonies, the solemn trifling and the proud humility of court etiquette. To hereditary kings, to princes born in the purple, these things are naturally enough as the breath of life, but those who ought to have known better, even self-made rulers, and those the formost in the files of time a Caesor, a Cromewell a Napoleon have unable to resist their tinsel attractions. Muhammad was content with the reality, he cared not for the dressings of power, THE SIMPLICITY OF HIS PRIVATE LIFE WAS IN KEEPING WITH HIS PUBLIC LIFE, GOD SAYS, AL-BUKHARI OFFERED HIM THE KEYS OF THE TREASURES THE EARTH, BUT HE WOULD NOT ACCEPT THEM MUHAMMAD AND MUHAMMADANISM _ _ BY BOSWORTH SMITH.

گویا اس انگریز دانشور نے اعتراف کیا ہے کہ محمد عربی ﷺ بیک وقت روحانی قائد بھی تھے اور سیاسی حکمران بھی لیکن نہ تو دنیا کے روحانی قائدین (پوپ وغیرہ) کی طرح ان میں زرق برق لباس کی سج دھج کا شائبہ تھا اور نہ ہی وہ دنیوی بادشاہوں اور حکمرانوں کی طرح حفاظتی فوج یا باڈی گارڈ رکھتے تھے اور نہ اپنی شان وسطوت کے اظہار کیلیے کسی محل یا خزانے سے ایک مختص بھاری رقم لینے کے روادار تھے اگر کسی

Marfat.com

نے محض اللہ کی رضا کیلئے حکومت کی تو وہ فقط محمد ﷺ تھے۔ ان کے پاس قوت تھی لیکن ظاہری آلات حرب اور فوج کی قوت نہ تھی۔ وہ حکومتی ساز و سامان اور رعب و دبدبے کے جملہ مظاہر سے کہیں بالاتر عظمت و ہیبت کے مالک تھے۔ دنیا کے مشہور حکمرانوں سیزر، کرامویل اور نپولین کی طرح انہیں شاہی طمطراق اور نمود و نمائش کی قطعاً ضرورت نہ تھی بلکہ وہ اصل حقیقت پر قناعت پسند تھے ان کی گھریلو اور ذاتی زندگی اور ان کی بحیثیت حکمران سیاسی زندگی دونوں سادگی کا مرقع تھیں۔ امام بخاریؒ نے کتنی عمدہ اور اعلیٰ بات کی نشاندہی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دنیا کے خزانوں کی چابیوں کی پیش کش فرمائی لیکن حضور ﷺ نے انہیں قبول نہ فرمایا''۔

آپ نے مذکورہ بالا دانشور کے قول کے مفہوم کو ملاحظہ فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ کی تصنعات اور تکلفات سے پاک سادگی کو کس خوبصورتی سے پیش کیا ہے حضور ﷺ تو حقیقت میں اس سے بھی کہیں بڑھ کر عظیم تھے وہ اس جہاں رنگ و بو کی چند پرکشش چیزوں کی رعنائیوں پر کیوں اکتفا فرماتے جن کیلئے لواء حمد مقام محمود حوض کوثر اور نہ معلوم کون کونسی نعمتیں اور اعزازات منتظر ہوں۔

قبلہ حضور ثانی صاحبؒ عظمت و شہرت کے اوج کمال پر تھے لیکن اتباع سنت سے گہرا شغف تھا اور اپنے آقا و مولا ﷺ کی پیروی میں آپؒ نے سادگی کو اپنایا حضور ثانی صاحبؒ اکثر سفید لباس پہنتے، چادر اور بند گلے کی قمیض کے اوپر واسکٹ (صدری) ہوتی۔ خطبے کے وقت عبا اور جبہ زیب تن فرماتے سادہ اور پاکیزہ لباس میں آپؒ کی شخصیت بڑی خوبصورت اور محبوب محسوس ہوتی حضور ثانی صاحبؒ نے اپنی پوری زندگی سادگی سے بسر فرمائی۔ لباس میں سادگی غذا میں سادگی، گفتگو میں سادگی،

Marfat.com

رہن سہن اور معاشرتی زندگی میں سادگی مجلسی زندگی میں سادگی۔ غرض تصنع اور تکلف کا آپؐ کی زندگی میں شائبہ تک نہ تھا۔

توکّل

یعنی خاص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور ہر کام میں اسی سے استعانت اور مدد مانگنا خود حضور اکرم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں تبلیغی مشن میں جو مشکلات پیش آ رہی تھیں اللہ کریم نے آپ کو تشفی دیتے ہوئے فرمایا:

رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلاً.

ترجمہ: (میرے محبوب، تیرا رب مشرق ومغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بس اسی پر توکل کرو اور اسی کو اپنا کارساز بنائے رکھو)۔

اگر خالق کائنات، مالک کائنات، رب کائنات خود اپنے بندے کو فرمائے کہ بندہ اسے ہی اپنا وکیل اور کارساز بنائے تو بندے کی اس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے بقول جسٹس پیر کرم شاہ الازہری مرحوم:

"جب ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے، ہر کام اسکی مرضی سے طے پاتا ہے وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے اسی کو اپنا کارساز بنالو اپنے سارے کام، سارے احوال، اپنی ساری ضرورتیں اسی کے سپرد کردو اور یقین رکھو کہ وہ کارسازی فرمائے گا اور دین ودنیا میں سچی کامیابی تمہیں نصیب ہوگی۔

(ضیاء القرآن، جلد پنجم ص ۴۰۶)

یہی وہ فلسفہ اور حکمت ہے جو توکل میں مضمر ہے کہ اپنے سچے رب کو کارساز

Marfat.com

بنا کر انسان اپنے خطرات، خدشات اور تفکرات سے ایک طرح محفوظ ہو جاتا ہے آج کے دور میں نفسیاتی امراض توکل کی کمی کے نتیجے میں ابھرے ہیں Tension (اضطراب و بے چینی Depression (آزردگی) Anxiety (تشویش و پریشانی) اور Frustration (یاسیت وقنوطیت) یہ سب عدم توکل کے ثمرات ہیں متوکل شخص جس کا خالص بھروسہ اپنے اللہ پر ہوتا ہے وہ ان امراض اور پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

حضور ثانی صاحبؒ میں اپنے رسول معظم ﷺ کی سنت کے اتباع اور شیر ربانیؒ کے فیضان تربیت سے توکل کا وصف بہت نمایاں تھا عرس کے موقع پر جب ہزاروں وابستگان عقیدت کیلئے لنگر کا انتظام کرنا ہوتا تو آپؒ پر تفکر یا پریشانی کی جھلک تک نظر نہ آتی بعض دفعہ احباب پریشانی کے عالم میں آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے کہ حضور آٹا ختم ہونے والا ہے آپ انہیں اطمینان دلاتے اور بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑی دیر میں آٹے کی فراہمی فراوانی سے ہو جاتی ایک دفعہ راقم الحروف کراچی سے آیا معمولی سی رقم ہدیے کے طور پر لنگر میں آٹے کیلئے پیش کی قریب ہی حاجی اسماعیل مرحوم تشریف رکھتے تھے انہوں نے عرض کی حضور آٹا تو بہت کافی مقدار میں ہے اجازت ہو تو گھی خرید کر لیں' آپؒ نے فرمایا نہیں اس سے آٹا ہی خریدیں میرے لئے گویا اس میں توکل کی ایک روحانی تربیت مضمر تھی زندگی کے دیگر معمولات میں بھی آپؒ کا یہ وصف اس قدر تابناک تھا کہ احباب اپنی مجلسوں میں اسے آپؒ کی کرامت کے طور پر ذکر کرتے۔

Marfat.com

مرکز مہر وشفقت

حضور ثانی صاحبؒ ہر شخص سے بڑی شفقت سے پیش آتے کوئی دکھی جب اپنی دکھ بھری داستان غم سناتا تو آپؒ پوری توجہ سے سنتے اور اسے صبر کی تلقین کے ساتھ مناسب مشورہ دیتے اور اس کیلئے دعا بھی فرماتے یہاں ایک بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ شرقپور شریف میں مختلف زائرین سے جب ملاقات ہوتی تو ہر شخص یہی کہتا کہ حضور ثانی صاحبؒ کو مجھ سے بڑی شفقت تھی میرے چھوٹے بھائی نذیر احمد صدیقی نے بتایا کہ ''حضور ثانی لاثانی مجھے ڈھاکہ (سابق مشرقی پاکستان) عنایت نامہ ارسال فرماتے اور ایسا محسوس ہوتا گویا حضورؒ کی تمام محبتیں میرے ہی لئے مختص ہیں جملہ زائرین اور آپؒ سے ملنے والوں کا یہ کہنا کہ حضور ثانی صاحبؒ کو مجھ سے بڑی شفقت تھی درست بھی تھا کیونکہ آپ مرکز مہر وشفقت تھے ہر شخص کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے چنانچہ ملنے والا یہی سمجھتا کہ آپؒ نے مجھ سے خصوصی شفقت بھرا سلوک کیا ہے حقیقت میں آپؒ کی مثال اس آفتاب روحانیت کی تھی جس کی شعاعیں اور کرنیں بیک وقت جملہ موجودات ومحسوسات پر ضیا پاشی کر رہی ہوں۔

ایک دفعہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم، جن سے میرے دوستانہ مراسم تھے میرے کراچی قیام کے دوران حضور ثانی صاحبؒ کی شفقت، عنایت اور نوازشات کا ذکر کرنے لگے کہ مجھے حضور ثانی صاحبؒ سے خصوصی فیوض اور برکات حاصل ہوئیں اور حقیقت بھی یہی تھی کہ حضور ثانی صاحبؒ کے فیضان نظر سے ان کی تقریر بڑی مسحور کن تھی میں انہیں Three in one یعنی تین خوبیوں کا حسین امتزاج کہا کرتا وہ

Marfat.com

قرآن حکیم بڑے پیارے اور دلنشیں انداز میں پڑھتے نعت میں تو انہیں دسترس شروع سے ہی حاصل تھی اور تقریر کی لذت کو مذکورہ بالا دو خوبیاں اور بھی دوبالا کر دیتی تھیں۔

حضور ثانی صاحبؒ نے ان کی اہلیت اور صلاحیت کو دیکھ کر خصوصی شفقت سے نوازا تھا ان کے والد ماجد حاجی کرم الٰہی صاحب سے شرقپور شریف میں ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ ہم تو حضور ثانی صاحبؒ کے پاس روحانی بیٹری چارج کرانے آتے ہیں۔ دراصل حضور ثانی صاحبؒ اخلاق فاضلہ سے آراستہ تھے ہر ایک سے انتہائی اخلاق اور اخلاص سے پیش آتے دلجوئی فرماتے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال کرتے اور ہر ملنے والا یہی تصور کرتا کہ حضور ثانی صاحبؒ مجھ پر خصوصی طور پر مہربان ہیں حضور ثانی صاحبؒ شفقت تو سب سے ہی فرماتے البتہ ظرف اور صلاحیت دیکھ کر خصوصی فیضان کرم سے نوازتے اور روحانی نعمت سے مالا مال کر دیتے۔

امام غزالیؒ نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ اخلاق اس ہئیت راسخہ کا نام ہے جو انسان سے خود بخود بے ساختہ صادر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور ثانی صاحبؒ کو اخلاق عالیہ کا بہرہ وافر عطا فرمایا تھا چنانچہ آپؒ ہر کسی سے محبت واخلاص سے پیش آتے۔

بلند ہمتی

حضور ثانی صاحبؒ توکل کے صحیح اسلامی مفہوم سے بخوبی آگاہ تھے بعض لوگ توکل سے یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ آدمی سب کام چھوڑ کر بیٹھ جائے اور یہ کہ رحمت خداوندی سے یہ سارے کام خود بخود ہو جائینگے درحقیقت کام تو سارے کے سارے

Marfat.com

رحمت خداوندی سے ہی انجام پاتے ہیں لیکن اس تصور سے کام چھوڑ کر بیٹھنے کے بارے میں توکل کا یہ مفہوم قرآنی تصور کے خلاف ہے قرآن حکیم میں لیس اللانسان الا ماسعیٰ کے ارشاد باری میں اور اس کے علاوہ بکثرت آیات کریمہ میں انسان کو جدوجہد اور مجاہدانہ زندگی گذارنے کی تلقین کی گئی ہے، حضور ثانی صاحبؒ کی پوری زندگی جدوجہد کا عملی نمونہ تھی، متوسلین کی روحانی تربیت، اوراد و وظائف کے معمولات، مسجد حضرت میاں صاحبؒ کا انتظام، نماز با جماعت کا اہتمام، جامعہ حضرت میاں صاحبؒ کا قیام زرعی اراضی کی دیکھ بھال، عزیز و اقارب اور ملنے والوں کی تقریبات رنج و راحت میں شمولیت، بعض مواقع پر تبلیغی دورے، مختصراً آپ نے زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بلند ہمتی کی وہ نعمت آپؒ کو عطا فرمائی تھی کہ بقول اقبالؒ

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

چنانچہ زندگی کی تلخیوں میں بھی حلاوت کا احساس نمایاں ہوتا۔ دراصل بلند ہمتی سنت انبیاء کرام ہے امام بوصیریؒ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے بارگہ رسالت ﷺ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کالزھر فی ترفٍ والبدر فی شرف

(حضور ﷺ تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں کا چاند)

والبحر فی کرم والدھر فی ھمم.

(بخشش میں دریا کے مانند اور ہمت میں دھر کی مثال)

Marfat.com

علامہ اقبالؒ نے ایک بڑی عمدہ مثال دہر پیش کی ہے۔

ساحل افتادہ گفت مں کہ بسے ز یستم ہیچ نمعلوم شدآہ کہ من کیستم

موج زخود رفتہ تیز امید وگفت ہستم اگر ے روم گر نہ روم نیستم

(کٹے پھٹے ساحل نے ایک دن کہا کہ کتنے ہی طویل عرصے سے موجود ہوں لیکن ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ میں ہوں کیا؟ بے قرار اور متحرک موج تیزی سے اٹھی اور اسے زبان حال سے زندگی کا راز بتایا کہ اگر میں حرکت میں ہوتی ہوں تو موج ہوں اور اگر حرکت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتی)

اسی لئے یہ جملہ زبان زد عام ہے کہ ''حرکت میں برکت'' ہے۔

بہت عرصہ قبل راقم الحروف نے ایک زائر سے سنا کہ اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا حضورؒ بہت دور سے آیا ہوں اور ایک تمنا لے کر حاضر ہوا ہوں از راہ کرم مجھے اسم اعظم بتا دیجئے۔ حضور میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے فرمایا ''ہمت اسم اعظم ہے۔ جب کام کا ارادہ کرو تو ہمت سے کام لیا کرو'' گویا انہوں نے سائل کو اسکی کمزوری اور ناکامی پر آگاہ کرتے ہوئے کامیابی و کامرانی کا راز بتا دیا۔

حضور ثانی صاحبؒ میں بلند ہمتی کا جوہر بہت نمایاں تھا۔ اور یہ بلند ہمتی عشق رسول ﷺ اور رضوان من اللہ کے حصول کی آرزو کی بنا پر تھی اور شیر ربانیؒ کی روحانی تربیت اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ سے گہری وابستگی نے اس بلند ہمتی کو استحکام بخشا تھا۔

Marfat.com

علم دوستی

حضور ثانی صاحبؒ علم کی ضرورت و اہمیت اور اس کی عظمت وفضیلت سے بخوبی آگاہ تھے اس لئے مسجد میں بھی بچوں کی تعلیم کا انتظام تھا قرآن وتفسیر اور حدیث وفقہ اور دیگر علوم وفنون کے لئے جامعہ حضرت میاں صاحبؒ کا قیام عمل میں لانا آپؒ کی علم دوستی کا روشن ثبوت ہے سلف صالحین اور بزرگوں کے دن بڑے اہتمام سے منائے جاتے اور علماء ومشائخ اپنی بصیرت افروز تقریروں سے سامعین کو محظوظ کرتے اس کے علاوہ بھی علماء ومشائخ سے آپؒ کی ملاقات رہتی بعض دینی کتب کو آپؒ نے اپنے خرچ پر طبع کروا کر لوگوں کے فائدے کیلئے اور انہیں دینی معلومات سے آگاہ کرنے کیلئے مفت تقسیم فرمایا۔ مساجد کی تعمیر میں خصوصی دلچسپی لی تاکہ عبادت کے ساتھ ساتھ وہاں بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوں۔

اتباع سنت

حضور ﷺ آخری نبی اور خاتم النبیین ہیں اور اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اس لئے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین ، کافۃً للناس اور للعالمین نذیراً کے القاب سے نوازا۔ آپ ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ قیامت تک آنیوالی نسل انسانی کیلئے ایک محفوظ کامل مکمل جامع اور روشن ضابطہ حیات ہے اسی لئے حضور کریم ﷺ کی مثالی شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے پوری نوع انسانی کے لئے اسوۂ حسنہ یعنی دائمی نمونہ عمل قرار دیا ہے ارشاد باری ہے:

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا

Marfat.com

اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً" (الاحزاب ۲۱)

(بے شک تمہاری رہنمائی کیلئے اللہ کے رسول ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے یہ نمونہ اس کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اتباع سنت کے حوالے سے بڑی پیاری بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چونکہ حضور ﷺ کا حسن عمل اور ادائیں محبوب ہیں لہذا جو بھی حضور ﷺ کی پیروی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی رضوان اور قرب حاصل کرے گا قرآن حکیم میں بکثرت آیات اسی مضمون کی طرف اشارہ کر رہی ہیں جن میں سے فقط تین آیات پیش کی جا رہی ہیں۔

☆ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم. (آل عمران ص ۳۱)

ترجمہ: (آپ فرمائیے (انہیں کہ) اگر تم (واقعی) محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو (تب) محبت فرمانے لگے گا تم سے اللہ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے)

☆ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدون مکتوباً عندھم فی التورۃ والانجیل یا مرھم بالمعروف وینھھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبئث ویضع عنھم اصرھم والاغلل التی کانت علیھم فالذین اٰمنوابہ وعزروہ و نصروہ واتبعوا النور

Marfat.com

الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون. (الاعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: (پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو پیغمبر نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے اور وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے بدی سے روکتا ہے ان کیلئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں اور اس روشنی کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

☆ فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما.

(النسا: ٦٥)

ترجمہ: (پس (اے مصطفیٰ ﷺ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ ﷺ کو ہر اس جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ ﷺ نے کیا اور اُسے تسلیم کرلیں دل وجان سے)۔

گویا اتباع سنت مومن کو اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے گناہوں کی سیاہی آبِ رحمت سے دھل جاتی ہے وہ رسول معظم جس کی بشارت تورات اور انجیل میں دی گئی تھی اس کی تعظیم وتکریم کرنے اور اس پر صحیح معنوں میں ایمان لانے اور اس کے نمونہ عمل اور

Marfat.com

اسوۂ حسنہ کی پیروی سے مومن فلاح وکامرانی حاصل کر پاتا ہے اور یہ پیروی رسمی نہ ہو بلکہ دل کی گہرائیوں میں اس رسول معظم کے خلاف کوئی ناگواری اور گھٹن بھی محسوس نہ کرے اور خوشدلی سے حضور ﷺ کے ہر حکم کی تعمیل اور بجا آوری کو اپنے لئے اعزاز اور سعادت سمجھے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا اور آخرت میں کامیابی وکامرانی حضور ﷺ کے دامن سے وابستہ ہونے میں ہی ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے کہ تمام اولیائے کرام اتباع سنت کا اہتمام کرتے رہے۔ حضور ثانی صاحبؒ نے چونکہ براہ راست اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کو اتباع سنت کی مثالی پیروی کرتے ہوئے دیکھا تھا اور انہی کے فیضان تربیت سے روحانیت کی تابناک وادی میں قدم رکھا تھا اس لئے اتباع سنت ان کیلئے گوہر مقصود تھا۔ سنت کی پیروی ان کیلئے اس قدر محبوب اور ان کے معمولات میں رچ بس گئی تھی کہ آپؒ کے لباس میں چلنے پھرنے میں گفتگو میں، اخلاق کریمانہ میں، مجلسی زندگی میں، عبادت اور اوراد و وظائف کے شغف میں، اور لوگوں کو تلقین وارشاد کرنے میں آپؒ کا معمول بن گئی تھی حضور ثانی صاحبؒ اپنے متوسلین اور مریدین کو آداب اسلامی سکھاتے اور داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے۔

انکسار وتواضع

تاریخ عالم کا مطالعہ کریں تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتا ہے کہ جب دولت وثروت، علم وفن، جاہ ومنصب، حکومت واقتدار، عزت وشہرت حاصل ہوتی ہے تو انسان اپنے آپ پر اترانے لگتا ہے اس کی گفتگو، چال ڈھال اور رویے

Marfat.com

میں فخر و تکبر کا اظہار آ جاتا ہے لیکن اللہ کے نیک بندے جو ہر نعمت کو اپنے منعم حقیقی کی طرف منسوب کرتے ہیں اس فخر و تکبر کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

قرآن حکیم میں دو شخصیتوں کے حوالے سے اس مضمون کو اختصار و جامعیت کے ساتھ بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے ایک طرف مصر کا فرعون ہے جو حکومت و اقتدار کے نشے میں قدم قدم پر سرکشی اور بغاوت کا منظر پیش کرتا ہے حتیٰ کہ انا ربکم الاعلیٰ کا دعویٰ بھی داغ دیتا ہے دوسری طرف حضرت سلیمان علیہ السلام کی شخصیت ہے جو فرعون کی سلطنت سے کہیں بڑھ کر عظیم سلطنت کے مالک ہیں۔ ہوائیں ان کیلئے مسخر ہیں۔ جنات ان کے مطیع اور فرماں بردار ہیں چیونٹی کی آواز سننے کی قدرت، اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے انہیں حاصل ہے ان کا ایک درباری اس شان کا مالک ہے کہ ملکہ بلقیس کا تخت کتنی مسافت سے فقط پلک جھپکنے میں حاضر کر دیتا ہے لیکن حضرت سلیمانؑ اپنی ان تمام عظمتوں کے باوجود فخر و غرور کا کلمہ تک زبان پر نہیں لاتے اور "ھذا من فضل ربی" کہہ کر اپنے رب کریم کی نعمتوں کا ہی ذکر کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا اَذِلَّةً وَّ هُمْ صَاغِرُوْنَ. قَالَ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ. قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ. قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ

Marfat.com

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ۔ (سورۂ نمل: ۳۷ تا ۴۰)

ترجمہ: (آپ نے فرمایا اے (میرے) درباریو، کون تم میں سے لائے گا میرے پاس اس کے تخت کو اس سے پہلے کہ وہ آجائیں میری خدمت میں فرمانبردار بن کر۔ عرض کی ایک عفریت نے جنات میں سے (حکم ہو تو) میں لے آتا ہوں آپ کے پاس اسے پیش ازیں کہ آپ کھڑے ہوں اپنی جگہ سے اور بے شک میں اس کو اٹھا لانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں عرض کی اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا (اجازت ہو تو) میں لے آتا ہوں اسے آپ کے پاس اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے پھر جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ رکھا ہوا ہے آپ کے نزدیک تو فرمانے لگے) یہ میرے رب کا فضل و کرم ہے تا کہ وہ آزمائے مجھے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا تو وہ شکر کرتا ہے اپنے بھلے کیلئے اور جو ناشکری کرتا ہے (وہ اپنا نقصان کرتا ہے) بلاشبہ میرا رب غنی بھی ہے اور کریم بھی)۔

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قوت، اقتدار، نعمت کو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم قرار دیتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے اس طرح وہ غرور، ، فخر و تکبر اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہتے ہیں اور یہی سنت انبیاء کرام چلی آتی ہے۔ حضور ثانی صاحبؒ کو اپنے متوسلین میں کس قدر احترام حاصل تھا یہ کوئی محتاج بیان بات نہیں لوگ جھک جھک کر سلام کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے آپ کہیں تشریف لیجا رہے ہیں تو لوگ دورویہ کھڑے ہو جاتے لوگوں کی آرزو ہوتی کہ نگاہیں ان راستوں پر بچھا دیں جہاں آپؒ کے قدم آتے ہیں لیکن تواضع و انکسار کے پیکر حضور ثانی صاحبؒ نگاہیں جھکائے، وقار و متانت کے ساتھ گزر جاتے ہیں اور فخر و غرور

Marfat.com

کے شائبے تک کا اظہار نہیں ہوتا لوگوں سے ملاقات کرنے میں حتیٰ کہ بیعت لیتے وقت، مجلسی زندگی میں تبلیغی دوروں میں انکسار وتواضع آپؒ کا معمول تھا آپؒ دیہاتی لوگوں کو گھٹنوں کو ہاتھ لگانے سے جوان کے نزدیک احترام کا نشان (Tocken of Respect) ہے، منع فرماتے اور ہمیشہ اپنے آپ کو شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا خادم تصور کرتے اور فرماتے'' میں تو ان کا لنگر چلا رہا ہوں'' لیکن لوگوں کے دل آپؒ کے احترام سے معمور ہوتے، ان کی زبانوں پر آپؒ کی عظمت کا اعتراف ہوتا، ان کی نگاہیں ادب واحترام سے جھکی ہوتیں اور اس امر کی عکاسی کرتیں کہ ان کے دلوں میں آپؒ کی تعظیم اور تکریم بیحد وحساب ہے اور لوگ آپ کو ایک عظیم ولی کامل کے مرتبے پر فائز تصور کرتے ہیں۔

اخلاص: اخلاص عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں صاف دل اور کھرا ہونا (Sincerity)، خلص، صفا یعنی پاک وصاف ہونا (To be Pure) اسی سے لفظ خالص (صاف، پاک، کھرا) اور مخلص بمعنی راست (Sincere) ماخوذ ہیں قرآن حکیم میں'' **قل ھو اللہ احد** '' کی سورت کو اسی لئے سورۂ اخلاص کہا جاتا ہے کہ توحید کا صاف، کھرا اور شفاف تصور اپنے پورے نکھار اور وضاحت وفصاحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور عقیدۂ توحید کو اس جامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ جملہ ادیان عالم میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ اصطلاحی معنوں میں اخلاص سے مراد صاف دلی، سچائی اور راست روی ہے اور مخلص وہ شخص ہے جو لوگوں کی بھلائی، کسی قسم کی ذاتی غرض رکھے بغیر، صاف دلی سے چاہے۔

Marfat.com

حضور ثانی صاحبؒ کو میں نے پیکر اخلاص پایا آپؒ ہر ایک سے انتہائی اخلاص سے پیش آتے اس کی روحانی تربیت کیلئے تلقین وارشاد فرماتے۔اس کی دنیوی مشکلات کیلئے بیش قیمت مشورے دیتے۔طبیب ہونے کے حوالے سے مریض کیلئے دوا بھی تجویز فرماتے مضطرب اور پریشان دل لوگوں کو قرآنی ارشاد کے مطابق صبرو استقامت کی ترغیب دیتے اس کی دلجوئی فرماتے اوراس کیلئے دعا بھی فرماتے راقم الحروف کو بھی پریشانیوں کے تلاطم میں آپ کے میٹھے بول اور قیمتی مشورے نہ صرف اس وقت تسکین وتشفی کا باعث بنے بلکہ بعد میں بھی زندگی میں بڑے کام آئے حقیقت میں جب اللہ کے نیک بندے، اللہ ہی کے ہو جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سمجھ کر محض اللہ کی خوشنودی کے حصول کیلئے لوگوں سے صاف دلی سے مشفقانہ پیش آتے ہیں جس میں کوئی مادی غرض شامل نہیں ہوتی۔حضور ثانی صاحبؒ بھی دکھی انسانیت کیلئے اپنے دل میں ہمدردی اور تڑپ رکھتے تھے اور ہر ایک سے حتی المقدور اخلاص سے پیش آتے اور دکھی دل کو آپؒ کی غمخواری اور انس کے اظہار سے تسلی وتشفی میسر آجاتی۔

استغناء : آپؒ کے محاسن واوصاف میں آپ کا یہ خصوصی وصف تھا۔استغناء عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی امیر ہونے کے ہیں لیکن اصطلاحی معنوں میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے حرص وطمع اور امید وتوقع سے بے نیاز ہو جائے۔گویا توکل عمل ہے اور استغناء اس کا ثمرہ ہے جب انسان کا بھروسہ کامل طور پر اپنے سچے رب کریم پر ہوتا ہے تو پھر لوگوں سے امید وتوقع اور کسی قسم کی حرص وطمع اس کے دل

Marfat.com

میں جگہ نہیں پاتی۔ایک حکمران نے کسی درویش عالم سے جو طلبہ کو علوم دینیہ کی تعلیم دینے کے بعد ستانے کیلئے اپنے پاؤں دراز کر کے بیٹھا تھا پوچھا حضرت کسی چیز کی ضرورت ہو تو ارشاد فرمائیے۔"اس بزرگ عالم نے کامل استغناء سے کام لیتے ہوئے جواب دیا" پاؤں پھیلانے والے ہاتھوں کو نہیں پھیلایا کرتے"۔

حضور ثانی صاحبؒ میں استغناء کا وصف اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر تھا کسی مرید سے خواہ وہ مرید خاص بھی ہوتا کسی قسم کی توقع ،امید اور غرض وابستہ نہ رکھتے ہر ایک سے لوجہ اللہ پیش آتے۔آپؒ وڈیروں کے ڈیروں پر اور مریدوں اور متوسلین کے گھروں میں نہ جاتے نہ ہی اپنے مقربین میں سے کسی کو کبھی بھی اس تاثر کا موقع دیتے کہ اس کے بغیر آستانے کا کام نہیں چل سکتا۔ہاں جو بھی آستانہ عالیہ کی خدمت ہیں سرگرم ہوتا اسکی حوصلہ افزائی اور دلجوئی ضرور فرماتے اور اس کیلئے دعا کرتے عرس کے موقع پر بھی خصوصی دعوت نامے جاری نہ ہوتے بلکہ اذن عام ہوتا۔علماء و مشائخ عرس میں شمولیت کو اعزاز سمجھتے اور کثرت سے شمولیت کرتے اور آپؒ آنیوالے علماء ومشائخ سے عزت واحترام سے پیش آتے۔آپ کی حیات مبارک میں مجھے ایک دو بار عرس میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی اسکی رونق اور خوشگوار جھلکیاں آج بھی ذہن میں موجود ہیں،علماء ومشائخ کا جم غفیر اور لوگوں کا عظیم اجتماع اس قدر ہوتا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی اور ایک مسحور کن روحانی سماں پوری محفل پر طاری ہوتا یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب بندہ اپنے حقیقی آقا و مولا سے مستحکم وابستگی اختیار کر لیتا ہے تو اس کا ثمرہ یہ ملتا ہے کہ من اللہ اسے ایک غنا اور لوگوں سے بے نیازی حاصل ہو جاتی ہے اور سکون وطمانینت کی ایک جاری وساری کیفیت سے اس کا قلب معمور رہتا ہے۔

Marfat.com

استغناء کے اس وصف کا ایک انتہائی خوشگوار اثر جو میں نے محسوس کیا، یہ تھا کہ حضور ثانی صاحبؒ چونکہ لوگوں پر انحصار نہیں فرماتے تھے اس لئے آپؒ کے رعب وجلال سے کسی بھی مرید کو اپنے خصوصی مقرب ہونے کے باوجود دم مارنے کی جرات نہ ہوتی اور آپؒ کے جملہ انتظامی امور آسانی اور خوش اسلوبی سے انجام پاتے اور کوئی خلل اندازی راہ نہ پاتی۔

حضور ثانی صاحبؒ کی دینی، علمی اور ملی خدمات

حضور ثانی صاحبؒ عاشق رسول تھے۔ اپنے ہادی وآقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت کا اتباع اور آپؒ کے اسوۂ حسنہ پر عمل آپؒ کی زندگی کا گوہر مقصود تھا۔ ادیان عالم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں کہ مذھبی پیشواؤں اور ہادیان عالم میں سب سے بھرپور اور سرگرم زندگی گذارنے والی شخصیت محمد عربی ﷺ کی ذات کریم ہے یہ محض عقیدت کے جذبے کا اظہار نہیں بلکہ خالق کائنات رب کریم جلشانہ نے خود اس امر کا ذکر قرآن حکیم میں یوں فرمایا:

ان لک فی النهار سبحاً طویلا. واذکر اسم ربک وتبتل الیه تبتیلا.

(یقیناً آپ کو دن میں لمبی مصروفیتیں ہیں اس لئے (رات کو) اپنے رب کا نام لیکر اس کا ذکر کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔) (سورۂ مزمل: ۷۔۸)

حضور ﷺ کی ہمہ پہلو ہمہ جہتی، سرگرم اور فعال زندگی محتاج بیان نہیں حضور ثانی صاحبؒ اپنے آقا ومولا ﷺ کی سنت کی پیروی میں زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے تھے دنیوی امور کی انجام دہی، زائرین سے ملاقات، روحانی فیضان، مسجد میں

Marfat.com

نماز پنجگانہ اور بچوں کی تعلیم کا اہتمام وغیرہ، لیکن ان سب امور کے ساتھ ساتھ شیر ربانیؒ کے مشن کا فروغ کبھی بھی ذہن وخیال سے محو نہ ہونے پاتا حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ دین کیلئے وقف تھا تاہم ان کی عظیم خدمات میں سے چند ایک کا ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضور ثانی صاحبؒ کی دینی خدمات

حضور ثانی لاثانیؒ نے شیر ربانیؒ کے مشن کے فروغ کیلئے عظیم خدمات انجام دیں۔

تعمیر مساجد

مسجد اسلامی علوم وفنون کا گہوارہ اسلامی تہذیب کا محور اور اسلامی نظام عبادات کا مرکز چلی آئی ہے۔ حضور ثانی صاحبؒ نے بہت سی مساجد تعمیر کروائیں شیر ربانیؒ نے اپنے مبارک دور میں جن مسجدوں کو تعمیر کروایا تھا ان میں بعض مساجد کچی تھیں۔ حضور ثانی صاحبؒ نے ایسی تمام مساجد کو پختہ کروایا آپ نے شرقپور شریف کوٹلہ شریف اور مکان شریف میں مساجد کی تعمیر کروائی اور نہ صرف یہ کہ اِن مساجد کو تعمیر کروانے پر زرکثیر خرچ کیا بلکہ انہیں آباد کرنے میں بھی گہری لچسپی لی۔

مدارس کی تعمیر

دینی تعلیم کی اشاعت اور اسلامی علوم وفنون کی تدریس کیلئے مدارس تعمیر کروائے خاص شرقپور شریف میں جامعہ حضرت میاں صاحبؒ کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں سے سینکڑوں حفاظ علماء اور فاضل محققین علوم وفنون سے آراستہ ہوکر پاکستان اور بیرون ملک عظیم دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

دینی علوم پر مشتمل لائبریری کا قیام

میاں خدا بخش اپنے روزنامچہ میں لکھتے ہیں:

''قبلہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری ؒ خود مطالعہ کے بے حد شیدائی تھے اور اہل علم مریدین کو بھی مطالعہ کی تاکید فرمایا کرتے'' (خطبات شیر ربانی ص ۲۰۹)

اسلام دین فطرت ہے اور علم وعمل کا حسین امتزاج ہے۔ ذرا تصور کیجئے۔ حضرت آدمؑ کی فرشتوں پر فضیلت اور فرشتوں کا سجدہ تعظیمی بجالانا قرآن حکیم کا خزینہ علوم ہونا۔ قرآن حکیم کے مطابق خود رب کائنات کا معلم ہونا اور اس کے رسول معظم ﷺ کا معلم کتاب وحکمت ہونا۔ قرآن حکیم کے نزول کا آغاز ''اقراء'' (پڑھ) کے لفظ سے ہونا۔ قرآن حکیم میں علماء کی عظمت کا بیان، خود حضور ﷺ کا یہ ارشاد کے **انما بعثت معلماً** (مجھے معلم بنا کر مبعوث فرمایا گیا ہے) اسلام میں علم کی یہی اہمیت تھی کہ مسلمانوں نے گرانقدر اور عظیم علمی کارنامے انجام دیئے۔ قرآن حکیم نے خود وحی قرآن اور پہلے انبیائے کرام پر نازل شدہ وحی کو کتاب کا نام دیا ہے مقصود یہ ہے کہ لوگ اسے بار بار پڑھیں اور ولولہ تازہ اور علوم سے آگاہی حاصل کریں۔ حضور ثانی صاحب ؒ علم اور کتاب کی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے اس لئے انہوں نے تفسیر اصول تفسیر حدیث اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ اور وہ علوم جن سے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہوتی ہے مثلاً صرف نحو، منطق، کلام، فلسفہ، وہ علوم جن سے زبان وادب کی چاشنی ملتی ہے، مثلاً عربی زبان وادب، فارسی زبان وادب، اردو زبان وادب اور تاریخ اسلام پر جو بقول اقبال حکایت وداستاں نہیں بلکہ امتوں اور قوموں کے عروج وزوال کے اسباب ومحرکات سے

Marfat.com

آ گاہی بخشتی ہے ان تمام مفید علوم پر کتب فراہم کر کے لائبریری قائم فرمائی تا کہ طلبہ، محققین اور علماء و مشائخ کے علاوہ عوام بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

حضور ثانی صاحبؒ کی علمی خدمات

ابھی جامعہ حضرت میاں صاحبؒ کی درس گاہ اور عظیم دینی لائبریری کا ذکر ہوا۔ بقول شاعر ؎ خوشا مسجد و منبر و خانقاہے

کہ دروے بود قیل و قال محمد ﷺ

حضور ثانی صاحبؒ شریعت مطہرہ کی اہمیت کے پیش نظر نہ صرف خود اسلامی علوم و فنون سے آراستہ تھے جن پر باطنی علوم کے فیضان نے اور تابانیاں پیدا فرما دی تھیں علم دوستی اور علماء کرام سے روابط کے حوالے سے علمی مجالس کا انعقاد فرماتے تا کہ عوام کو عقائد حقہ اور مسائل سے آ گاہی حاصل ہو بعض اوقات نامور علماء مختلف مسائل پر رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور تشفی حاصل کرتے۔

''ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان'' یعنی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے تجدید و احیائے دین کا فریضہ بطریق احسن ادا فرمایا اور مجدد الف ثانی کا لقب پایا، حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کو حضرت مجدد سے والہانہ لگاؤ تھا۔ حضور ثانی صاحب نے چونکہ شیر ربانیؒ سے روحانی اور علمی فیضان حاصل کیا تھا لہذا انہیں بھی حضرت مجددؒ سے مستحکم اور کامل وابستگی تھی اس لئے آپؒ حضرت مجددؒ کے سالانہ عرس مبارک میں پورے اہتمام سے شمولیت فرماتے اور

Marfat.com

نسِ گرم کی تاثیر اور ولولہ تاہ حاصل کرتے اور پھر لوگوں کو علمی فیضان سے مالا مال کرتے۔

درس قرآن

قرآن حکیم وہ عظیم صحیفہ ہدایت ہے جس کی تعلیم کو فروغ دے کر اور خود اس پر کامل طور پر عمل پیرا ہو کر صاحب قرآن ﷺ نے ایک عظیم النظیر ، عالمی اور آفاقی انقلاب برپا کیا۔ لہذا اسکی اہمیت وضرورت محتاج تعارف نہیں۔ علامہ اقبالؒ نے اسے کتاب زندہ کہا ہے جس کی حکمت لایزال اور قدیم ہے حضور ثانی صاحبؒ نے درس قرآن کا اہتمام فرمایا تھا صبح کی نماز کے بعد یہ درس قرآن ہوتا۔ جو لوگ اس میں شریک ہوئے ہیں۔ انہیں بخوبی علم ہے کہ ان کا اسلوب بیان اور تفہیم قرآن کا انداز کتنا عمدہ تھا بڑی بصیرت افروز اور فکر انگیز گفتگو ہوتی۔ راقم الحروف کو بھی ایک دفعہ درس قرآن میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور حضور ثانی صاحبؒ نے شفقت فرماتے ہوئے مجھے تفسیر حقانی کے مطالعہ کی تلقین فرمائی تھی۔

علماء اور محققین (سکالرز) کی عظیم جماعت تیار فرمائی

حضور ثانی صاحبؒ لوگوں میں مطالعہ کا ذوق وشوق پیدا فرماتے تھے۔ خود علمی مسائل بیان فرماتے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے ارشاد کے مطابق کہ فقط تصوف اور ذکر اذکار کی تلقین نہ کی جائے بلکہ فقہ کے مسائل سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ حضور ثانی صاحبؒ کا مقصد یہ تھا کہ شریعت مطہرہ کی کامل پیروی مفید اور نافع علم سے ہی ممکن ہے۔ لہذا عوام میں دینی شعور پیدا کرنے کیلئے ایک ایسی

Marfat.com

جماعت تیار کی جائے جو تحقیق و بصیرت سے کام لیکر لوگوں کو دینی تعلیم سے بہرہ ور کرے چنانچہ انہوں نے نہ صرف جامعہ میاں صاحبؒ میں فاضل اساتذہ کا تقرر فرمایا بلکہ فاضلین کی ایک جماعت بھی تیار فرمادی جو ملک اور بیرون ملک دین کی اشاعت میں سرگرم ہے۔

ان حضرات کی فہرست بہت طویل ہے فقط چند معروف و مشہور شخصیتوں کے نام ذکر کرتا ہوں جن سے راقم الحروف کو تعارف کی سعادت حاصل ہے۔

۱۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب رضوی، شیخ الحدیث فیصل آباد

۲۔ حضرت مولانا قاضی عبدالسبحان صاحب شیخ القرآن

۳۔ حضرت مولانا مفتی صوفی محمد عبدالغفور صاحب۔ باغبانپورہ لاہور

۴۔ حضرت مولانا نور حسین صاحب شرقپور شریف

۵۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب الوری شیخ الحدیث رائے ونڈ

۶۔ حضرت مولانا علامہ سید طالب حسین شاہ صاحب گردیزی

۷۔ حضرت مولانا محمد اسحاق صدیقی۔ بھائی پھیرو

۸۔ حضرت مولانا مفتی مزمل حسین شاہ صاحب لاہور

۹۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کو آپؒ نے روحانی فیضان کے ساتھ علمی ذوق سے بھی نوازا تھا راقم الحروف نے 1971ء میں کراچی میں ان کی عظیم لائبریری کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اور انہوں نے دینی موضوعات پر بکثرت تصانیف تحریر فرمائیں۔

Marfat.com

حضور ثانی صاحبؒ کی تبلیغی خدمات

تبلیغ ایک مقدس فریضہ ہے جسے مقدس اور نیک وصالح لوگوں کا گروہ انجام دیتا چلا آیا ہے۔ انبیائے کرام کی تبلیغی مساعی اور مشکلات اور رکاوٹوں پر صبر و استقامت کی روشن مثالوں پر قرآن مجید شاہدِ عادل ہے حضور ﷺ مبلغ اعظم ہیں جن کی حیات مبارکہ میں اسلامی ریاست کی حدود بارہ لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھیں اور حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک عظیم جماعت تیار کی جنہوں نے تبلیغ کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا۔

حضور ثانی صاحبؒ نے اپنے آقا و مولا ﷺ کی سنت مطہرہ کے اتباع میں تبلیغ کے فریضے کو خوب خوب انجام دیا زائرین اور احباب کو رشد و ہدایت اور اصلاح نفس کی تلقین کرنا آپؒ کا معمول تھا آپؒ کی سادہ سی گفتگو جس میں روحانی سوز و گداز اور عشق رسول ﷺ کی چاشنی ہوتی۔ پسی ہوئی بجلیوں کی طرح لوگوں کے ذہن و قلب اور روح میں تحلیل ہو جاتی۔

خطابات جمعہ

جمعہ کا دن بے حد فضیلتوں کا حامل ہے حدیث شریف میں اس کے فضائل کثرت سے بیان ہوئے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی منصب میں ہفتہ وار لازمی تبلیغ کا زریں اصول موجود نہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کیلئے جمعہ کے خطابات اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت حضور میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے اپنے وصال کے قریب حضرت

Marfat.com

ثانی صاحبؒ کو جب سجادہ نشینی کے حوالے سے تلقین فرمائی تو اس امر کی تاکید کی کہ جمعہ خود پڑھانا شیر ربانیؒ بخوبی حضور ثانی صاحبؒ کی صلاحیتوں سے باخبر تھے۔ اور آپؒ نے انہیں روحانی فیضان سے مالا مال فرمایا تھا اس لئے حضور ثانی صاحبؒ کے خطبات جمعہ بڑے پراثر ہوتے۔ آپؒ ان میں دین حق کی اہم باتوں سے عوام کو آگاہ فرماتے عقائد حقہ ارکان اسلام اخلاق فاضلہ حقوق اللہ، حقوق العباد، معاشرتی آداب تزکیہ و اصلاح نفس، اسلام کے معاشی زریں اصول، حرام و حلال کا فرق و امتیاز، حرمت سود اور سب سے بڑھ کر عشق رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار ہو کر اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی کی تلقین فرماتے۔

آپؒ پوری دلسوزی کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو سادے اور سیدھے لفظوں میں بیان فرماتے آپؒ لوگوں کو اپنے علم سے مرعوب کرنے کیلئے تصنع اور لفاظی سے کام نہ لیتے بلکہ آپؒ کی پوری کوشش یہ ہوتی کہ لوگ حقائق سے آگاہ ہو جائیں ان کے اندر عمل کا ذوق و شوق ابھرے اور عبادت میں حلاوت محسوس کریں تاکہ جادۂ مستقیم پر گامزن ہو کر فلاح دارین حاصل کر سکیں۔

ہم یہاں میاں خدا بخش مرحوم کے روزنامچہ سے آپؒ کا ایک خطبہ جو حضور ثانی صاحبؒ نے حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوریؒ کی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں دیا تھا پیش کرتے ہیں اس سے قارئین آپؒ کے انداز بیاں اور اسلوب فکر کا اندازہ لگا سکیں گے۔

۶ اپریل ۱۹۲۸ بروز جمعۃ المبارک برائے ادائیگی نماز جمعہ و زیارت شیخ کامل شرق پور شریف حاضر ہوا آپؒ مکان شریف تشریف لے جا چکے ہیں لہذا آج کا

Marfat.com

جمعہ آپ کے پیارے بھائی حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ نے پڑھایا۔ آپؒ نے بھی کمال کر دیا۔ حاضرین کو خیال تھا کہ ابھی ابتدائی زمانہ ہے شاید کوئی بات نہ بنے مگر آپ نے کمال ہمت اور خداداد قابلیت کی وجہ سے نہایت پر تاثیر وعظ شریف فرما کر حاضرین کو گرویدہ کر لیا حمد وثناء کے بعد سورۂ کوثر کی تفسیر وتشریح نہایت عالمانہ اور موثر انداز سے فرمائی حاضرین پر آپؒ کا رعب وجلال طاری تھا۔

فرمایا: دنیوی معاملات میں سادگی اور دیانت داری ہونی چاہیئے۔

فرمایا: ہمہ افعال واقوال شرع محمد ﷺ کے مطابق ہونے چاہییں۔

فرمایا: مسلمانوں کو تجارت کی طرف دھیان دینا چاہیے۔ انگریز تجارت کرتے کرتے ہندوستان کے مالک بن بیٹھے ہیں۔

فرمایا: تبلیغ اسلام میں کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا: نماز کی پابندی بہ دل وجان چاہیئے نماز پڑھنی بھی کسی اللہ کے بندے سے سیکھنی چاہیئے نماز میں خضوع وخشوع بدرجہ اتم چاہیئے۔

فرمایا: ظاہر کا وضو تو کر لیا باطن کا وضو بھی کسی اللہ کے بندے سے کرنا سیکھ لو۔

فرمایا: قربانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر شے قربان کرنے سے دریغ نہ کرنا

فرمایا: ہمہ انبیاء در پناہ تو اند مقیم دربار گاہ تو اند
تو ماہ منیر ہمہ اختر اند تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند

عظمت وشانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

جب مسلمانوں میں اخوت اور محبت کا جذبہ تھا تو اس وقت انہوں نے روم سپین،

Marfat.com

ترکی، مصر اور دیگر بڑی بڑی سلطنتیں فتح کر لی تھیں تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔

فرمایا: مسلمان کا دین اور دنیا ایک ہے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار.

فرمایا: اسلام ہی ایک ایسی طاقت ہے جس کے سامنے باقی سب طاقتیں نابود ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اسلام میں پوری طرح سے داخل ہو جاؤ گے تو تم کو بادشاہی عطا کر دی جائے گی یہی وجہ تھی کہ جب مسلمان اس ہدایت پر عمل پیرا تھے تو وہ فاتح کہلائے بڑی سے بڑی طاقت ان کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔

فرمایا: عزت اور ذلت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو نیک اعمال کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرے گا اور جو اللہ کے رسول ﷺ کو راضی رکھے گا اسے عزت ملے گی، بصورت دیگر اس کے لئے ذلت ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی شان رب العالمین ہے
حضور ﷺ کی شان رحمة اللعالمین ہے
اللہ تعالیٰ لیس کمثله شئ ہے
حضور کی شان انا اعطینک الکوثر ہے
اللہ تعالیٰ کی صفت الرؤف الرحیم ہے
حضور ﷺ کی صفت بھی رؤف رحیم ہے
اللہ تعالیٰ کی صفت العلی العظیم ہے
حضور ﷺ کی صفت علیٰ خلقٍ عظیم ہے

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ نے آپؒ کے ایک خطبے کا ذکر کیا ہے جو آپؒ نے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے وصال کے بعد چہلم کے موقع پر دیا تھا۔ آپ نے بہت بڑا خطاب کیا اور مخلصین حیران رہ گئے' انسانیت کے سب سے بڑے معلم اور محسن مربیؐ، مبلغ اور محمد عربی ﷺ سے عشق اور شیر ربانی کے فیض و تربیت سے مستفیض حضرت میاں ثانی لاثانیؒ کے ان دو خطبوں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کے دل کا سوز آپ کی آواز میں شامل ہو کر سامعین کو کس قدر متاثر کرتا ہوگا۔ بقول اقبالؒ

جب اس انگارہء خاکی میں ہوتا ہے یقین پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامین پیدا

گفتگو میں، اسلوب میں ایک برقی رو آجاتی ہے اور سننے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

خواتین کی بیعت میں اسلامی اقدار کا لحاظ

حضور ﷺ کی تبلیغ کا دائرہ تو انتہائی وسعتوں کا حامل ہے۔ حکمرانوں کو تبلیغ قبائل کو تبلیغ تبلیغی وفود ارسال فرمانا۔ آئے ہوئے وفود میں ان کے حسب حال تبلیغی فرائض انجام دینا۔ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات نے بھی امت مسلمہ کیلئے بالعموم اور حلقہ خواتین میں بالخصوص دین حق کی تبلیغ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ بڑے بڑے صحابہ بعض پیش آمدہ مسائل میں امہات المؤمنین بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف رجوع کرتے اور جوابات سے تشفی حاصل کرتے۔

Marfat.com

حضور ﷺ اپنے عہد مبارک میں جب خواتین کو بیعت فرماتے تو کبھی بھی ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتے بعد میں آنیوالے بعض مشائخ نے روحانی والد ہونے کے حوالے سے بیعت کرتے وقت روحانی بیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینے میں قباحت نہ سمجھی لیکن حضور ثانی صاحبؒ ان امور قبیحہ سے کامل طور پر گریز فرماتے اور اسوۂ نبی کامل ﷺ خواتین کو اللہ اللہ بتانے کیلیے پردے کا اہتمام فرماتے۔

آپ کی حیات مبارکہ میں راقم الحروف کو عرس شیر ربانی کی تقریبات میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے آپ اعلان فرماتے کہ زائرین عرس کے موقع پر خواتین کو ساتھ لیکر نہ آئیں۔ یہ اعلان بھی بار بار ہوتا کہ زائرین کھانا لنگر سے کھائیں تا کہ تاجر لوگوں کو دکانیں کھول کر عرس کی روحانی تقریب کو میلہ بنانے کا موقع نہ ملے۔

اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا

تقابل ادیان کے مطالعہ کرنے والے حضرات اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ہندو دھرم' بدھ دھرم' جین دھرم اور مسیحیت جیسے مذاہب میں رہبانیت کی تعلیم دی گئی ہے یہ بڑی طویل بحث ہے جس میں الجھنا زیر نظر مضمون میں قطعاً مناسب نہیں البتہ تقابل ادیان کا ایک ادنیٰ طالب علم ہونے کے حوالے سے فقط اس اشارے پر اکتفا کرتا ہوں کہ ان مذاہب میں زندگی ایک بندھن، قید، جال اور جنجال ہے جس سے نجات حاصل کرنے کیلیے وہ ترک دنیا اور رھبانیت کو اختیار کرتے ہیں اور اسے مکتی' موکش نجات، نروان اور Salvation کا نام دیتے ہیں

حضور ثانی صاحبؒ بجا طور پر اسلام کے دین فطرت ہونے کی حقانیت پر

Marfat.com

کامل یقین رکھتے تھے اس لئے انہوں نے آقائے نامدار ﷺ کی سرگرم اور بھرپور زندگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ لوگوں کو اس امر کی تبلیغ و تلقین فرمائی کہ معاشرے سے اپنا تعلق منقطع نہیں کرنا چاہئے عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی سے احباب کے ساتھ خوشگوار روابط سے مسجد سے عبادت الٰہی کے حوالے سے، تعلق بحال رہنا چاہئے اور دنیا میں رہتے ہوئے انسان کو باخدا رہنا چاہئے۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن

انسان حرص دنیا سے بچے غرق دنیا نہ ہو اور ترک دنیا اختیار نہ کرے بلکہ دنیا میں عبد کا تعلق اپنے معبود سے قائم اور مستحکم رہنا چاہئے۔

غیر اسلامی رسوم سے اجتناب

حضور ثانی صاحبؒ اسلامی تعلیمات کی روح کے مطابق اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تلقین و تاکید کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر اسلامی رسوم بالخصوص شادی بیاہ کے موقع پر غلط اور فضول خرچی اور اسراف و تبذیر کی طرف لیجانے والی رسوم کی مذمت فرماتے اور لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین فرماتے۔

حضور ثانی صاحب کی ملی خدمات

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ملت ماجدا گانہ است کا نعرہ لگایا تھا اور آپ کے عظیم کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپؒ نے ملی تشخص کو اجاگر فرمایا یہاں تک کہ اس کے نتیجے میں دو قومی نظریہ ابھرا اور پاکستان جیسی عظیم مملکت خداداد معرض وجود میں آئی آپؒ کے دور میں تحریک پاکستان انگڑائیاں لے رہی تھی قائداعظم

Marfat.com

اورعلامہ اقبالؒ قوم میں دوقومی نظریہ اور ملی تشخص کو اُبھارنے کی فکر میں تھے چونکہ خود علامہ اقبال کی شاعری اور ان کے پیغام کی اساس حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے افکار عالیہ تھے، چنانچہ حضور ثانی صاحبؒ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب رقمطراز ہیں

''حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے جہاں دینی علوم اور تصوف کے میدان میں قابل تقلید خدمات انجام دیں، وہاں سیاست میں بھی آپ کا کردار قابل فخر دکھائی دیتا ہے تحریک پاکستان میں آپ نے قائداعظم محمد علی جناح کا بھرپور ساتھ دیا اور اپنے خلفاء اور عقیدت مندوں کو مسلم لیگ سے تعاون کرنے کیلئے پیغامات بھیجے ۔ ۱۶ فروری ۱۹۴۵ء کو شرقپور شریف میں آپؒ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں شوکت حیات ،نواب افتخار حسین ممدوٹ، میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ راجہ غضنفر علی ، مولانا محمد بخش مسلم اور دیگر اکابرین نے شرکت کی اس جلسہ میں آپ نے عقیدت مندوں اور دیگر عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ سے بھرپور تعاون کریں کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی فلاح ہے۔ حکومت کی سخت پابندیوں کے باوجود آپؒ کی قیادت میں مسلم لیگ کا ایک پروقار جلوس نکالا گیا اور برطانوی حکومت پر یہ ثابت کر دیا کہ برطانوی آئین مسلمانوں کیلئے قابل قبول نہیں تحریک پاکستان میں آپؒ نے کئی مقامات پر جلسے کئے اور لوگوں کو تحریک کا ہم سفر بنایا''۔ (ثانی لاثانی نمبر ص ۳۱)

Marfat.com

ماسٹر محمد انور قمر شرقپوری صاحب اپنے منفرد اسلوب میں یوں رقمطراز ہیں

''حضرت ثانی صاحبؒ نے تحریک پاکستان میں بھی بھرپور کام کیا۔ مسلم لیگ کا شرقپور شریف میں پہلا اجلاس آپ کی کوشش سے اور آپؒ کی صدارت میں ہوا اور اس کے اخراجات بھی حضرت ثانی صاحبؒ نے برداشت کئے یہ وہ وقت تھا جب تمام پنجاب میں یونی لسٹ پارٹی کے خوف سے مسلم لیگ کا نام لینا جان جوکھوں کا کام تھا مگر آپؒ کی ہمت اور جرات نے مسلم لیگ کو اس علاقے میں عوام کے دلوں کی دھڑکن بنا ڈالا۔

یہ دھڑکن شرقپور شریف کے سیاسی ماحول میں اب بھی موجود ہے تقسیم ہند کے بعد اتنے الیکشن ہوئے ہیں صوبائی قومی اور بلدیاتی۔ حکومت خواہ کسی پارٹی کی بنے شرقپور شریف سے ہمیشہ مسلم لیگ ہی کا نمائندہ کامیاب ہوا ہے۔ چنانچہ آپؒ کے پوتے حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب شرقپوری مسلم لیگ کے ٹکٹ پر دو دفعہ لگاتار ایم پی اے کی حیثیت سے کامیاب ہو چکے ہیں'' (ثانی لاثانی نمبر ص نمبر ۱۰۵)

انگریزی تہذیب سے نفرت

ملی تشخص کو اجاگر اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب اپنی ملت کی اہمیت اور فضیلت اور فوقیت کا احساس ہو حضرت مجددؒ نے ملی تشخص کو اجاگر کرنے کا اہم کارنامہ انجام دیا تھا لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ماحول سے متاثر ہو کر مسلمان عوام مغربی اور انگریزی تہذیب کی چمک دمک سے متاثر ہو کر اسی رنگ میں رنگے جا رہے تھے۔ ان کے لباس، ان کا طرز معاشرت اور ان کے آداب کی نقل کرنے لگے تھے۔ حضرت

Marfat.com

شیر ربانیؒ اپنی حیات مبارکہ میں مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کو اپنے جاہ وجلال سے صحیح طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین فرمایا کرتے اور بعض مغرب زدہ لوگوں کی خوب تادیب بھی فرمائی حضور ثانی صاحبؒ بھی ملی تشخص کی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے۔ لہذا آپؒ بھی لوگوں کو مغربی تہذیب سے نفرت دلاتے اور بڑی عمدہ مثالوں سے، نصیحت آموز انداز میں اسلامی شعائر اپنانے کی تلقین فرماتے۔

مسلم اتحاد

ایک دفعہ راقم الحروف حضور ثانی صاحب کی مجلس میں حاضر تھا مسلمانوں میں اختراق وانتشار کی بات چل نکلی۔ آپؒ نے بڑے تاسف کے انداز میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ فلاں موقع پر اتحاد اس لئے نہ ہو سکا کہ بہت سے لوگ خود صدر بننا چاہتے تھے۔ حضور ثانی صاحبؒ مسلمانوں میں باہمی اختلاف وانتشار کو مسلمانوں کا سنگین سیاسی مسئلہ قرار دیتے تھے آپؒ کو جب کبھی بھی اور جہاں بھی موقع ملا آپؒ نے اخوت اسلامی اور اتحاد باہمی کی اہمیت کو اجاگر فرماتے ہوئے مسلمانوں کو اتحاد کی لڑی میں پروئے جانے پر زور دیا۔

وصال: موت وحیات کے اس جاری وساری نظام کی حکمت بیان کرتے ہوئے خود خالق کائنات نے فرمایا:

الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً. (سورۃ الملک:۲)

(جس نے پیدا کیا ہے موت اور زندگی کو تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے)

Marfat.com

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے بڑی پیاری بات کہی ہے:

''ساتھ ہی اس کی حکمت بھی بیان کر دی کہ اس سے مقصد تمہارا امتحان لینا ہے کہ ہم نے **سمع و بصر فہم و تدبر** کی جو بے پناہ صلاحیتیں تمہیں عطا فرمائی ہیں پھر اس نظام کائنات میں تمہیں اعلیٰ وارفع مقام بخشا ہے اور تمہاری رہنمائی کیلئے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا ہے دیکھنا یہ ہے کہ ان نعمتوں کی تم قدر پہچانتے ہو اور ان قوتوں کو اپنی خوشی سے رضائے الٰہی کے حصول کیلئے صرف کرتے ہو یا دولت اور اقتدار، جوانی اور صحت کا نشہء تمہیں بدمست کر دیتا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنی قوتیں اور اپنا وقت عزیز خرچ کرتے ہو۔

(ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۳۱۲)

حضور ثانی صاحبؒ انتہائی خوش بخت تھے کہ انہیں عارف حقانی شیر ربانیؒ کے فیضان نے سراپا حسن عمل بنا دیا تھا اور اپنی پوری زندگی دین کی اشاعت و تبلیغ لوگوں کی رشد و ہدایت، سنت مطہرہ کی خود پیروی اور دوسروں کو اتباع سنت کی تلقین میں گذاری تھی۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

نشان مرد مومن با تو گویم

چو مرگ آید تبسم برلب اوست

''یعنی میں تمہیں مردِ مومن کی علامت بتاتا ہوں کہ جب اس کی موت آتی ہے تو وہ متبسم ہو کر اس کا استقبال کرتا ہے''

چنانچہ روحانیت کا یہ آفتاب ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ کو اپنے متوسلین اور عقیدت کیشوں کو داغ مفارقت دیتے ہوئے افق دنیا سے رخصت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Marfat.com

آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً پورے ملک میں پھیل گئی۔ راقم الحروف لاہور میں تھا فوری طور پر شرقپور شریف پہنچا آپؒ کے عقیدت کیش اور متوسلین ہزاروں کی تعداد میں جنازے میں شریک ہوئے۔ سید محفوظ حسین شاہ صاحب سجادہ نشین مکان شریف نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؒ کو حضرت میاں صاحبؒ کے پہلو میں دفن ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت واصفی نے آپؒ کا قطعہ تاریخ وفات یوں بیان کیا۔

رفت چوں سوئے خُلد آں درویش

بر لبش بہ رواں کلام اللہ

واصفی گفت سال رحلتِ اُو

زاہد بے ریا غلام اللہ

(۱۳۷۷ھ لاثانی نمبر ص ۹۳)

حضرت شیر ربانیؒ کے مزار پر انوار پر پہلے سے لوح پر یہ عبارت کندہ تھی۔

حضرت شیر محمدؒ آفتاب علم ودین

جلوۂ آئینہ انوار رب العالمین

معدن جود وسخاو چشمۂ صدق وصفا

ناقصوں پر ہو کرم بہر محمد مصطفیٰ

حضور ثانی صاحبؒ کی لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

اے شہید اُلفت محبوب رب العالمین

اے طریقت راامام اے شریعت راامین

Marfat.com

زین وزیب مسند شیر محمد مصطفیٰ

چشم الطاف وکرم برناقصاں بہر خدا

حضور ثانی صاحبؒ کے صاحبزادگان نے آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا بالخصوص حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتھم العالیہ آپ کے مشن کو اطراف واکناف عالم میں خوب پھیلا رہے ہیں اور اشاعت دین حق کیلئے پرعزم اور سرگرم ہیں اور آپ ہی کے زیر اہتمام حضرت ثانی لاثانیؒ کا سالانہ عرس مبارک شرقپور شریف میں ۱۷۔۱۸ اکتوبر (بمطابق یکم ودوم کاتک) کو ہر سال منایا جاتا ہے۔

آخری بات

حضور ثانی صاحبؒ نقشبندی اور مجددی بزرگ تھے ایک طرف سوزِ صدیقؓ کی نعمت اور دوسری طرف حضرت مجدد کے نفس گرم کی تاثیر اور ان دونو کے ساتھ ساتھ فیضان شیر ربانیؒ کا بہرہ وافر آپ کو ملا تھا چنانچہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ حسن عمل کی سعی وکوشش کیلئے وقف تھا سید مخدوم علی ہجویریؒ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کا ایک قول نقل فرمایا ہے۔

دارنافانیة واحوالنا عاریة"انفاسنا معدودة" و کسلنا موجود".

(ہمارا ٹھکانا فانی ہے۔ ہمارے احوال عارضی ہیں ہمارے سانس گنے ہوئے ہیں اور ہماری سستی نمایاں ہے)

اس قول کی تشریح کرتے ہوئے سید ہجویرؒ فرماتے ہیں:

"فانی گھر کی تعمیر جہالت ہے عارضی احوال پر اعتماد بیوقوفی ہے گنتی کے سانسوں پر دل

Marfat.com

لگانا غفلت ہے اور کاہلی وسستی کو دین سمجھنا خیانت ہے کیونکہ جو چیز عاریۃً لی گئی ہے وہ واپس جائے گی جو چیز فانی ہے وہ نہ رہے گی، جو شےء گنتی میں آتی ہے وہ ضرور ختم ہوگی اور کاہلی وسستی کا کوئی علاج نہیں گویا ہمیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے متنبہ فرمایا کہ دنیا اور اسباب دنیا اس قابل نہیں کہ ان سے دل لگایا جائے۔

(کشف المحجوب ترجمہ سید محمد فاروق القادری ص: ۱۸۱)

حضور ثانی صاحبؒ کے سامنے سیدنا صدیق اکبرؓ کا طریق عمل تھا کہ انہوں نے اپنے آقا ومحبوب ﷺ کے مشن کو نہائت دلسوزی سے پھیلایا۔ ان کی نگاہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وہ پرعزم ویقین مساعی جلیلہ بھی تھیں جو انہوں نے دین حق کے احیاء وسربلندی کیلئے انجام دیں اور شیر ربانیؒ کی بھرپور سرگرم زندگی کا خود مشاہدہ کیا تھا لہذا انہوں نے ایک عظیم مرد مجاہد کی طرح اپنی زندگی کو بسر کیا۔ نیز ایک مصلح کی حیثیت سے اصلاح معاشرہ کا فریضہ بھی انجام دیا اور ایک مبلغ کی حیثیت سے تبلیغ دین میں سر گرم عمل بھی رہے اور ایک معلم کی حیثیت سے دینی علوم کی ترویج واشاعت میں بھرپور حصہ لیا ایک مرشد ومربیؔ کی حیثیت سے رشد وہدایت کے سلسلے کو فروغ دیا ایک سیاسی رہنما کی حیثیت سے تحریک پاکستان میں بھرپور خدمات انجام دیں اور ایک مونس وغمخوار اور مشفق ہونے کی حیثیت سے آنے والوں کے دکھ درد میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ اکثر انہیں قیمتی مشورے بھی دیئے۔ بارگہہ صمدیت میں ان کیلئے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور سب سے بڑھ کر اپنے پیچھے اپنے تربیت یافتہ متبعین کی ایک ایسی جماعت چھوڑ گئے ہیں جو آپؒ کے مشن کو جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ**

Marfat.com

اللہ تعالیٰ آپؒ کے مرقد منور کو نور اور ٹھنڈک سے بھرا رکھے اور آپؒ پر کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آپؒ کے درجات عالیہ کو اور بلند فرمائے اور آپؒ کے خدام اور متوسلین کو آپؒ کے نقش قدم پر چل کر فلاح دارین کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمدٍ وآلہ و اصحابہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر **بشیر احمد صدیقی** صاحب کی دیگر تصانیف

* Modern Trends in Tafsir Litreture Miracles.
* Quranic Concept of Miracles.
* Dignity of Man in Islam.
* Industrial Relationship in an Islamic Society.
* Compartive Study of Religions.

۱ تجلیات رسالت ﷺ سیرت طیبہ کے چند اہم عنوانات پر مقالات کا مجموعہ
۲ تجلیات ہجویرؒ (سید ہجویرؒ المعروف داتا گنج بخش پر نادر مقالات کا مجموعہ)
۳ خطبات جمعہ قرآنی، معاشرتی و معاشی اور اسلامی شخصیات پر تقاریر کا دینی و تحقیقی انتخاب
۴ مقالات صدیقی سیرت، تعمیر فکر، فقہ اور اسلامی شخصیات پر نادر مقالات کا مجموعہ
۵ شخصیات، عبادات اور معاملات (نادر مقالات کا مجموعہ)
۶ سیدنا صدیق اکبرؓ اور عشق رسول ﷺ
۷ رسول اکرم ﷺ کی روحانی زندگی (چند جھلکیاں)
۸ خودی۔ قرآن حکیم کی روشنی میں
۹ مصطفوی انقلاب کیسے ممکن ہے (غزوہ بدر کی روشنی میں)
۱۰ اسلام کا نظام اخلاق
۱۱ ورفعنا لک ذکرک
۱۲ مثالی پیغمبر ﷺ
۱۳ عظمت مصطفیٰ ﷺ یہود و نصاریٰ کا بیہودہ اعتراض کیوں؟
۱۴ فقہ حنفی کا اجمالی تعارف
۱۵ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اجتہاد کا طریق کار

☆ زیر طبع تصانیف ☆

☆ حضور نبی کریم ﷺ بحیثیت مثالی شوہر
☆ رسالت مآب ﷺ کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات
☆ چانن تے سویرا (پنجابی تقریراں)
☆ مطالعہ ادیان

صدیقی پبلی کیشنز شاپ نمبر ۵ باری مارکیٹ، اعوان ٹاؤن لاہور۔ فون نمبر ۵۴۲۰۵۰۱

Marfat.com

مدیر اعلیٰ
حضرت صاحبزادہ
میاں جمیل احمد شرقپوری

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان

روحانی و اخلاقی اقدار کا حامل

ماہنامہ
نورِ اسلام
شرقپور شریف

- خود پڑھیے، اپنے بچوں کو پڑھایئے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں،

تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجئے،

- اپنے کاروبار کے فروغ کیلیے اپنے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپکے کاروبار کا تعارف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی،

سالانہ خریدار بننے کے لئے دفتر سے رابطہ کریں

فی شمارہ	۹ روپے
زر سالانہ	۱۰۰ روپے

دفتر ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

کاشانہ شبیر ربانی مکان نمبر ۵ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

افضل الذکر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

شجرہ منثورہ

حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب قدس سرہ العزیز تا جمیع حضرات خاندان نقشبندیہ مجددیہ عالیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و حضرت ثانی صاحب قبلہؒ (مع تاریخ وصال و مزار شریف)

۱۔ الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سیدنا و شفیعنا وسیلتنا فی الدارین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ منورہ۔

۲۔ الٰہی بحرمت صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ مدینہ طیبہ۔

۳۔ الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰ رجب ۳۳ھ مدائن۔

۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴ جمادی الاول ۱۰۱ھ مدائن۔

۵۔ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ مدینہ منورہ۔

۶۔ الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ شعبان ۲۶۱ھ بسطام۔

۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ محرم الحرام ۴۲۵ھ خرقان۔

۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ طوس۔

۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ رجب ۵۳۵ھ مرو۔

۱۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ غجدوان۔

۱۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۱۶ھ ریوگر قریب بخارا۔

۱۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵ ۷۱۵ھ انجیر فغنہ۔

۱۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ رامتینی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ ذی قعدہ ۷۲۱ھ خوارزم علاقہ بخارا۔

۱۴۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ سماس قریب بخارا۔

۱۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ سورخا قریب بخارا

۱۶۔ الٰہی بحرمت حضرت امام الطریقت والشریعت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ قصر عارفاں بخارا۔

Marfat.com

۱۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ۲ رجب ۸۰۲ھ نوحفانیاں۔

۱۸۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ ۵ صفر ۸۵۱ھ بلغنوز۔

۱۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ ربیع الاوّل ۸۹۵ھ سمرقند۔

۲۰۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا زاہد ولی رحمۃ اللہ علیہ یکم ربیع الاوّل ۹۳۹ھ موضع وخش۔

۲۱۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ اسقرار مضافات ماوراالنہر

۲۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ شعبان ۱۰۰۹ھ موضع امکنہ نزد بخارا۔

۲۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ دہلی۔

۲۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سرہند شریف

۲۵۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ سرہند شریف۔

۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ سرہند شریف۔

۲۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۱۲۶ھ سرہند شریف

۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ یکم صفر المظفر ۱۰۲۳ھ بامیان از توابع کابل

۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ زکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۴۳ھ اہتنکی لائی۔

۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ۹ ذوالحجہ مکہ مکرمہ۔

۳۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زمان رحمۃ اللہ علیہ ۴ ذی قعدہ ۱۱۸۸ھ
حیدرآباد سندھ لواری شریف، ضلع مدین۔

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲۳ھ موضع قاضی احمد علاقہ سندھ۔

۳۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ رتڑ چھتر مکان شریف پنجاب۔

۳۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ شوال ۱۲۸۲ھ رتڑ چھتر مکان شریف پنجاب

۳۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف پنجاب۔

۳۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امیرالدینؒ ۹ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ کوٹلہ پنجو بیگ پنجاب ضلع شیخوپورہ۔

۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت غوث زماں قطب دوراں شیر ربانی سیدنا حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب
۳ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔

۳۸۔ الٰہی بحرمت حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سیدنا و مرشدنا میاں غلام اللہؒ صاحب
۷ ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ شرقپور شریف۔

Marfat.com

اَستَغفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

شجرہ منظومہ

اعلیٰ حضرت قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ و حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ

(از علامہ حکیم سید علی احمد نیرؔ واسطی رحمۃ اللہ علیہ)

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

بخش دے یا رب مجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرما شافع روز جزا کا واسطہ

صدق دے یا رب مجھے صدیق اکبرؓ کے لئے
فقر دے سلمانؓ محبوب پیمبر ﷺ کے لئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا
حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے مرے دل کو ضیاء

رکھ مجھے باعافیت بہر جناب با یزیدؒ
بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید

بوعلیؒ کا واسطہ کر دے مری مشکل کو حل
دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر
عبد خالقؒ کے لئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسیؒ کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ
حرص دنیا کو مرے بتخانہء دل سے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدینؒ کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدینؒ کا

دے میرے دل کو سکون یعقوب چرخیؒ کے طفیل
حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرت درویشؒ کے صدقہ میں دے فقر وغنا

خواجہ املنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا
حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لیے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

Marfat.com

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار ۔ تاکہ میرے گلشن امید میں آئے بہار

حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسول ﷺ بس رہی ہے جس میں ابتک بوئے گیسوئے رسول ﷺ

واسطہ عبدالاحدؒ کا مالک ارض و سما کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

بخش دے شیخ محمدؒ کے لیے میری خطا واسطہ خواجہ زکیؒ کا اپنی الفت کر عطا

واسطہ خواجہ زماںؒ کا دے مجھے ذوقِ فنا بہر احمدؒ قبر میں ہو نور احمد ﷺ کی ضیاء

اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسینؒ دے میرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین

حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی ﷺ بہر امامؒ

بہر حضرت میر صادقؒ صاحب صدق و صفا سُرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا

واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیرُ الدینؒ کا دے مجھے علم و حیاء رزق و شفا صبر و غنا

واسطہ دیتا ہوں یا رب میں تجھے اس نام کا جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گُن گاتا رہا!

عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے شرقپور اب جس کے باعث نُور کا کاشانہ ہے

اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا حضرت شیر محمدؒ صاحب جودوسخا

قطبِ دوراں شیخ عالم ہادیِ راہ صفا نائب شمسِ الضُّحٰے بدرالدُّجٰے صدرِ العُلٰے

اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

واسطہ یا رب تجھے حضرت میاں غلام اللہؒ کا تابع احکام کر مجھ کو کلام اللہ کا

حضرت ثانیؒ کا صدقہ اے ربّ قدیر کر مرے سینے کو انوارِ نبی ﷺ سے مستنیر

بہر حضرت ثانی لاثانیؒ جناب قبلہ گاہ ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ

ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربِّ جلیل اس جہاں کی زندگی ہو تابع سنتِ خلیل علیہ السلام

ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربِّ جلیل دو جہاں کی زندگی ہو زیرِ دامانِ جمیل

اے خدا صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

Marfat.com

سوزِ دل

حضرت میاں صاحبؒ کا جنازہ دیکھ کر حکیم علی احمد صاحب نیرؔ واسطیؒ نے مندرجہ ذیل سوزِ دل لکھا ہے۔

شان وشوکت سے یہ کس دولہا کی آتی ہے برات — تھرتھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات
ہر زبردست اس کی سطوت کے مقابل زیر ہے — یہ کوئی شاید محمدؐ کا بہادر شیرؒ ہے
آج اٹھی ہے یہ کس عاشق کی میت دھوم سے — وصل ہے کس کا خدا قادر و قیوم سے
کس جنید وقت کی میت چلی آتی ہے یہ — قدسیوں کو عصمت وعفت میں شرماتی ہے یہ
لوگ کہتے ہیں ہوا شیر محمدؐ کا وصال — اُٹھ گئے گویا ابوذرؓ ہوگئے رخصت بلالؓ
یہ شکلیں پھر نہ دکھائے گی دنیا دیکھ لو — مصطفٰے کے عاشقوں کی شکل زیبا دیکھ لو
ملّت مرحوم کے ماتم میں اب روئے گا کون — دامنوں سے داغہائے معصیت دھوئے گا کون
اے زمین شرقپور شیر الٰہی کی کچھار — دفن ہوتا ہے تیری مٹی میں شیر کردگار
ہے دعا نیرؔ کی برسے تجھ پہ بدلی نور کی — ہو ہمیشہ تجھ پہ نور افشاں تجلّی طور کی

اے ماہ پنہائے زمین — اے مہر عالم تاب دین
مقبول ایزد بالھدٰے — شیر محمدؒ بالیقین
سر چشمہ صدق وصفا — محبوب ربّ العٰلمین
قطب زمان غوث جہاں — پروانہ دین متین
ہم عاصیوں پر ہو نظر — از بہر ختم المرسلین

آں رحمتہ للعالمین

وزبرائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی — آنکہ چوں خضراست پیر کامل مرد جلی
وزبرائے حضرت شیر محمدؒ بدرعید — آں کہ از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید
وزبرائے حضرت ثانی غلام اللہؒ پیر — مرشد اہل طریقت مظہر فیض کثیر
وزبرائے آں میاں جمیل احمد صاحب کمال — جامع علم وعمل درخیر وخوبی بے مثال

Marfat.com

طریقہ ختم مجددیہ

(1) درود شریف ________ 100 بار

(2) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ 500 بار

(3) درود شریف ________ 100 بار

طریقہ ختم معصومیہ

(1) درود شریف ________ 100 بار

(2) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ 500 بار

(3) درود شریف ________ 100 بار

طریقہ ختم خواجگان

(1) سورۃ الحمدللہ مع بسم اللہ ________ سات بار

(2) درود شریف ____ 100 بار صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(3) سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ ہر دفعہ ________ 79 بار

(4) سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللہ مع بسم اللہ ہر دفعہ ________ 100 بار

(5) سورۃ الحمد شریف مع بسم اللہ ________ 7 بار

(6) درود شریف ________ 100 بار

(۱) يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ____ 100 بار (۲) يَاكَافِيَ الْمُهِمَّاتِ ____ 100 بار

(۳) يَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ ____ 100 بار (۴) يَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ ____ 100 بار

(۵) يَاشَافِيَ الْاَمْرَاضِ ____ 100 بار (۶) يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ____ 100 بار

(۷) يَامُحَلِّلَ الْمُشْكِلَاتِ ____ 100 بار (۸) يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ ____ 100 بار

(۹) يَااَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ____ 100 بار

پھر ہاتھوں کو اٹھا کر اسطرح دعا مانگے۔ چاروں قل، سورۃ فاتحہ، سورۃ البقرۃ کا پہلا رکوع اور درود تاج پڑھ کر خواجگان نقشبندیہ کی ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کرے۔

Marfat.com

دارالمبلغین کی اعانت

مکرمی جناب ______________________ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

مادیت کے اس دور میں جبکہ کفر والحاد کی ظلمتیں ہر سو پھیلتی جارہی ہیں۔ دینی اور تبلیغی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل عمیم سے ہم اس پیکر سنت اور عظیم مبلغ اسلام اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت وعقیدت سے وابستہ ہیں جن کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اتباع سنت نبوی ﷺ اور تبلیغ دین آپ کا محبوب ترین کام تھا۔ جو مسلمانوں کے اخلاق، کردار، معاملات، عادات واطوار کو سنت نبوی کا مظہر اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق دیکھنا پسند فرماتے تھے اور غیر شرعی حرکات وسکنات سے نفرت کا اظہار فرماتے تھے۔ آپؒ اور آپؒ کے برادر حقیقی وخلیفہ مجاز حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لئے فقیر نے ۱۹۶۰ء میں دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ اور ۱۹۹۳ء میں جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کا قیام عمل میں لایا تا کہ طلبا وطالبات دینی اور فنی علوم نیز قرآن حکیم کی تجوید وقرأت اور تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو کر تبلیغ کا کام حسن وخوبی سے انجام دے سکیں۔

دنیا عالم اسباب ہے۔ ان اداروں کو چلانے کے لئے خلوص ہمت اور توجہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ان دینی وتبلیغی اداروں کی مالی واخلاقی معاونت کی ہے۔ ضرورت کا تقاضا ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اس سلسلہ کو جاری رکھیں اور اس کارِ خیر میں بیش از بیش حصہ لیں تا کہ ان اداروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو سکیں۔

امید ہے کہ آپ میری اپیل پر خاص توجہ فرمائیں گے اور ان دینی اداروں کو کامیاب بنانے کے لئے مجھ سے شایان شان طور پر تعاون فرمائیں گے۔

خاکپائے شیر ربانی وگدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ **میاں جمیل احمد شرقپوری** نقشبندی مجددی

ناظم دارالمبلغین حضرت میاں صاحب وجامعہ شیر ربانی برائے طالبات شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

شرقپور شریف میں سالانہ ختم مبارک

۱۷، ۱۸ اکتوبر
یکم - دوم کاتک
ہر سال ہوتا ہے

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین پیر طریقت رہبر شریعت

غلام اللہ

حضرت میاں ثانی لاثانی شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ منیر، مخزنِ اسرارِ لامکانی، واقفِ اسرار [illegible]

برادر و جانشین محبوب ربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

بانی تحریک یوم مجدد فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب
نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

الداعیان

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری
صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری
صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

شرقپور شریف لاہور سے [illegible] 32 کلومیٹر [illegible] ہے۔ نوٹ: آخری [illegible] ۱۸ اکتوبر [illegible] ہوگی۔

کتبہ اطہر قاسمی نقشبندی مجددی لاہور

Marfat.com

Marfat.com

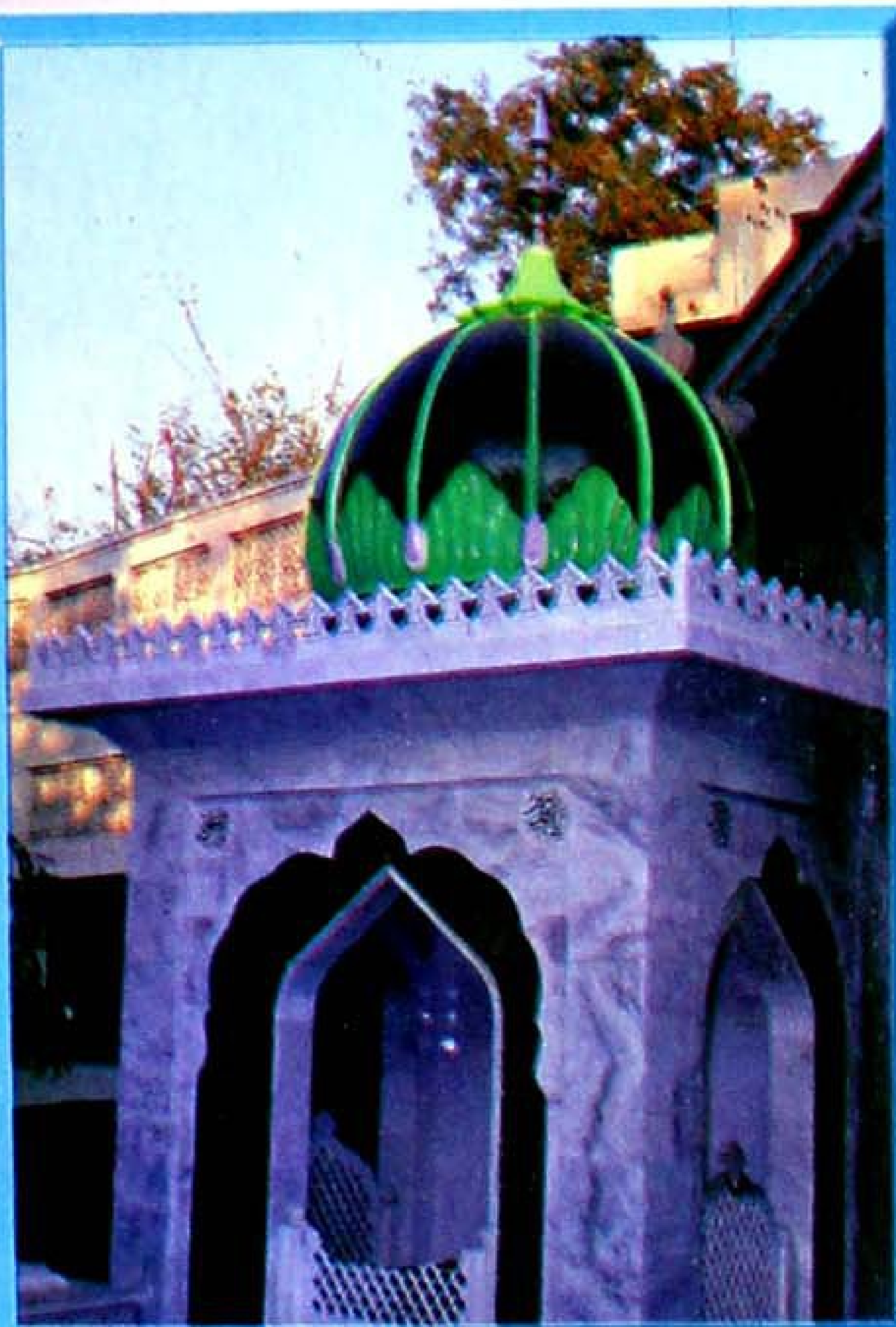

مزار مبارک صاحبزادہ میاں غلام نقشبندؒ

ابن حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Designed By Malik Faiz Rubani Ph:7233706

Marfat.com

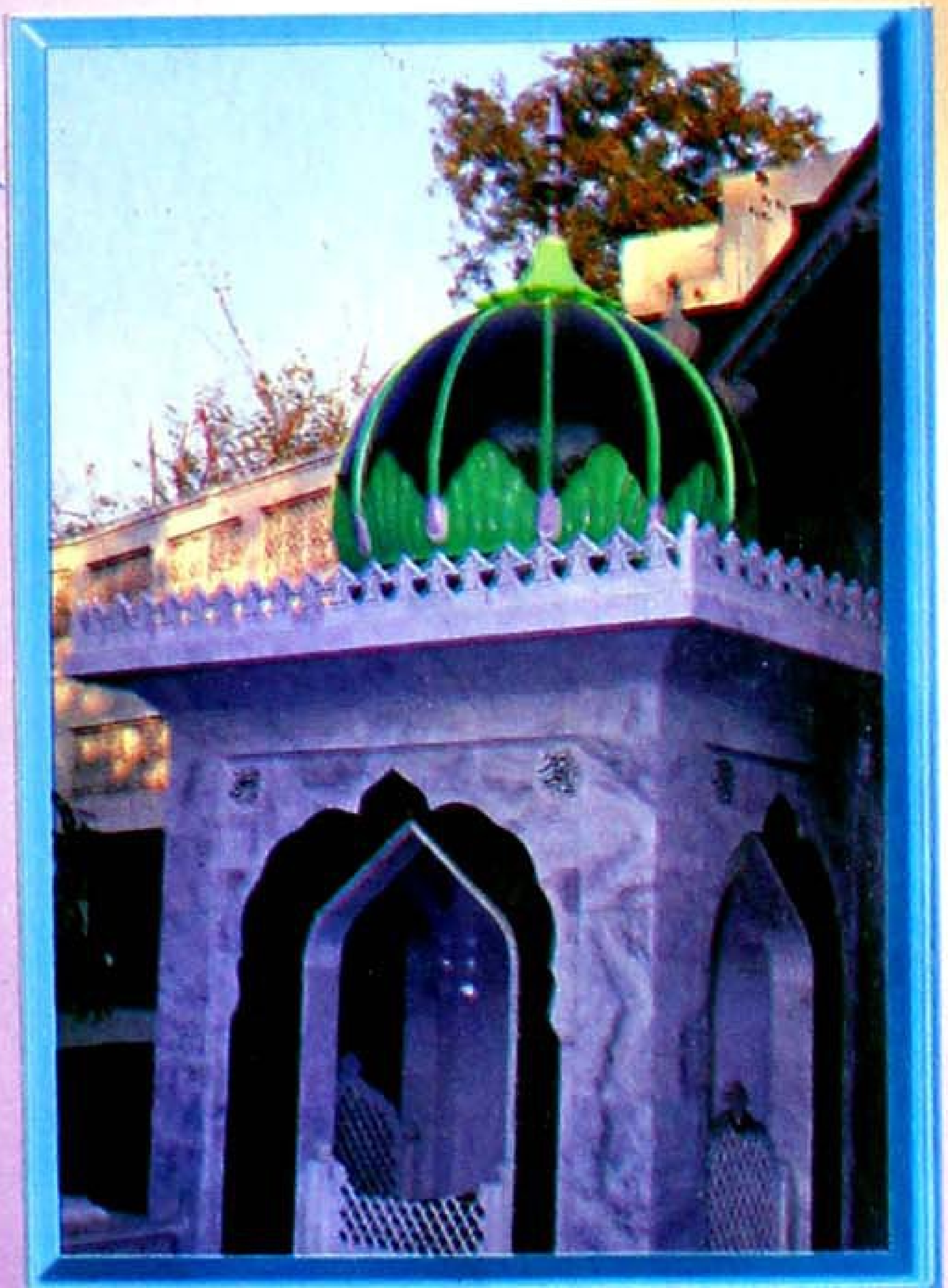

مزار مبارک صاحبزادہ میاں غلام نقشبندؒ

ابن حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Designed By Malik Faiz Rubani Ph:7233706

Marfat.com